

# قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر متفقہ فتویٰ

قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

اہل حدیث سے معتبرہ فکر  
تنظیمِ اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ  
جماعتِ اسلامیہ کا متفقہ فیصلہ

مُرتَّب: مولانا خواجہ رشید احمد صاحب

مرکز سیراجیہ  
پاکستان

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کے بارے میں اندرون پاکستان اور بیرون ممالک سے مختلف مکاتب فکر کے تقریباً 1000 سے زائد علماء کرام اور مفتیان عظام اور 100 سے زائد بڑے بڑے دینی مدارس کی مندرجہ ذیل دو باتوں پر متفقہ رائے ہے۔

(1) قادیانی / مرزائی کافر، مرتد اور زندیق ہیں۔ وہ اپنے کفریہ عقائد کو اسلام سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے، جو اسے مانتا ہے وہ مسلمان ہے جو اسے نہیں مانتا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قادیانیوں / مرزائیوں کا حکم عام کافروں سے علیحدہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ انہیں قتل کی سزا دے۔ علمائے کرام کا فرض منصبی ہے کہ وہ عوام الناس کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کریں اور قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کروائیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان زندیقوں کا اقتصادی و معاشی اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کریں۔

(2) قادیانیوں / مرزائیوں سے خرید و فروخت، تجارت، لین دین، سلام و کلام، ملنا جلنا، کھانا پینا، شادی و غمی میں شرکت، جنازہ میں شرکت، تعزیت، عیادت، ان کے ساتھ تعاون یا ملازمت سب شریعت اسلامیہ میں سخت ممنوع اور حرام ہیں۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ان کو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج اور ان کی اصلاح اور ہدایت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ہر مسلمان کا اولین ایمانی فریضہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی نشانی ہے۔

## مرکز سیراجیہ

گلی نمبر 4، اکرم پارک غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور، پاکستان

Tel: 0092 42 35877456

www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com

قرینہ

صفحہ نمبر

# ترتیب عنوانات

8

\* عرض ناشر

11

\* حضرت مولانا خواجہ رشید احمد صاحب مدظلہ  
مدیر مرکز سراجیہ لاہور / سجادہ نشین خانقاہ احمدیہ سراجیہ دائرہ بالا شریف ساہیوال

17

\* حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب مدظلہ  
مرکزی ناظم شعبہ اطلاعات و نشریات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

21

\* حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ  
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

# قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ

## اہل حدیث مکتبہ فکر کا موقوف

- 25 □ استفتاء
- 27 ❁ حافظ محمد عمر صدیق صاحب حفظہ اللہ، گوجرانوالہ
- 32 ❁ حافظ محمد الیاس الاثری صاحب حفظہ اللہ مرکز الاصلاح اہلحدیث گوجرانوالہ
- 32 □ دارالافتاء جامعہ اسلامیہ سلفیہ نصر العلوم اہلحدیث گوجرانوالہ  
❁ مفتی محمد امین بن عبدالرحمن صاحب حفظہ اللہ
- 33 □ دارالافتاء جامعہ اسلامیہ اہلحدیث گوجرانوالہ  
❁ مولانا فاروق احمد صاحب حفظہ اللہ
- 34 ❁ حافظ ابتسام الہی ظہیر صاحب حفظہ اللہ جمعیت اہلحدیث پاکستان
- 46 ❁ شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبید اللہ عقیف صاحب حفظہ اللہ جمعیت اہلحدیث پاکستان
- 47 ❁ مولانا مبشر احمد مدنی صاحب حفظہ اللہ جامع مسجد قباء اقبال ٹاؤن لاہور
- 56 ❁ مفتی ابوالحسن مبشر احمد ربانی صاحب حفظہ اللہ مرکز الحسن لاہل الحدیث لاہور
- 61 ❁ مولانا عبدالولی صاحب حفظہ اللہ دارالسلام لاہور
- 61 ❁ حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

- 62 ❁ شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم صاحب حفظہ اللہ
- 63 ❁ مولانا ارشاد الحق اثری صاحب حفظہ اللہ
- 63 □ دارالسلام لاہور
- ❁ مولانا محمد عثمان صاحب، مولانا آصف اقبال صاحب، مولانا ابوالحسن عبدالخالق صاحب،  
مولانا ابوعبداللہ محمد عبدالجبار صاحب حفظہم اللہ
- 65 ❁ حافظ محمد عثمان مدنی صاحب حفظہ اللہ مرکز الحدیث راوی روڈ لاہور
- 65 ❁ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت الحدیث پاکستان
- 66 □ دارالافتاء جامعہ الحدیث چوک دا لگرن
- ❁ شیخ الحدیث والنفسیر مفتی عبید اللہ عقیف صاحب حفظہ اللہ
- 78 ❁ پروفیسر شہاب الدین مدنی صاحب حفظہ اللہ امیر مرکزی جمعیت الحدیث کشمیر
- 78 □ جامعہ تعلیم القرآن کوٹلی، آزاد کشمیر
- 80 □ دارالقضاء والافتاء جامع مسجد القادیسیہ چوہدری لاہور
- ❁ مفتی عبدالرحمن رحمانی رحمۃ اللہ علیہ
- 81 ❁ شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق صاحب حفظہ اللہ دار الحدیث محمدیہ جلاپور پیر والا ملتان
- 82 ❁ مولانا ابوعمر عبدالعزیز النورستانی صاحب حفظہ اللہ جامعہ الاثریہ پشاور
- 84 ❁ حافظ زبیر علی زئی صاحب حفظہ اللہ مدرسہ اہل الحدیث حضور، انک
- 85 ❁ مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد صاحب حفظہ اللہ  
مرکز الدراسات الاسلامیہ، میاں چنوں

- 91 \* ابن ادریس محمد نعمان فاروقی صاحب حفظہ اللہ مدیر ماہنامہ ضیاء حدیث
- 93 \* مفتی امین اللہ پشوری صاحب جامعہ تعلیم و القرآن و السننہ پشاور

## قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ جماعت اسلامی کا متوقف

- 96 \* شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالملک صاحب منصورہ
- 96 \* جناب حافظ محمد ادریس صاحب
- 97 \* جناب لیاقت بلوچ صاحب
- 97 \* جناب فاروق احمد صاحب
- 97 \* جناب فرید احمد پراچہ صاحب
- 98 \* جناب قاضی حسین احمد صاحب
- 99 \* جناب سید منور حسن صاحب

## قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ تنظیم اسلامی کا متوقف

- 101 \* جناب حافظ محمد عاکف سعید صاحب امیر تنظیم اسلامی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد  
مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے

- 103 \* تحریر: حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

# عرضِ ناشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَىٰ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفَىٰ اَمَّا بَعْدُ؛

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ ”میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔“

انہی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کروایا۔ مرزا قادیانی نے اپنے کفریہ عقائد کو حقیقی اسلام کہا اور لوگوں کے سامنے بھی ان کفریہ عقائد کو اسلام کہہ کر پیش کیا۔ مرزا قادیانی کے ان کفریہ عقائد میں سے ایک کفریہ عقیدہ انگریز کی اطاعت اور حرمت جہاد کا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ

”میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔“ (تریاق القلوب صفحہ 27، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 155)

قادیانیوں / مرزائیوں کے کافر، مرتد اور زندیق ہونے میں عوام اور علماء سب متفق ہیں۔ قادیانیوں / مرزائیوں کا حکم عام کافروں سے علیحدہ ہے۔ حکومت کے لئے حکم ہے کہ ان زندیقوں پر عادل گواہوں کی شہادت قائم ہونے پر شرعی سزا یعنی سزائے موت نافذ کرے۔ علماء کے لئے حکم ہے کہ وہ قادیانیوں / مرزائیوں کے مرتد اور زندیق ہونے کا حکم امت پر واضح کریں۔ اور عوام کے لئے حکم ہے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کریں یعنی ملنا جلنا، خرید و فروخت، نشست برخاست، کھانا پینا، سلام کلام، ملازمت، دوستی وغیرہ سب مکمل طور پر ختم کر دیں۔ قادیانیوں / مرزائیوں کے مکمل بائیکاٹ کے بارے میں یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ اندرون و بیرون ملک دور حاضر کے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کرام

اور بڑی بڑی جامعات اور مدارس کے جید مفتیان کرام کی قادیانیوں سے بائیکاٹ کے بارے میں شرعی رائے اور فتویٰ لیا جائے۔ چنانچہ اسی بناء پر ایک ہزار سے زائد علماء کرام اور مقتدیان امت کے مدلل مؤقف اور سو سے زائد مدارس اور دارالافتاء سے تصدیق شدہ فتاویٰ جات حاصل کئے گئے۔ اب یہ تمام تحریرات و فتاویٰ جات ایک ضخیم کتاب کی صورت میں ترتیب دے کر چھاپ رہے ہیں اور اس کتاب کا نام ”قادیانیوں کے بائیکاٹ پر منفقہ فتویٰ“ رکھا گیا ہے۔

یہ عظیم کام شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی، رہنمائی، مشاورت، توجہات سے تکمیل تک پہنچا۔ پیر طریقت حضرت مولانا محبت اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ابتدا سے تکمیل تک تمام امور کی نگرانی فرمائی۔ ان دوستوں اور ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے جنہوں نے دن رات محنت اور انتھک کوششوں سے اس فرض کو پورا کیا۔ ان میں مفتی لیاقت علی نقشبندی صاحب، جناب محمد متین خالد صاحب، جناب عامر خورشید صاحب، جناب محمد ہاشم صاحب، جناب رانا عبدالصبور صاحب، مفتی احمد علی صاحب جامعہ اشرفیہ، مفتی حبیب اللہ صاحب لورالائی، حافظ محبوب الحسن صاحب، مولانا ثناء اللہ چنیوٹی صاحب، صاحبزادہ محمد زکریا صاحب ٹیکسلا، مولانا عبدالعزیز صاحب، مفتی محمد خالد میر صاحب میرپور، مولانا محمد اشرف صاحب مانسہرہ، جناب ڈاکٹر ندیم مقبول صاحب جناب میاں عزیز احمد صاحب، جناب سید عبداللہ صاحب، جناب حاجی قاسم حسن صاحب، جناب رانا عبدالرؤف صاحب، جناب مہر فیصل مسعود صاحب، جناب حافظ عبدالقیوم صاحب، جناب محمد ذیشان صاحب، جناب شیراز قریشی صاحب، جناب عباس علی پسروری صاحب، محترم محمد وحید صاحب، جناب نعمان فاروقی صاحب دارالسلام، جناب ذوالفقار احمد چوہدری صاحب، انتہائی مخلص دوست اور بھائی وقار احمد اور بہت سے احباب شامل ہیں جنہوں نے اس تین سالہ محنت میں بھرپور حصہ لیا۔ اللہ پاک سب کی کوششوں کو قبول فرمائے آمین۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو امت مسلمہ کیلئے نفع بخش بنائے، مرزائیت سے بچنے کا سبب بنائے، مرزائیوں / قادیانیوں کے لئے ہدایت کا واسطہ بنا دے اور اگر ہدایت ان کے مقدر میں نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کتاب کی وجہ سے امت مسلمہ کو ان کے شر سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور اس کام میں شرکت کرنے والے سب حضرات کو اپنی رضامندی اور حسنات دارین نصیب فرمائیں اور قیامت کے دن شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نصیب فرمائے آمین۔

(حضرت مولانا) خواجہ شہداء احمد (صاحب مدظلہ)

خلیفہ مجاز: حضرت مولانا نظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر: مرکز سراجیہ لاہور

سجادہ نشین: خانقاہ احمدیہ سراجیہ دائرہ بالا شریف ساہیوال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## حضرت مولانا خواجہ رشید احمد صاحب مدظلہ

خلیفہ مجاز حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر مرکز سیراجیہ لاہور / سجادہ نشین خانقاہ احمدیہ سراجیہ دائرہ بالا شریف ساہیوال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العلمين، اكمل الحمد على كل حال والصلوة والسلام الاتمان الاكملان على سيد المرسلين و خاتم النبيين رسوله محمد خير الوري صاحب قاب قوسين او ادنى و على صحبه البررة النقى والنقى كلما ذكره الذاكرون و كلما غفل عن ذكره الغافلون الهم صل عليه و آله و سائر النبيين و آل كل و سائر الصالحين نهاية ما ينبغي ان يستلله السائلون. اما بعد

اسلام آخری اور برحق دین ہے۔ اسلام میں جس طرح توحید و رسالت، نماز، روزہ اور قیامت وغیرہ پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح اس امر پر بھی ایمان لانا ضروری ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر اور خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مل سکتی ہے۔ اسے عقیدہ ختم نبوت کہتے ہیں۔ جو شخص ختم نبوت کا انکار یا تاویل کرے وہ یقیناً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ ضروریات دین میں سے کسی امر کا انکار یا اس کی خوبصورت سے خوبصورت تاویل بھی کفر ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ قرآن کریم کی متعدد آیات کریمہ، احادیث صحیحہ متواترہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ فقہاء کے نزدیک اس میں تامل کرنے والا بھی کافر ہے۔

برصغیر میں انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کروایا۔ اس نے جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو مسلمانوں پر اولوالامر کی حیثیت سے فرض قرار دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان جدی پشتی انگریز کانٹک خوار خوشامدی اور اولوالامر کی حیثیت سے فرض قرار دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گذرا اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں (تریاق القلوب صفحہ 25)۔ غرضیکہ مرزا قادیانی کے گوشت پوست میں انگریز کی وفاداری اور مسلمانوں سے غداری رچی بسی تھی۔ یہی وہ وجہ ہے کہ اس مقصد کے لئے انگریز کی نظر انتخاب مرزا قادیانی پر پڑی اور اس کی خدمات حاصل کی گئیں۔ مرزا قادیانی کے دعویٰ جات پر نظر ڈالیے۔ اس نے بتدریج مبلغ اسلام، مجدد، مہدی، مثیل مسیح، ظلی نبی، مستقل نبی، رسول، انبیاء سے افضل حتیٰ کہ خدائی تک کا دعویٰ کیا۔ یہ سب کچھ ایک طے شدہ منصوبہ، گہری چال اور خطرناک سازش کے تحت کیا۔

علمائے لدھیانہ نے مرزا قادیانی کی گستاخ و بے باک طبیعت کو اس کی ابتدائی تحریروں میں دیکھ کر

اس کے خلاف کفر کا فتویٰ سب سے پہلے دیا تھا۔ ان حضرات کا خدشہ صحیح ثابت ہوا اور آگے چل کر پوری امت نے علمائے لدھیانہ کے فتویٰ کی تصدیق و توثیق کی۔ جماعت دیوبند کی طرف سے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا قادیانی کو مرتد، زندیق اور اسلام سے خارج قرار دیا۔ حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں جنہوں نے مولانا غلام دستگیر قصوری کے استفتاء پر 1302ھ میں مرزا کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر علمائے حرمین سے اس کی تصدیق کرائی۔ پھر اس کے بعد 1331ھ میں مولانا محمد سہول رحمۃ اللہ علیہ مفتی دارالعلوم دیوبند کے قلم سے ایک مفصل فتویٰ کی ترتیب عمل میں آئی۔ اس مفصل فتویٰ میں پہلے مرزا قادیانی کے افکار اور عقائد کو اسی کی کتابوں سے نقل کیا گیا تھا۔ پھر لکھا گیا تھا ”جس شخص کے ایسے عقائد و اقوال ہوں، اس کے خارج از اسلام ہونے میں کسی مسلمان کو خواہ جاہل ہو یا عالم ترد نہیں ہو سکتا۔ لہذا مرزا غلام احمد اور اس کے جملہ متبعین درجہ بدرجہ مرتد، زندیق، ملحد، کافر اور فرقہ ضالہ میں یقیناً داخل ہیں“۔ اس فتویٰ پر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے جمید مشاہیر علماء کے دستخط ہیں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے الہدایت مکتبہ فکر میں مرزائیت کے خلاف بیداری پیدا کی اور مولانا ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس پلیٹ فارم پر لا کھڑا کر دیا۔ غرض برصغیر کے تمام مکتبہ فکر کے جلیل القدر علماء کرام نے اس فتنہ کا بھر پور تعاقب کیا۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے 1343ھ میں ایک علمی رسالہ ”الشہاب“ تصنیف فرمایا۔ اس رسالہ میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ختم نبوت کے قطعی عقیدہ کی مرزا قادیانی کی طرف سے بے جا اور باطل تاویلات و تحریفات کا ذکر کر کے قرآن و حدیث اور فرقہ اسلامی سے مرزا قادیانی کو ملحد، مرتد و زندیق ثابت کیا اور ”الشہاب“ کے صفحہ 10 پر مرزا قادیانی کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ”اسلام کے قطعی عقیدہ کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے مرتد اور زندیق ہے اور جو جماعت ان تصریحات پر مطلع ہو کر ان کو صادق سمجھتی رہے اور ان کی حمایت میں لڑتی رہے وہ بھی یقیناً مرتد اور زندیق ہے۔ خواہ وہ قادیان میں سکونت رکھتی ہو یا لاہور میں! جب تک وہ ان تصریحات کے باطل ہونے کا اعلان نہ کرے گی خدا کے عذاب سے خلاص پانے کی اس کے لئے کوئی سبیل نہیں“۔ شیخ السلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مرزائیوں کی دونوں پارٹیاں قادیانی اور لاہوری مرتد اور زندیق ہیں۔

قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نور ایمانی اور بصیرت و جدانی سے مرزا قادیانی کے دعویٰ سے بہت پہلے پنجاب کے معروف روحانی بزرگ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گوٹروی رحمۃ اللہ علیہ سے حجاز مقدس میں ارشاد فرمایا کہ پنجاب میں ایک فتنہ اٹھنے والا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے خلاف آپ سے کام لیں گے۔ بیعت و خلافت سے سرفراز فرمایا اور اس فتنہ کے خلاف کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کے

دوسرے خلفاء حضرت مولانا احمد حسن امر وہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا انوار اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد علی موگیری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ بھی اس فتنہ کی سرکوبی میں پوری طرح سرگرم رہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجرکی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی موگیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت اقدس مولانا ابوالسعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ بانی خانقاہ سراجیہ، حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ سراجیہ، مولانا تاج محمود امرٹی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام محمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا رسول خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، پیر صبغت اللہ شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ پیر آف پکاڑہ شریف، حضرت حافظ پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر جماعت علی شاہ لاٹانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تکوینی طور پر اس محاذ کے انچارج تھے۔

ردقادیانیت کے سلسلہ میں امت محمدیہ کے جن خوش نصیب و خوش بخت حضرات نے بڑی تندہی اور جانفشانی سے کام کیا ان میں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ، جناب مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، پروفیسر محمد الیاس برنی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مظہر علی اظہر رحمۃ اللہ علیہ، حافظ کفایت حسین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر کریم علی شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

1970ء کے الیکشن میں چند سیٹوں پر مرزائی منتخب ہو گئے۔ اقتدار کے نشہ اور ایک سیاسی جماعت سے سیاسی وابستگی نے انہیں دیوانہ کر دیا۔ وہ حالات کو اپنے لیے سازگار پا کر انقلاب کے ذریعہ اقتدار پر قبضہ کی سکیمیں بنانے لگے۔ قادیانی جرنیلوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ اس نشہ میں دھت ہو کر انہوں نے 29 مئی 1974ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس کے ذریعہ سفر کرنے والے ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں ملک گیر تحریک چلی۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر تھے۔ ان کی دعوت پر امت کے تمام طبقات جمع ہوئے۔ آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان تشکیل پائی۔ جس کے سربراہ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ منتخب ہوئے۔ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش نصیبی کہ اس وقت قومی اسمبلی میں تمام اپوزیشن متحد تھی۔ چنانچہ پوری کی پوری اپوزیشن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں شریک ہو گئی۔

حضورِ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز ملاحظہ ہو کہ مذہبی و سیاسی جماعتوں نے متحد ہو کر ایک ہی نعرہ لگایا کہ مرزائیت کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ اس وقت قومی اسمبلی میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالحق، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالمطفی ازہری، مولانا عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء نے ختم نبوت کی وکالت کی۔ متفقہ طور پر اپوزیشن کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیوں کے خلاف قرارداد پیش کی اور برسرِ اقتدار جماعت پیپلز پارٹی یعنی حکومت کی طرف سے دوسری قرارداد جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کی جو ان دنوں وزیر قانون تھے، قومی اسمبلی میں مرزائیت پر بحث شروع ہو گئی۔ پورے ملک میں مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، نوابزادہ نصر اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احسان الہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ، مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا صاحبزادہ فضل رسول حیدر، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن، سید مظفر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا علی غضنفر کراوی، مولانا عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد شاہ امروٹی رحمۃ اللہ علیہ، غرضیکہ چاروں صوبوں کے تمام مکاتب فکر نے تحریک کے الاؤ کو ایندھن مہیا کیا۔ اخبارات و رسائل نے تحریک کی آواز کو ملک گیر بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کا دباؤ بڑھتا گیا۔ ادھر قومی اسمبلی میں قادیانی و لاہوری گروپوں کے سربراہوں نے اپنا اپنا موقف پیش کیا۔ ان کا جواب اور امت مسلمہ کا موقف مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سمیع الحق اور مولانا سید انور حسین نقیسی رقم رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا۔ اسے قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے لیے چودھری ظہور الہی کی تجویز اور دیگر تمام حضرات کی تائید پر قرعہ فال مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے نام نکلا۔ جس وقت انہوں نے یہ محضر نامہ پڑھا، قادیانیت کی حقیقت کھل کر اسمبلی کے ارکان کے سامنے آ گئی۔ مرزائیت پر اوس پڑ گئی۔ نوے دن کی شب و روز مسلسل محنت، کاوش اور بھرپور تحریک کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد اقتدار میں متفقہ طور پر 7 ستمبر 1974ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کیا اور مرزائی آئینی طور غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

قادیانی کافروں کی قسم مرتد و زندیق سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ یہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں اور اپنے دین کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو۔ عام کافروں کے ساتھ معاملات جائز ہیں جب وہ مسلمان کا روپ نہ دھاریں اور مسلمان کی نشانیوں (شعائر اسلامی) کو استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں۔ جبکہ قادیانی مسلمانوں کا روپ دھار کر اور انکے شعائر (نشانیوں) کو استعمال کر کے تعلقات کے جھانسہ میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات حرام ہیں۔

1974ء کی تحریک ختم نبوت میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کی اپیل کی۔ پورے ملک کے اسلامیان وطن نے قادیانیوں سے تاریخ ساز سوشل بائیکاٹ کیا۔ چند روشن خیال نادان اس پر چیں بچیں ہوئے۔ اس زمانے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائد محدث العصر حضرت علامہ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر ایک استفتاء مرتب فرمایا اور اس کا جواب ارباب فتویٰ سے طلب فرمایا۔ تمام مسالک کے علماء کرام نے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی شرعی حیثیت واضح کرنے کے لیے فتاویٰ جات تحریر کیے۔ مثلاً پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نے 28 اگست 1974ء کو فتویٰ مرتب کیا۔ اس زمانہ میں ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوا۔ اسی طرح جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد کے حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب نے فتاویٰ مرتب کیا۔

قادیانی آئین جمہوریہ پاکستان کی رو سے خارج از اسلام ہیں۔ 1974ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے باوجود قادیانیوں نے آئین پاکستان سے بغاوت کا اعلان کرتے ہوئے اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ قادیانیوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دینا شروع کر دیا کہ ہماری نماز، روزہ، عبادات اور دیگر شعائر وغیرہ سب مسلمانوں کی طرح ہیں لہذا ہم یکے مسلمان ہیں۔ مزید یہ کہ قادیانی کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر کھلے عام شعائر اسلامی کا اظہار کرنے لگے قادیانی اپنی ارتدادی سرگرمیاں تیز کرتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے پہلے سے زیادہ تیزی سے لوگوں کے ایمان برباد کرنے لگ گئے۔

26 اپریل 1984ء کو حکومت پاکستان نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کے تحت قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے سے روک دیا۔ اس آرڈیننس کے ذریعہ تعزیرات پاکستان میں دو نئی دفعات 298/B اور 298/C کا اضافہ کیا گیا۔ مگر قادیانیوں نے اس آرڈیننس کی بھی کھلے عام خلاف ورزیاں شروع کر دیں۔ قادیانی اسلام کے غدار اور باغی تھے ہی، آئین پاکستان میں ترمیم کے بعد قادیانیوں کا اپنے آپ کو ”مسلمان“ قرار دینا اور شعائر اسلامی کا استعمال کرنے سے یہ آئین اور قانون پاکستان کے بھی باغی اور غدار بن گئے۔

دور حاضر میں چند ”روشن خیال“ نادان قادیانیوں کی اگلی نسلوں کو عام کافر قرار دے کر قادیانیوں سے معاملات اور تعلقات استوار کر رہے ہیں۔ ان حالات میں ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے کہ قادیانی کافروں کی عام قسم نہیں بلکہ وہ کافروں کی بدترین قسم سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں زندیق کہا جاتا ہے اور ان سے خرید و فروخت، تجارت، لین دین، سلام و کلام، ملنا جلنا، کھانا پینا، شادی و غمی میں شرکت، جنازہ میں شرکت، تعزیت، عیادت، ان کے ساتھ تعاون یا ملازمت سب شریعت اسلامیہ میں ممنوع اور حرام ہیں۔

## مرکز سراجیہ کے ذمہ داران نے شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد

رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی، راہنمائی، اور مشاورت سے موجودہ دور کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مفتیان، مشائخ عظام، ممتاز اسکالر بڑے بڑے مدارس و جامعات اور مذہبی جماعتوں کے قائدین سے فتاویٰ جات اور تحریریں اکٹھی کیں۔ تمام مکتبہ فکر کے رہنماؤں نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق قرار دیا۔ قادیانیوں سے کسی بھی قسم کے تعلقات اور معاملات کو حرام اور انکے مکمل بائیکاٹ کو فرض قرار دیا۔ الحمد للہ مرکز سراجیہ اسے اب جامع دستاویز کی شکل میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ دعا ہے اللہ پاک اس دستاویز کو نافع بنائے اور قبول فرمائے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ ان کو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج ہے۔ قادیانیوں کی ہدایت کا بہت بڑا واسطہ ہے کیونکہ جب ان کی دکانیں، کارخانے اور کاروبار بند ہونگے تو ضرور توبہ کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ ایمان کی گواہی ہے، نصرت دین ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا ذریعہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا واسطہ اور سرمایہ ہے۔

ان سے اقتصادی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی معاملات یا کسی بھی قسم کا تعلق رکھنا اس فتنہ مرزائیہ کی تقویت اور پھیلنے میں معاونت کا ذریعہ بنے گا جس کا وبال عظیم ہونا ہر باشعور انسان پر مخفی نہیں۔ ایمانی غیرت کا تقاضا اور ایمان کی نشانی کفر اور کفار سے ہمہ قسم کی بیزاری، نفرت اور بائیکاٹ ہی میں ہے۔ قادیانیوں، مرزائیوں کا کفر ایک الگ نوعیت کا کفر اور یہ فتنہ ایک عظیم فتنہ ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ تاکہ ایمان بچا کر دنیا سے رخصت ہوں اور اس فرقہ ضالہ کو بھی مولائے پاک تائب ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اب ہر خاص و عام پر فرض ہے کہ ان فتاویٰ پر من و عن پوری طرح عمل کر کے اپنی آخرت کی فکر اور اس کو حق تعالیٰ کی رضا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ کی شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنا دے جو قادیانیوں کیساتھ ہمہ قسم کے بائیکاٹ ہی میں مضمر ہے۔

ہماری تمام امت سے اپیل ہے کہ آپ قادیانیوں کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں اور ان سے معاملات اور تعلقات ختم کر کے شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق بنیں۔ اللہ ہم سب کو شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہرہ مند فرمائیں۔ آمین

حضرت مولانا خواجہ رشید احمد صاحب مدظلہ

خلیفہ مجاز: حضرت مولانا نظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر: مرکز سراجیہ لاہور

سجادہ نشین: خانقاہ احمدیہ سراجیہ دائرہ بالا شریف ساہیوال

مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب مدظلہ  
مرکزی ناظم شعبہ اطلاعات و نشریات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زندیق شرعاً اس شخص کو کہا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرتا ہو اور شعائر اسلام کا اظہار کرتا ہو مگر کسی کفریہ عقیدہ پر ڈٹا ہوا ہو۔ زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعے اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔ اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے مگر بقول علامہ شامیؒ زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ، نہ اس کی توبہ قابل التفاس ہے۔ الایہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برأت کا اعلان کرے۔

حضرت ملا علی قاریؒ مرقات جلد ۷ صفحہ ۱۰۴ پر زندیق کا معنی بیان کرتے ہیں کہ وہ جو کفر کو چھپاتا ہو اور ایمان کو ظاہر کرتا ہو۔ علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ: زندیق ملع سازی کر کے اپنے کفر کو پیش کرتا ہے فاسد عقیدہ کی ترویج کرتا ہے اور اس کو صحیح صورت میں ظاہر کرتا ہے اور کفر کے چھپانے کا یہی مطلب ہے۔ (شامی جلد ۳ صفحہ ۳۲۴)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ مفتی اعظم پاکستان جو اہر الفقہ جلد ۱ صفحہ ۲۹ میں تحریر فرماتے ہیں: ”زندیق کی تعریف میں جو عقائد کفریہ کا دل میں رکھنا ذکر کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ مثل منافق کے اپنا عقیدہ ظاہر نہیں کرتا۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ اپنے عقائد کفریہ کو ملع کر کے اسلامی صورت میں ظاہر کرتا ہے۔“

درج بالا عبارات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ زندیق مثل منافق نہیں۔ زندیق کافر ہیں مگر اپنے کفر کو اسلام کہتے ہیں۔ خالص کفر لیکن یہ اس کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں بلکہ قرآن کریم کی آیات سے، احادیث طیبہ سے، صحابہؓ کے ارشادات سے اور بزرگان دین کے اقوال سے توڑ موڑ کر اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شریعت کی اصطلاح میں ”زندیق“ کہا جاتا ہے۔

قادیانیوں کے بارے میں شیخ موسیٰ روحانی الباز رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ”التحقیق فی الزندیق“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ: فرقہ قادیانیہ جو غلام احمد قادیانی کو نبی یا مصلح و مرشد مانتا ہے، یہ فرقہ زمانہ حال کے زنادقہ کبار میں سے ہے اور کسی اسلامی مملکت میں بحکم شرع اسے رہائش، اقامت کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ قادیانی ختم نبوت کے منکر ہیں اور ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین اسلام میں سے ہے۔

کسی اسلامی مملکت میں یہ فرقہ جزیہ ادا کر کے بطور ذمی بھی سکونت نہیں کر سکتا کیونکہ ان میں سے جو لوگ مسلمان تھے اور پھر قادیانی ہو گئے وہ مرتد ہیں۔ مرتد ذمی نہیں بن سکتا۔ اسی طرح یہ لوگ مرتد ہونے کے علاوہ زندیق بھی ہیں لہذا ان میں جو اشخاص قادیانیت کے مبلغ و داعی ہوں ان کی توبہ قضاء مقبول نہیں ہے اور وہ زندقہ کی وجہ سے واجب القتل ہیں (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔ جیسا کہ اباجیہ وروافض وقرامطہ و زنادقہ فلاسفہ کی توبہ مقبول نہیں اور وہ واجب القتل ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور زندقہ کیا ہوگا کہ وہ اسلام کے اندر ہمارے نبی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی نبوت کے قائل ہیں۔ اور جو قادیانی پیدائشی قادیانی ہوں یعنی قادیانی خاندان میں پیدا ہوئے اور پھر اسی عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے بڑے ہو گئے وہ بھی کسی اسلامی مملکت میں از روئے شریعت اسلامیہ سکونت و اقامت کے مجاز نہیں ہو سکتے۔ اور وہ جزیہ ادا کر کے ذمی بھی نہیں بن سکتے بلکہ وہ زندیق ہیں۔ اگر وہ قادیانیت کے داعی و مبلغ ہوں تو ان کی توبہ قضاء مقبول نہیں ہو سکتی اور اگر داعی و مبلغ نہ ہوں تو ان کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔

بہر حال پیدائشی قادیانی زندیق ہیں اور واجب القتل ہیں (مگر یہ حکومت کا کام ہے)، وہ جزیہ ادا کر کے بھی دارالسلام میں اقامت کرنے کے مجاز نہیں۔

۱۔ کیونکہ وہ ختم نبوت جو ضروریات اسلام میں سے ہے کے منکر ہیں۔ درمختار میں ہے واجب القتل ملحدین کے بیان میں و کذا من علم انه ینکر فی الباطن بعض الضروریات کحرمة الخمر و یظہر اعتقاد حرمتہ انتہی۔ جب وہ شخص واجب القتل ہے اس الحاد و زندقہ کی وجہ سے باطن حرمت خمر منکر کا منکر ہوا اگرچہ لوگوں کے سامنے حرمت خمر کا اظہار کرتا ہو تو قادیانی جو علی الاعلان ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں اور زندقہ کی اشاعت میں کوشش کرتے ہیں بطریق اولیٰ واجب القتل ہیں (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔

۲۔ ان کی زندقہ کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ صرف اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں اور تمام اہل اسلام کو کافر سمجھتے ہیں۔ لہذا یہ بہت بڑا زندقہ ہے۔

۳۔ نیز وہ قرآن و حدیث کے بے شمار نصوص کی تحریف کرتے ہوئے ان سے اپنی گمراہی پر استدلال کرتے ہیں اور تحریف قرآن و سنت سے بڑھ کر اور زندقہ کیا ہوگا۔ لہذا وہ مثل قرامطہ و باطنیہ ہیں۔

۴۔ نیز وہ شعائر اللہ اور کئی اصول اسلام اور خصائص اسلام کی ہتک و بے حرمتی کرتے ہیں مثلاً وہ غلام احمد کی بیویوں کو امہات المؤمنین اور اس کے دیکھنے والوں کو صحابہ کہتے ہیں اور اپنی عبادت گاہ کو وہ مسلمانوں کی طرح مسجد کہتے ہیں۔

حالانکہ یہ امور خصائص اسلام میں سے ہیں اور یہ اسلام سے استہزاء ہے۔ مسجد صرف مسلمانوں کی عبادت گاہوں کا نام ہو سکتا ہے۔ کسی اسلامی مملکت میں کسی کافر فرقہ کو از روئے شرع یہ حق حاصل نہیں ہو سکتا کہ وہ مسلمانوں کی طرح اذان دے اور مسلمانوں کی طرح اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھے اور اپنے الحاد کی اشاعت کے لیے اسلامی نام استعمال کر کے تشبیہ بالمسلمین کرے، یہ اسلام کی سخت بے حرمتی ہے۔ اور اس قسم کی بے حرمتی ایک مستقل زندقہ ہے جو موجب قتل ہے۔

۵۔ جزیہ تو عیسائیت، یہودیت وغیرہ ان ادیان باطلہ کے معتقدین سے لیا جاتا ہے جو قدیم و معروف تھے اور بوقت ظہور اسلام موجود تھے۔ اور جو اپنے آپ کو اہل اسلام کے برخلاف ایک فرقہ شمار کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ لیکن جو فرقہ خود اسلام کا مدعی ہو اس سے کس طرح جزیہ لیا جاسکتا ہے۔ ایسے فرقہ کے بارے میں بعد از تحقیق دو احتمال ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ اگر تحقیق کے بعد ان کا مسلمان ہونا ثابت ہو تو وہ یقیناً مسلمان شمار ہوگا اور اہل اسلام سے جزیہ وصول نہیں کیا جاسکتا۔ اور اگر تحقیق سے وہ کافر ثابت ہو تو وہ مرتد یا زندیق ہوگا اور مرتد و زندیق سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا۔ بلکہ وہ اگر مضر ہو تو واجب القتل ہے (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔ قادیانی فرقہ احتمال ثانی کے قبیل میں سے ہے وہ مرتد و زندیق ہے کما مر التفصیل من قبل۔ وہ کسی طرح دار اسلام میں اقامت و رہائش کے مجاز نہیں ہیں۔ قادیانی لوگ اسلام اور شعائر اسلام کی بے حرمتی و بے عزتی و استہزاء کرتے ہیں اور بے حرمتی کرنے والا زندیق ہے۔ وہ نصوص قطعہ کی تحریف کرتے ہیں اور یہ زندقہ ہے بلکہ تحریف نصوص اسلام کی بڑی بے حرمتی ہے۔

**مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ احسن الفتاویٰ میں لکھتے ہیں:**

”قادیانی زندیق ہیں جن کا حکم عام مرتد سے بھی زیادہ سخت ہے، مرتد اور اس کا بیٹا اپنے مال کے مالک نہیں، لہذا ان کی بیع و شراء، اجارہ و استجارہ، ہبہ کالین دین وغیرہ کوئی تصرف بھی صحیح نہیں، البتہ پوتے نے جو مال خود کمایا ہو وہ اسمیں تصرف کر سکتا ہے، مگر زندیق کا پوتا بھی اپنے کمائے ہوئے مال کا مالک نہیں اور اس کے تصرفات نافذ نہیں، اس لئے قادیانی سے کسی ذریعہ سے بھی کوئی مال لیا تو حلال نہیں۔ تجارت وغیرہ معاملات کے علاوہ بھی قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی میل جول رکھنا جائز نہیں۔ اس میں یہ مفسد ہیں:

۱۔ اس میں قادیانیوں کے ساتھ تعاون ہے۔

۲۔ اس قسم کے معاملات میں عوام قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھنے لگتے ہیں۔

۳۔ اس طرح قادیانیوں کو اپنا جال پھیلانے کے مواقع ملتے ہیں۔

اس لئے قادیانیوں سے لین دین اور دیگر ہر قسم کے معاملات میں قطع تعلق ضروری ہے۔“  
 قادیانیوں سے تجارت اور دنیاوی معاملات کی حد تک تعلق رکھنے والا شخص سخت مجرم اور فاسق ہے... قادیانیوں سے تعلقات رکھنے والا آدمی اگر چہ ان کو بُرا سمجھتا ہو قابل ملامت ہے، ایسے شخص کو سمجھانا دوسرے مسلمانوں پر فرض ہے..... حکومت وقت پر فرض ہے کہ ان کے قتل کا حکم دے، خواہ کوئی خود زندقہ بنا ہو یا باپ دادا سے اس مذہب میں چلا آتا ہو۔  
 .... زندگی عورت بھی واجب القتل ہے... ان سے کسی قسم کا کوئی معاملہ جائز نہیں۔

(احسن الفتاویٰ جلد اول ”کتاب الایمان والعقائد“)

ان اصولوں کی روشنی میں قادیانی فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی و معاشی اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ زیر نظر دستاویز میں مزید تفصیلات موجود ہیں اور پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے موجودہ جید علماء کرام اور مفتیان عظام کے فتاویٰ جات موجود ہیں۔ جن سے یہ بات ظاہر ہے کہ اس بات میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں کہ قادیانیت کو نیست و نابود کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔ جب تک حکومت وقت کی طرف سے قادیانیوں پر شرعی سزا نافذ نہ کر دی جائے اس وقت تک تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ قادیانیوں خواہ وہ ربوہ کے ہوں یا لاہوری گروہ کا ہر طرح سے معاشرتی اور معاشی طور پر بائیکاٹ کریں۔

فقہ قادیانیت اگر زندہ ہے تو اس کی ذمہ داری بھی ہم مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے کیونکہ ہم عملی کام سے کوسوں دور ہیں۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ اطلاعات و نشریات کے ناظم کی حیثیت سے ہم تمام عوام الناس سے اپیل کرتے ہیں کہ جو ذمہ اری شریعت نے ہم عوام پر فرض کی ہے یعنی قادیانیوں سے ہر طرح کا بائیکاٹ کم از کم اس کو تو پورا کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کی جائے۔ اور علماء کرام سے یہ التماس کرتے ہیں کہ اس بات کو وضاحت سے عوام الناس تک پہنچایا جائے۔

عزیز الرحمن

عزیز الرحمن ثانی

مرکزی ناظم شعبہ اطلاعات و نشریات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

یکم ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ  
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

## قادیانیوں سے بائیکاٹ کی اپیل حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سبیل

(یعنی قادیانیوں سے بائیکاٹ کیوں ضروری ہے)

دین اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک اہم ترین عقیدہ عقیدہ ختم نبوت ہے۔ اس مبارک عقیدہ کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ یہ عقیدہ پورے دین اسلام کی روح ہے۔ جیسے روح کے بغیر جسم کی کوئی حیثیت نہیں ایسے ہی عقیدہ ختم نبوت کے بغیر کسی عمل کی کوئی اہمیت نہیں۔ اگرچہ لاکھوں نمازیں پڑھے روزے رکھے حج کرے سب بیکار ہیں۔ یہ قرب قیامت کا دور ہے۔ روز بروز نئے نئے فتنے مختلف شکلوں میں رونما ہو رہے ہیں۔ ان میں سے ایک خطرناک ترین فتنہ قادیانیت کا فتنہ ہے۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے باغی اور دشمن ہیں۔

مسئلہ کے جانشین گرہ کٹوں سے کم نہیں

کتر کے جیب لے گئے پیمبری کے نام سے

آج بھی یہ مختلف چالوں سے مسلمانوں کے ایمان پر حملہ آور ہیں۔ دوستی نوکری چھو کری پیسوں کی ٹوکری کے بہانے سے اور کسی کو غیر ملکی ویزہ کا جھانسا دیکر اسکے ایمان کو لوٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بندہ سیدھے لفظوں میں عرض کر رہا ہے اللہ نہ کرے اگر کسی مسلمان نے قادیانیوں کے مکرو فریب میں آکر برطانیہ جرمن یا کسی اور ملک کا ویزہ لے لیا اور کسی قادیانی لڑکی سے شادی کر کے قادیانی بن گیا تو.....

گنبد خضریٰ سے اسکا ویزہ ختم ہو گیا

گنبد خضریٰ سے اسکا رشتہ ختم ہو گیا

اے میرے غیرت مند مسلمان بھائی اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ اگر خدا نخواستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا رشتہ ختم ہو گیا تو ہمارے پلے رہے گا کیا؟ پھر ویزہ کب تک کام آئے گا۔ شادی کا من تو کب تک پورا کرے گا۔ ہماری ساری

امیدوں کا سہارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہستی ہی تو ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کرنے کے قابل کوئی پونجی ہے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی تو ہے۔ لہذا آقائے دو جہاں سرور کو نین فخر و دو عالم سرور و دو عالم سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت (جو گناہ گار سے گناہ گار مسلمان کے سینے میں جوش مار رہی ہے) کے وسیلے سے ایک ایک مسلمان سے پر زور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ قادیانیوں سے مکمل طور پر بائیکاٹ کرے، ان سے ہر قسم کے تعلقات کو ختم کرے اور ان کے ساتھ تعلقات کو ختم کرنے کے لئے اپنے دل کو غیرت دلانے کے لئے اس جملے کو پڑھ لیا کریں

”اے مسلمان جب تو کسی قادیانی سے ملتا ہے تو گنبد حضریٰ میں دل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دکھتا ہے“

شبہ کا ازالہ

سوال: کفار کے ساتھ تو معاملات کرنے جائز ہیں؟

جواب: یہ تب جائز ہیں جب وہ مسلمان کا روپ نہ دھاریں اور مسلمان کی نشانیوں (شعائر اسلامی) کو استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں۔ جبکہ قادیانی مسلمانوں کا روپ دھار کر اور ان کے شعائر (نشانیوں) کو استعمال کر کے تعلقات کے جھانسہ میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات حرام ہیں۔ مزید وضاحت کے لئے حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تحریر ملاحظہ فرمائیں۔

”قادیانیوں کی سونسلیں بھی بدل جائیں تو ان کا حکم زندیق اور مرتد کا رہے گا سادہ کافر کا حکم نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ ان کا جو جرم ہے یعنی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کہنا یہ جرم ان کی آئندہ نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ الغرض قادیانی جتنے بھی خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہوئے ہوں قادیانی زندیق بنے ہوں یا وہ ان کے بقول پیدائشی ”احمدی“ ہوں قادیانیوں کے گھر پیدا ہوئے ہوں اور کفر ان کو ورثے میں ملا ہو تو ان سب کا ایک ہی حکم ہے یعنی مرتد اور زندیق کا۔ کیونکہ ان کا جرم صرف یہ نہیں کہ وہ اسلام کو چھوڑ کر کافر بنے ہیں بلکہ ان کا جرم یہ ہے کہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں اور اپنے دین کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو۔“

اس لئے بندہ پورے شرح صدر کے ساتھ حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونگی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کی پر زور تائید کرتا ہے۔ اور تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ قادیانیوں کی سازشوں سے اور ان کے مکر و فریب سے بچیں۔ عام مسلمان ان سے (اور اسی طرح دیگر فتنوں سے) بحث و مباحثہ سے اور ان کا لٹریچر پڑھنے سے بچیں۔ یہ سانپ کے زہر سے زیادہ خطرناک ہے۔ اگر کوئی قادیانی تنگ کرے تو فوراً کسی ماہر عالم سے رجوع کریں۔

یہاں ایک واقعہ کا ذکر کرنا مناسب ہوگا جس کو بندہ اکثر مجالس میں سناتا رہتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ

الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں ایک صاحب نے خط لکھا کہ میں نے مرزائیوں کا لڑیچہ پڑھا ہے اور میرے ذہن میں عجیب قسم کے شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں میں کیا کروں۔ حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جو جواب مرحمت فرمایا وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ فرمایا، ”آپ نے سانپ کا منتر سیکھے بغیر سانپ کو پکڑنے کی کوشش کی ہے۔ وہ ڈسے گا نہیں تو اور کیا کرے گا“۔ فرمان کا مطلب یہ ہے کہ..... قادیانیت کا زہر سانپ کے زہر سے زیادہ خطرناک ہے سانپ کے زہر سے اگر وقت موعود آچکا ہے تو موت آجائے گی لیکن اگر قادیانیت کا زہر سرائیت کر گیا تو وہ دنیا و آخرت دونوں کو تباہ کر دے گا۔ لہذا اس فتنے کے بارے میں معلومات رکھنے والے علماء کرام اور محافظین ختم نبوت قادیانیت کے سانپ کو پکڑنے کا منتر جانتے ہیں جب بھی ضرورت ہو فوراً ان سے رجوع کریں۔

جیسے ہمارے ایک نیک استاد صاحب دامت برکاتہم سے ایک فتنہ پھیلانے والی جماعت کے آدمی نے کہا کہ آپ ہماری جماعت کے فلاں آدمی سے بات کریں، وہ آپ کو قائل کر لے گا۔ حضرت استاد صاحب دامت برکاتہم فرمانے لگے کہ وہ مجھے قائل نہیں کر سکتا خاموش کر سکتا ہے۔ یعنی ایک مسئلہ کا جواب میرے ذہن میں نہیں ہے تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ پیچھے گودام ہی خالی ہے بلکہ ہمارے اکابرین کا گودام (ہر مسئلہ کے حل اور جواب سے) بھرا ہوا ہے، میں ان سے جا کر معلوم کر لوں گا۔ اس لئے کبھی فتنہ پرور کی گفتگو سن کر انکے پیچھے نہ لگیں بلکہ اپنے اکابرین پر ہی اعتماد کریں اور ان سے رابطہ میں رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پوری امت مسلمہ کی ہر شر اور بالخصوص فتنہ قادیانیت سے حفاظت فرمائے اور محافظین ختم نبوت کی جملہ کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

بجاء النبی کریم و صلی اللہ علی حبیبہ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

معاونہ صاحبہ  
محمد مسیحی عم  
خادم مدرسہ محمدیہ  
و جامعہ مدرسہ جدیدہ  
و جامعہ عبداللہ بن عمر  
و جامعہ شیخ موسیٰ

# قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر متفقہ فتویٰ

قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

اہل حدیث مکتبہ فکر

علماءِ کرام، مفتیانِ عظام کا متفقہ فیصلہ

# مرکز سراجیہ کی طرف سے

## قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

سے متعلق شرعی نقطہ نظر معلوم کرنے کے لئے پیش کیا گیا استفتاء

بسم الله الرحمن الرحيم

### الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین و فہم اللہ للصواب حسب ذیل مسئلہ میں کہ کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کا ذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو بائیکاٹ امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک و شبہ سے بالاتر ہو۔ اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

- 1- وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔
- 2- مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تا مقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔
- 3- ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو اور وہ سیاسی و اقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔
- 4- ان کی سیاسی و عسکری تنظیمیں موجود ہوں اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔
- 5- دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قومی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت و انقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک و ملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

- الف۔ امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔
- ب۔ ان سے سلام و کلام، میل و جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت نہ کی جائے بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا جائے۔
- ج۔ ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت کی جائے یا نہیں؟
- د۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریداجائے یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بائیگاٹ) کیا جائے۔
- ہ۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟
- ر۔ ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟
- ذ۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟ غرض ان سے مکمل بائیگاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ان کا بائیگاٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟

افتونا ماجورین . والله سبحانه یجزل لکم الاجر والثواب

وهو المسئول الملهم للحق والثواب .

المستفتی

مرکز سراجیہ لاہور

حافظ محمد عمر صدیق حفظہ اللہ تعالیٰ کا مرکز سراجیہ کی طرف سے

## قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ سے متعلق پیش کئے گئے استفتاء کا تفصیلی جواب

بسم الله الرحمن الرحيم

مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ من اللہ ما استحق) اپنے دعویٰ نبوت و رسالت، کفریہ و شرکیہ عقائد، گستاخانہ ہفوات، باطنی تلبیسات کی وجہ سے خود اور اس کے جملہ پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تقریباً تمام نواقض ایمان و اسلام اس گروہ میں موجود ہیں۔

کفار کی چند اقسام:

- (1) مشرک (بت پرست، آتش پرست وغیرہ)
- (2) منافق
- (3) کتابی
- (4) مرتد
- (5) عام کفار (مذکورہ بالا اقسام کے علاوہ دین اسلام یا اس کے کسی رکن یا جزو کا منکر ہو جیسے دہریے، نیچری، منکرین حدیث وغیرہ)
- (6) زندیق، وہ شخص یا گروہ جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو لیکن خفیہ طور پر (خروج عن الملة) کافرانہ عقائد و اعمال بد کا مرتکب ہو اور لوگوں کو اس کی دعوت بھی دیتا ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریرات، عقائد، دعویٰ کی وجہ سے مرتد، کافر، مشرک، زندیق ٹھہرتا ہے اور اس کے جملہ پیروکار بھی کافر، زندیق ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ بظاہر مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے قرآن مجید، احادیث رسول، صحابہ کرام، ائمہ دین، نماز، روزہ سے وابستگی ظاہر کرتے نظر آتے ہیں۔ کبرت کلمہ تخرج من

افواہم ان یقولون الا کذبا (الکھف) جب کہ حقیقت میں ان کا مقصد مختلف حیلوں بہانوں سے (کہیں حیات، وفات عیسیٰ علیہ السلام، مجدد، مثیل مسیح وغیرہ کا موضوع چھیڑ کر) مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کو تسلیم کروانا ہے۔ حق یہ ہے کہ قادیانیت دین اسلام کے مقابلہ میں الگ ایک مصنوعی مذہب ہے۔ یہ فتنہ ابتداً مذہبی تحریک کی صورت میں سامنے آیا تو علماء اہلحدیث شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا عبدالحق غزنوی، صحافی اسلام مولانا محمد حسین بٹالوی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محدث عبدالرحمن مبارکپوری، مولانا محدث شمس الحق عظیم آبادی، مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی، مولانا محدث محمد بشیر سہوانی، مولانا عبداللہ روپڑی، مولانا عبداللہ معمار امرتسری، مولانا ابراہیم کبیر پوری، مولانا محمد عبداللہ گورداس پوری، شہید ملت مولانا علامہ احسان الہی ظہیر وغیرہم (کثیر اللہ امثالہم ورحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ) بالاتفاق جماعت اہلحدیث اور دیگر اسلامی گروہوں نے قادیانی امت کو اس کے پیشوا سمیت کافر زندیق قرار دیا۔ ملاحظہ ہو پاک و ہند کے علماء اسلام کا اولین فتویٰ مطبوعہ دارالدعوة السلفیہ لاہور، مرزائیت اور اسلام، فتاویٰ ثنائیہ، فتاویٰ نذیریہ وغیرہ۔

موجودہ حالات میں یہ انگریزی ناسور اور شیطانی تحریک اسلام کا لبادہ اوڑھ کر نہ صرف مذہبی بیلاخر کی صورت میں بلکہ عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف مختلف حربوں، چربوں سے ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے اور ان لوگوں نے اپنی سیاسی اور عسکری تنظیمیں بنا رکھی ہیں جو ملت اسلامیہ کو معاشی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی، دینی نقصان پہنچانے میں مصروف کار ہیں جیسا کہ مستفتی کی تحریر سے بھی عیاں ہے۔ زندیق کے ساتھ ساتھ ان قباحتوں کا ہونا ظلمات بعضہا فوق بعض کا مصداق کامل ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں اس جماعت یا اس کے کسی فرد سے برادرانہ تعلقات جس میں سلام و کلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت، تجارت، لین دین، خرید و فروخت، ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا اور ان سے کسی بھی قسم کی رواداری برتنا قطعاً طور پر حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ  
(ال عمران: 28)

مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اٰتٰنَا مِنْ دُوْنِكُمْ هٰزُوًّا وَّلِعْبًا مِنَ الَّذِيْنَ اٰتٰنَا الْكِتٰبَ

مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكَفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (المائدہ: 57)

مسلمانو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو نسی کھیل بنائے ہوئے ہیں (خواہ وہ ان میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے یا کفار ہوں اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

وَلَا تَرْكُؤْا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ہود: 113)

اور ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکنا، ورنہ تمہیں بھی (دوزخ) کی آگ لگ جائے گی۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ (مجادلة: 22)

اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالف کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ کے ہی کیوں نہ ہوں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْحُودِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ (ممتحنہ: 1)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدِيسُوا مِنْ الْآخِرَةِ كَمَا يَبِيسُ الْكُفَّارِينَ مِنْ أَصْعَابِ الْقُبُورِ (ممتحنہ: 13)

اے ایمان والو! تم اس قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جیسے مردہ اہل قبر سے کافرنا امید ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنْ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَّخِذْهُمْ مِنْكُمْ فَاُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (التوبہ: 23)

اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ، اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ تم میں سے جو بھی ان سے محبت رکھے گا وہ پورا ظالم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

”آخری زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا، نہ تمہارے

باپ دادا نے، تم ان سے دور رہنا (یاد رہے) وہ تم سے دور ہیں وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈالیں۔“  
(صحیح مسلم جلد اول صفحہ 10)

مزید تفصیل کے لئے سنن ابی داؤد کی کتاب السنہ الملئ احکام المرتدین ملاحظہ فرمائیں

مزید برآں زندیق کے ساتھ سیدنا علیؑ کا سلوک:

سیدنا علیؑ کے زمانہ میں ایسے لوگ موجود تھے جو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور بیت المال سے نقد و جنس بھی پاتے تھے لیکن خفیہ طور پر بتوں کی پرستش بھی کرتے تھے۔ یہ لوگ پکڑے گئے اور حضرت علیؑ کے سامنے پیش کئے گئے۔ آپ نے انہیں مسجد میں بٹھایا یا شاید جیل خانہ میں رکھا پھر لوگوں سے فرمایا ”لوگو! اس قوم کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، جو بیت المال سے نقد و جنس وصول کرتے ہیں اور پھر بتوں کی پرستش کرتے ہیں؟“ لوگوں نے آپ کو انہیں قتل کرنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا ”میں ان کے ساتھ وہی کچھ کروں گا جو ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا“ پھر آپ نے انہیں آگ میں جلادیا۔ (فقہ حضرت علی صفحہ 349 بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

امام ابن قدامہ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ مرد کو توبہ کی ترغیب کی جائے لیکن زندیق کو توبہ کی ترغیب نہیں دی جائے گی۔ حضرت علیؑ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو عیسائی ہو گیا آپ نے اسے توبہ کرنے کیلئے کہا اس نے انکار کر دیا جس پر اس کی گردن اڑادی گئی۔ ایک گروہ حضرت علیؑ کے پاس لایا گیا جو نمازیں تو پڑھتے تھے لیکن زندیق تھے جس کی عادل گواہوں نے شہادت بھی دی۔ انہوں نے بے دینی سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا دین تو صرف اسلام ہے۔ آپ نے ان لوگوں سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا اور ان کی گردن اڑادی۔ پھر آپ نے فرمایا ”تمہیں معلوم ہے کہ میں نے نصرانی کو کیوں توبہ کی ترغیب دی تھی؟ میں نے اس لیے ایسا کیا تھا کہ اس نے اپنے دین کا اظہار کر دیا تھا، لیکن زندیقوں کا یہ ٹولہ جس کے خلاف ثبوت بھی مہیا ہو یا تھا اسے میں نے اس لیے قتل کر دیا کہ یہ انکاری تھے حالانکہ ان کے خلاف گواہی قائم ہو چکی تھی۔“ المغنی ابن قدامہ 141/8

ڈاکٹر محمد رواس حفظہ اللہ اس اثر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کی یہ رائے بہت صائب تھی کیونکہ زندیق تو پہلے اظہار اسلام کر رہا ہے اس کی توبہ اظہار اسلام سے ہو سکتی ہے جو پہلے ہی حاصل ہے لیکن دوسری طرف اس کے کفر پر دلیل قائم ہو چکی ہے اب وہ جو اظہار اسلام کر رہا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف کوئی چال پوشیدہ ہو۔ (فقہ حضرت علیؑ صفحہ نمبر 346)

صحیح بخاری میں موجود ہے کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زنادقہ (زندیقوں) کو جلا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا۔ میں ان کو جلاتا تو نہ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے عذاب (آگ) سے عذاب نہ دو۔ البتہ میں ان کو قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو کوئی اپنے دین کو تبدیل کرے اس کو قتل کر دو“ (صحیح بخاری رقم 6922، مسند احمد جلد اول صفحہ 282)

جہاد سے تحلف کی بناء پر سیدنا کعب بن مالک، سیدنا مرارہ بن ربیع اور سیدنا بلال بن امیہ رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا معاشرتی بائیکاٹ تب تک رہا جب تک آسمان سے ان کی توبہ کی منظوری نہ اتری۔ ملاحظہ فرمائیں صحیح بخاری رقم الحدیث 4418

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کا بدعت اختیار کرنے والے شخص کے سلام کا جواب نہ دینا اور ان کا ایک دوست شام میں رہتا تھا جب اس نے بدعت اختیار کی تو جناب عبداللہؓ نے اس کو اپنی طرف خط لکھنے سے منع کر دیا۔ (سنن ابی داؤد رقم الحدیث 4613)

لہذا قرآن مجید اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین کے طرزِ عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے دین اسلام اور مسلمان دشمن قادیانیوں / مرزائیوں کے ساتھ مکمل مقاطعہ / بائیکاٹ ضروری ہے۔ یہ لوگ قرآن و حدیث، توحید و سنت کے دشمن، اللہ جل شانہ، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ رضوان اللہ علیہم، آئمہ و محدثین، شعائر اللہ مکہ، مدینہ کے گستاخ، عقل پرست، منکرین وحی، دین اسلام اور اہل اسلام کے دشمن اور مسلمانوں کی دشمنی میں کفار یہود و نصاریٰ کے گہرے دوست ہیں جو مسلمانوں کو معاشی، معاشرتی، سیاسی، دینی نقصان پہنچانے میں مصروف ہیں۔ جب بائیکاٹ کے علاوہ اصلاح کی کوئی اور صورت نہ ہو تو ان سے ذاتی، معاشرتی، معاشی، سیاسی، دینی رواداری برتنا حرام ہے اور قادیانیوں / مرزائیوں سے اجتناب ضروری ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ  
اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

والسلام

الرافضی  
محمد صدوق بقلمه

03006433576

23-10-2008

حافظ محمد الیاس الاثری صاحب حفظہ اللہ مرکز الاصلاح اہلحدیث گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن و حدیث کی روشنی میں اور دستور پاکستان کے مطابق قادیانی غیر مسلم ہیں  
ان کے ساتھ مزینہ داری یا خودت و مورات کا معاملہ نہ کرنا بالکل حرام و ناجائز ہے

ان سے قطع تعلقی اور بائیکاٹ کرنا سب سے زیادہ ایمان کا تقاضا ہے اس کے علاوہ  
مزینہ نامہ اسم حافظ عمر صدیق سلمہ نے ادریکہ روئے معین میں شہرہ

طور پر رقم کر کے اس نامہ میں ایک عوامی سعادت سمیٹا ہوا ہے

احب العالمین ولست منہم  
واللہ اعلم  
سئل اللہ بہ زفتی صلہ جا

الرحم العقبہ  
میر انور اللہ الاثری  
کامیابی نو سہ ماہیہ

۲۶ سوال ۱۴۲۹ھ  
۲۶ اکتوبر ۲۰۰۸

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ سلفیہ نصر العلوم اہل حدیث گوجرانوالہ

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ سلفیہ نصر العلوم اہل حدیث گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سندہ جوابات سے متفق ہے واللہ اعلم

نور الدین بن عبد الرحمان  
دارالافتاء  
۲۵ سوال ۴۲۹  
۲۶ اکتوبر ۲۰۰۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مہزرائی زہر دو انواع خواہ نادیاں ہوں  
یا لادہوری کافر مرتد دائرہ اسلام سے  
خارج ہیں۔ یہ اسلام کے دشمن ہیں ان  
کیا تمہرے نامہ کاروبار، کھانا، پینا

لین دین سراسر حرام ہے۔ ان کے جناب  
بڑھنا بھی ناجائز ہے۔  
اللہ تعالیٰ اہل اسلام میں دینی غیرت و حمیت  
بیدار رکھے۔ کیونکہ وہ ہمیں (اللہ کے) کوملکان

ہیں سمجھے۔  
دارالافتاء  
جامعہ اسلامیہ اہلحدیث گوجرانوالہ  
کاشن آباد گوجرانوالہ، پاکستان

الرافع الاثم - فاروق احمد صاحب جامعہ اسلامیہ  
گوجرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال نمبر (۱) زندگی سے کہتے ہیں نیز زندگی کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب نمبر (۱) زندگی سے ہمیں ایسے شخص کو کہا جائے گا جو دنیا پر تو اسلام کا نام لیا ہو لیکن اسلام کے بنیادی عقائد اور تعلیمات کا بہتر و مشکور یا ان تعلیمات کو منہج کرنا ہو۔ اسلام کے بنیادی عقائد یعنی توحید، رسالت، معاد، تقدیر اور ختم نبوت کا انکار نہ کرے اور اپنے عقیدہ صحیحہ کی تخطی اور منہج پسند نہ ہو اور اس کے ساتھ ہی اسلام کے بنیادی عقائد کی تخطی نہ کرے اور اس کو زندگی کہا جائے گا۔ زندگی کا شرعی حکم یہ ہے کہ اس کی تسخیر سے مرد پر کی جائے اس کی تخطی نہ ہو بلات کے پردے کو چاک کیا جائے اور عامۃ المسلمین کو اس کی ضمانت سے روشناس کروایا جائے اور یہ بھی کہا جائے کہ شخص بنیادی اسلام تعلیمات کا مستعد اور کمالیہ اس سے اجتناب کیا جائے اور اس کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے اور لوگوں کو اس سے دور رہنے کی ترغیب دلائی جائے

یہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے تقاضا کو منہ  
 کرتے اور دین کو ایک نیا مفہوم دینے کی کوشش کرتے  
 ہیں ان سے لائق عقاب کا اظہار کرنا قرآن و سنت کے تقاضا  
 سے واضح طور پر ثابت ہے۔

سورۃ نساء آیت نمبر ۱۲۵ میں اللہ رب العزت بیان  
 فرماتے ہیں۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَأَلْتُمْ  
 آيَةَ اللَّهِ بِكُفْرٍ يَكْفُرُ بِهَا وَيَسْتَعْتِرُ بِهَا وَاللَّهُ يَكْفُرُ  
 بِهَا حَتَّىٰ تَقُولُوا مَا كُنَّا بِالْمُكْفِرِينَ  
 اور تم (مومنوں) یہ اللہ نے اپنی کتاب میں حکم  
 نازل فرمایا ہے کہ جب تم سو کہہ دو کہ تم ایسے  
 اور ان کا عقیدہ اور ایمان جابر یا یہ تو جب تک وہ لوگ  
 اور یا نہیں (نہ) کرنے لگیں ان کے پاس حد بیٹھو۔

اس طرح سورۃ انعام میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ  
 (سورۃ الانعام: ۶۸)  
 اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات کا مذاق اڑاتے  
 ہیں تو ان سے کنارہ کشی کو اختیار کرو

قرآن مجید نے سورۃ المائدہ میں اہل کتاب اور کافروں

کے ان طبقات سے دوستی اختیار کرنے کی ضرورت کسی بیچے جو مسلمانانہ دین کا  
 تحسینہ اثرات ہیں - زندگی لوگ بھی اپنی کامیابیوں کی مانند اس قابل  
 ہیں کہ ان سے قوی تعلق کی جائے۔ ان سے دوستی رکھنا بالواسطہ ان کے کھانا  
 سے جو صلہ اقرانہ کے مفاد میں ہے۔

زندگی کے ساتھ تعلق کی ہی اس  
 صورت میں ممکن ہے جب وہ اپنے گنہگار سے توبہ کرے  
 ہو جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور سید المرسلین  
 کی خدمت کرنے سے پیچھے نہ رہے۔  
 سورت (۲) دورِ حاضر کے تمام حکم اور نسل اور اہتمام کے قادیانی/عزرائی  
 زندگی میں رہیں۔

جوانِ نبیؐ - عقیدہ تسلیم نبوت قرآن مجید سے ثابت شدہ عقیدہ  
 ہے۔ قرآن مجید میں اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو فاتح النبیین قرار دیا ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے لا نبی بعدی میرے  
 بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اسی صورت میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نے نہ تھی کہ ماننا قرآن  
 مجید اور حدیث صحیحہ کا واضح طور پر اقرار ہے۔

جو شخص کسی مجموعے صریح تیسوت کے دعویٰ نبوت  
 کی تصدیق کرتا وہ قرآن مجید اور احادیث طیبہ  
 کا منکر اور زندقہ لہی ہے۔ اگر وہ لاکھوں دعویٰ  
 کرتا کہ وہ جھوٹے اور کذاب کو نبی نہیں مانتا  
 بلکہ مصطلح ہادی اور امام مانتا ہے۔ ایسی صورت  
 میں یہ اس کو اس لیے زندہ لہی سمجھا جائے گا کہ اس نے ایک کذاب  
 اور مفسدی کو مصطلح اور ہادی مانتا ہے۔

قاد بائیسوں کی دو اقسام ہیں ایک قسم وہ ہے  
 جو مسلمہ شقیب اور مفسدی قاد بائیس کو نبی مانتے ہیں اور اس  
 کا اہل راہب کرتے ہیں اور دوسری قسم ان قاد بائیسوں کے ہے  
 جو صریحاً کو نبی کی ہی کے مصطلح اور رفیقا مفسد قرار دیتے ہیں  
 دوسری قسم کے قاد بائیسوں کی ایک بڑی تعداد بھی صریحاً  
 نہیں ہے کچھ ہے لیکن زبان سے اس کا اظہار نہیں کرتے۔  
 قاد بائیسوں کی دونوں اقسام سے تعلق رکھنے والے  
 تمام افراد خولہ وہ مرد ہیں یا کور نہیں ہوئے ہیں  
 پانچ زندقہ لہی ہی سمجھے جائیں گے۔

ان کی کمزوریوں اور کمزوریوں کی اصلاح  
 ان کو بے گناہ قرار دینے کے لیے کافی نہیں مگر ان پر دین کے دلائل

ان کو بے گناہ قرار دینے کے لیے کافی نہیں گواہان پر دین کے دلائل  
 کہ پیش کرنا چاہئے دین کی دفعہ داری ہے لیکن جہالت کو ان کی  
 نجات کے لیے دلیل بنانا درست نہیں ہے

(۳) قادیانیوں اور مسلمانوں کی آنے والی اولاد کا کیا حکم ہے؟

جواب: عیسائیوں قادیانیوں کی زیر تربیت رہنے والے بچوں سے  
 اپنے بچوں کو علیحدہ رکھنا مسلمانوں کی دفعہ  
 داری ہے۔ مسلمان والدین اگر اپنے بچوں کو  
 قادیانیوں کے بچوں سے گھلنے مٹنے کی اجازت  
 دیں گے تو ان کے گھروں میں بھی مسلمان بچوں  
 کی آمد و رفت ہو سکتی ہے۔ چونکہ قادیانی  
 اسلام اصطلاحات ہی کو اپنے  
 روزمرہ کی گفتگو میں استعمال کرتے ہیں اس  
 لیے بچوں کے مصلحتوں میں یہ غلط اثرات  
 مرتب ہونے کے امکانات موجود ہیں اس  
 لیے مسلمان والدین کو بچوں کی دوستی اور رفاقت  
 کے لیے مسلمان گھرانوں میں کا انتخاب کرنا ہے۔

سوال نمبر ۱۰۰۰ عامہ پانچویں / سیزدہویں سے متعلق متدرج ذیل سوالات کا مجموعہ  
مجموعہ جوابات اور انہی وجوہات بیان کریں۔

الف کیا امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ اور انہ  
تعلقات منقطع کر پارہے؟

جواب نمبر ۱۰۰۰ الف) قرآن مجید سورۃ الحجرات میں اللہ سے نہ دعا  
نے واضح طور پر اعلان فرمایا ہے

انما المؤمنون اقربۃ "یہ شک مومن آپس میں  
بھی کی ہیں۔"

اس لیے سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵۵ میں اللہ تعالیٰ

نے ارشاد فرمایا ہے

انما ولیکم اللہ ورسوله والذین امنوا

یہ شک تمہارے دوست تو اللہ الیکہ ہے اور صوفی

لوگ بھی ہیں

آیات بالا میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو

واضح طور پر بیان فرمادیا ہے کہ مومنوں کی یہ اور انہ نسبت اور

دوستاں تعلق صرف مومنوں ہی سے ہو سکتے ہیں البتہ

لوگ جو اللہ اور اسکے رسول کی تعلقات کا انکار

کرنے والے اور کفر اور کفر کے ذریعہ سے

کو جھٹکانا اور ان کے ساتھ کسی بھی طور  
 برابر اور ان اور دوسرے تعلق کو استوار کرنا  
 درست نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 رسالت میں کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور مسلمان  
 اس کے ساتھ دوستی کی شکیں بڑھا دیا ہو اس سے  
 بڑھ کر اور ایسے کی بات کیا ہو سکتی ہے

سوال نمبر (ب) کیا ان سے سلام و کلام میں وجہ  
 نفرت و بیزاری، شادی اور نجی میں شرکت  
 کی جائے یا نہ کی جائے

جواب :- جن لوگوں کی شادی نجی، نکاح اور

بذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کی بجائے

ایک جھوٹے اور خود ساختہ ذمہ داری کے طریقے کے مطابق

ہو ان کے تہواروں میں نہ لیتے ان کی حوصلہ

افزائی کرنے کے مترادف ہے۔ جب تک ایسے لوگوں  
 کسی قوصلہ فکرتی نہیں کسی بے گلی اس وقت ایسے لوگوں  
 کا اسلام قبول کرنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

اسلام نے تو اس کتاب سے سلام میں  
 پہلے کسی اجازت نہیں دی تو ایسے لوگوں کے ساتھ مصافحہ اور  
 مصافحہ کرنے کی اجازت کیونکر ہو سکتی ہے۔ جب تک ان  
 کا سوشل بائیکاٹ نہیں کیا جائے گا اس وقت تک یہ  
 لوگ اپنے گھاناہ اور اعمال پر نظر ثانی کے لیے تیار  
 نہیں ہو سکتے۔

سوال نمبر ۱۱۱:۔ ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت جائز

ہے یا نہیں  
 جواب نمبر ۱۱۱:۔ کوئی بھی ایسا کاروبار جو مسلمان کر رہے ہوں اس

کاروبار کو تو ان لوگوں کے ساتھ کرنے کی سزا ہے ضروری  
 ہے نہیں اور اگر وہ لوگ الیٰ مصنوعات بیچ رہے ہوں  
 جو مسلمان نہیں بچتے تو مسلمانوں کو ان مصنوعات  
 سے تجارت یہ شروع کر دینی ہے تاکہ مسلمانوں

کہ ان کی دکانوں اور تجارتی مراکز تک رسائی  
 کی نوبت نہیں آئے۔ مثلاً اگر کہ علاقے میں  
 کالیں، ادویات اور اسٹیکس حرف اینی کی دکانوں  
 پر ملتی ہیں تو مسلمانوں کو فرض الغور ان تجارتی  
 معاملات کو اپنے سامعوں میں لینا ہی ہے تاکہ وہ  
 تجارت اور دکانوں کی اکٹڑ میں وہ نوع مسلمانوں  
 کے محتاط رہے اور اگر ڈالنے کی کوشش نہ کریں۔ مسلمان  
 اس بات کو فراموش نہ کریں کہ انگریزوں نے تجارت  
 پر حکم ذریعہ انڈیا پر اپنے تسلط کو قائم کیا تھا۔  
 مسلمانوں نے ان کے کارخانوں، فیکٹریوں اور بیلوں سے مال  
 خریدنا جائے یا اخلاصاً مطلق کیا جائے  
 جواب نمبر ۱۰) مسلمانوں کے لیے حرام چیز کی خریداری تو  
 بہت ہی ہے حرام ہے جہاں تک تعلق ہے حلال  
 چیز کی خریداری کا تو مسلمان اپنی کتاب سے تجارت  
 کر سکتے ہیں لیکن سہیدین سے تجارت کی کوئی گنجائش  
 نہیں ہے۔  
 سہیدین کو بھی مسلمان ہائے میں تجارت کرنے  
 کے سبب نہیں ہے۔ ان کو عینوں رکھ کر ان سے خرید کر ان

میں گمشدگی کرنے یا بچے کیجا بہ کہ ان کو اگر ادنیٰ رشتہ  
کا موقع فراہم کیا جائے۔ جب وہ تمام قرآن اور سنت  
کا لیتے ہیں اور مفہوم اور مدد حاصل کر کے بالکل برعکس بیان کرتے  
ہیں تو ان کو تجارت میں اگر ادنیٰ جتنے ماہ طلب ان  
میں خود اعتمادی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

(۶) انہی درگاہوں پر مشعلوں (سورنوں اور ہتھیاروں میں  
بنانا جتنے سے بائیں اور ان کے ڈاکٹروں سے مل کر ان کو کیا ہے؟

جواب (۶) رزق کا حصول اور علاج کی جستجو انسان کے  
دو بنیادی حق ہیں، پر ان کو زندہ رہنے کے لیے  
ختم اور علاج کی ضرورت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ  
نے مسلمانوں کو حلال ختم اور حلال طریقے سے اپنی  
بیماریوں کا علاج کرانے کی اجازت دی ہے۔  
حزاب اور شہزادہ کا نوشتہ نہ ہو کھانا جائز  
ہے اور نہ ہی ان کے ذریعے علاج جائز ہے۔  
اپنی کتاب کا پھر ذہن میں لے کر وہ  
چھٹا کر دیں تو ایسے صورت میں اسکا استعمال حرام ہوگا۔  
مادہ دہشوں کے حلال اور حرام کے اصول و ضوابط میں

سے جیسا ہے جیسا ہے ان کے پاس سے کھانا کھانا اور ان  
سے صحیح کروانا یقیناً اپنے آپ کو حرام کہہ دیتے ہیں  
وہ کہیں گے مترادف ہے

(۱) کیا ان سے رواداری برتی جاسکتی ہے؟  
جواب (۱) رواداری کا مطلب ہونا ہے کہ دوسری تعلیم  
کو قبول نہ کرنے کے باوجود اسکا اطلاق کے راستے ہیں

اور اسے نہ اٹھانا  
اسلام دیگر مذاہب کے پیروکاروں کو  
اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے سے نہیں روکتا لیکن  
اسلام کے قبول کرنے والوں کو وہ اللہ اور رسول کی تعلیمات  
کا پابند بنانا ہے۔ کوئی بھی ایسا شخص جو تمام اللہ رسول  
مراکھ ہو گیا ہے لیکن ان کے باہر برفلاف زندگی  
کا شعور پیش کرے تو اس کے ساتھ کس بھی قسم کی رو  
رہایت کی کوئی گنجائش نہیں اسلام میں موجود نہیں ہے  
ایسے لوگوں کے ساتھ رواداری اختیار کرنے کا مطلب یہ  
ہے کہ آئندہ کے لیے بھی ایسے لوگوں کو کھلی چشمی سے  
کہ وہ اسلام اور مراکھ کو قبول کرنا کہ خط استوا  
سے اپنے من مانا بنا کر رہیں

تھوتے کیا مسئلوں کو فوق مصلح سے کہ ان کو براہ راست پرانے  
 لیے ان کا بائیکاٹ کریں؟

جو ایسے لڑیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امن اور سلامتی کے  
 پیغامبر تھے اور آپ نے ہماری زندگی رحمت اور  
 محبت کا درس دیا، آپ کی ہر حرکت یقیناً ہر کس  
 و ناکس کے لیے تھی لیکن آپ کی ہر رحمت اور محبت  
 فطرح اور ضبط کے خلاف تھی۔ جب اللہ تعالیٰ کے  
 فرامین سے روگردانی کی بات ہوئی تو آپ نے  
 اور جلال کا مظہر بن جانے۔ ملازموں سے مختلف کرنے  
 والوں کے گھروں کو آگ لگانے کی فرمائش کا اظہار  
 فرمایا کہ آپ نے اپنی اس دنیا کی گھیرت کا تیوت دیا۔ خود  
 تیوت سے پیچھے رہ جانے والوں سے بائیکاٹ کر کے آپ  
 نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ اللہ پر ایمان کا دل کوئی  
 کرنے کے بعد کہ جہم کفن کو اطمینان الہی سے روگردانی  
 کرنے کا حق حاصل نہیں۔ ~~بائیکاٹ کے خلاف~~ اگر

جہاد کے ایک مرحلے سے پیچھے رہ جانے والے بائیکاٹ کے  
 مسنون فیصلے تو جہاد کا مطلق انکار کرنے والوں کا بالاولیٰ

بانگِ گٹ ہونا چاہیے۔ قادریؒ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے تصورِ جہاد کو نہیں مانتے اور اس کے باوجود ڈھکائی سے  
 اپنے آپ کو رسول اللہ کا پیرو کار بھی کہتے ہیں۔  
 قادریؒ اگر سچ مسلمانوں سے بانگِ گٹ کو فروغ  
 خیال کرتے ہیں تو ہماری جہد، ضرورت ہے کہ ان کا بانگِ گٹ کریں  
 اس وقت تک کہ جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو مسلم کی فتحِ نبوت پر ایمان نہیں لے آئے  
 حافظ اشتم الربیع

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبید اللہ عقیف صاحب حفظہ اللہ

تبیح الحدیث والتفسیر مفتی عبید اللہ عقیف حفظہ اللہ

میں نے لیغور کنزیرم حافظ اشتم الربیع اور جناب مفتی  
 مولانا حسن ثورنی رحمہ اللہ کیسے کہہ کر اگر کوڑھائی سے  
 مکمل طور پر عزتیں اشتم الربیع اور مرحوم مفتی مولانا  
 حسن ثورنی کے موقف سے اتفاق کرتا ہوں

اسلام میں تبلیغ کے بہت سے اسلوب ہیں۔ مصلح  
 نعلی کا طریقہ لقیۃ محرم طریقہ تبلیغ نہیں ہے۔ لیکن زنادق، مرتبین

ملحدین اور سوادہٴ نفس کے بھی رویوں کی اصلاح کے لیے عظیم تعلقہ  
 اپنے لکے مرزے بیکار خیریتہ کنی طرح تبلیغی پید امر تمام مسلمانوں  
 کے مادی دہانوں کے ساتھ باحقوق اپنے نظریات پر مطلق ہمت اور  
 متعصب عباد باضیوں کے ساتھ اس طریقہ کو اختیار کرنا چاہیے  
 از علم حافظ انعام الرحمن

مولانا مبشر احمد مدنی صاحب حفظہ اللہ جامع مسجد قباء اقبال ٹاؤن لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله نحمده و نستعينه و نتفخره و نعوذ بالله  
 من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له  
 و من يضلل الله فلا هادي له. و اشهد ان لا اله الا الله و هده  
 لا شريك له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله ارسله  
 بالحق بشيرا و نذيرا  
 اما بعد!

قال الله تعالى (ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله  
 و خاتم النبيين و كان الله بكل شئ عليما سورة الاحزاب  
 محمد صلي الله عليه وسلم تمھارے مردوں میں سے کسی سے باپ نہیں ہیں  
 لیکن اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو  
 جاننے والا ہے

قرآن مجید میں کائنات کے امام خاتم النبیین <sup>علیہ السلام</sup> کے آخری نبی ہونے کا قطعی  
 ثبوت موجود ہے۔ اس لیے جو شخص بھی اپنی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا  
 مرتد اور کذاب ہے

اللہ تعالیٰ نے روزِ اول ہی عالم ارواح میں تمام انبیاء سے یہ

دعویٰ لیا تھا۔

اگر میرے آخر الزماں پیغمبر کائنات کے امام تمھاری نبوت میں آجائیں تو تم نے اپنی نبوت کے تاج اتار دینے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور نبوت کو تسلیم کر لینا ہے اور اگر تم نے ایمان لیا تو تم فاسقوں میں سے ہو جاؤ گے ، حالانکہ انبیا ہو نہیں سکتا کہ کوئی اللہ کا سچا پیغمبر اللہ کی حکم عدویٰ کرے بالعرض مجال انبیا ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ کو یہ گوارا نہیں کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ہونے ہوئے کوئی نبی انبیا دعویٰ کرے ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے اور یہ امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے

جب اللہ تعالیٰ کے سچے نبیوں کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اتنے سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں ، تو جو شخص مفسر اور جموٹا اور کذاب ہو ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اتنی بڑی جسارت کرے ، اور نبوت کا دعویٰ کرے ۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

قد اخبیر اللہ سبحانہ و تعالیٰ فی کتابہ در رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السنۃ المقواترۃ عنہ انہ لا نبی بعدہ لیعلموا ان کل من ادعی بعد المقام بعدہ فمخو کذاب

أما و دجال ماضل

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت متواترہ میں یہ خبر دیا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے تاکہ لوگوں کو علم ہو جائے ، کہ ہر وہ شخص جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس مقام (نبوت) کا دعویٰ کرے گا وہ جموٹا مفسر دجال گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے ، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

کانف ہنوا سئل تسئوسم الانبیاء ولما حطک نبی خلفہ نبی وانہ لانی بعدی وسیکون خلفاء فیکشرون ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرتے تھے ، جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے البتہ خلفاء ضرور ہونگے بکثرت ہونگے (صحیح بخاری و مسلم)

اس بات میں کسی مسلمان کو کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین و علیہ السلام کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر مرتد ہے اور اس کو نبی ماننے والا بھی کافر مرتد ہے

اور اس بات پر بھی مسلمانوں کا ایمان ہے تاکہ کوئی شخص اس شک و شبہ میں نہ رہے کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو جو لوگ مجدد اور صلح سمجھتے ہیں وہ بھی کافر اور مرتد ہیں

جس طرح قادیان کے مرزائی کافر ہیں اسی لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں

جس طرح ان کے ساتوشل باسیغات ضروری ہے ان کے ساتھ مرزا

کو مجدد اور صلح سمجھتے ہیں، بیگناہ واجب ہے

کیونکہ نبوت کے دعویٰ کرنے والے کو مجدد یا صلح سمجھنا بھی کفر و ارتداد ہے صہادق و صدوق امام الازہار خاتم النبیین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ خبر دے دی تھی جیسا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا

وانہ سیکون فی امتی کذالبون ثلاثون کلہم یرعم انہ نبی

وانا خاتم النبیین لانی بعدی (ابوداؤد - نسائی - ترمذی ابن ماجہ)

آپ نے فرمایا میری امت میں تیس بڑے جموٹے پیدا ہونگے جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے،

ہاؤں کہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

یہ انص صریح ہے کہ آپ کے بعد ہر ظلی و برونزی نبی کا دروازہ بند ہے

اور لائق جہنم کا ہے

رضی اللہ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے سفر پر حضرت علی بن ابی طالب

کو مدینہ منورہ میں اپنا جانشین مقرر فرمایا، تو حضرت علی نے عرض کی کیا آپ

مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا

انت منی بمنزلتہ ہارون من موسیٰ الا انہ لیس نبی بعدی۔

(نسائی - مسند احمد)

تمہارا میرے نزدیک وہ نسبت ہے جو موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی تھی

مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں

اور آپ نے سوزِ روشن کی طرح دو ٹوک انداز میں اور بھی واضح کر دی  
انا اظہر الانبیاء وانتم اظہر الامم

مزید فرمایا

لانہی بعدی ولا امتہ بعدکم  
میں اظہر نبی ہوں اور تم اظہر امت ہو۔

میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں آئے گی  
آپ نے یہ بات دھیرے دھیرے چمکتے سورج کی طرح بیان کر دی اور مثال دے کر  
سمجھا دی تاکہ کسی کو کوئی شک و شبہ نہ رہے

ان شبلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاخذہ واجلہ الٰہ  
موضع لبننتہ من فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ ویقولون  
حفلًا و ضمت لحدہ اللبنتہ؟ قال فانا اللبنتہ وانا خاتم النبیین  
(متفق علیہ)

میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے حسین و حمیل  
گھر بنایا، لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت  
کے ارد گرد گھومتے ہیں اور اس کی عمدگی پر اظہارِ حیرت کرتے ہیں  
اور کہتے ہیں کہ اس اینٹ کی جگہ پڑکیوں نہ کر دی گئی؟ پس وہ اینٹ  
میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں،

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ٹوک فیصلہ مہادر فرما دیا کہ آپ خاتم النبیین ہیں  
اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور نبوت کی عمارت مکمل ہو چکی ہے  
اور اس میں کوئی گنجائش باقی نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا رخسہ  
باقی ہے

اور رب العزت نے یہ فیصلہ صہادر فرما دیا  
الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا  
(سورۃ المائدہ)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمتوں  
کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے

اللہ تعالیٰ نے اس دین حنیف کو ناقص نہیں رکھا، اور نہ ہی کسی اور دین کی ضرورت ہے۔ ان دلائل کی روشنی میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ امام ابن عباسؓ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت ہے۔ اور نہ ہی کسی دین کی ضرورت ہے لہذا مرزا قادیانی اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹا اور مفتری ہے، اور دائرہ اسلام سے خارج کافر اور مرتد ہے۔

اس کے پیروکار قادیانی اس کو نبی ماننے والے اور لاہوری اس کے مجدد ہونے کا دعویٰ کرنے والے دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں، ان سے مسلم و کلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی غمی، تجارت لین دین فرید و فروخت بند کی جائے اور ایسے مرتدوں کا مکمل مقاطعہ کیا جائے،

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انگریزوں کا ٹھکانا ہوا پودا ہے جو تناور ہوتا ہے، اس ناسور کو جڑ سے کاٹ دینے میں ہی معافیت ہے، اسلام نے ایسے مرتد اور زندہ لٹی لوگوں کی سزا قتل رکھی ہے اور اسلامی حکومت کا اولین فریضہ ہے، کہ ان کو ارتداد کے زمرے میں قتل کر دیا جائے۔

جس طرح امیر المومنین حضرت ابو بکر الصديق رضی اللہ عنہ نے مسکین لڑا ہے اسود انس اور شام نامی داعیان نبوت کو قتل کر دیا تھا اور ان کے ہاتھ کے لیے باقاعدہ لشکر کشی کی گئی تھی۔ اور اسی طرح مافعین زکوٰۃ کے خلاف بھی جنگ لڑی گئی اور ان کے ساتھ کسی قسم کی نرمی نہ برتی۔

اس کے باوجود کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین ان کے خلاف کیے جہاد ہوگا حالانکہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتے ہیں۔

حضرت ابو بکر الصديق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پیش کیا آپ نے ارشاد فرمایا:

أمرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان

محمد رسول الله و يعقمو الصلاة و ليوتوا الزكاة فاذا فعلوا  
 عصبوا مني دعاءهم و ادوا لهم الاسلام و احبهم على الله تعالى  
 (متفق عليه)

آپ نے فرمایا

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں جہاں تک وہ اس  
 بات کا اقرار کریں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد رسول اللہ  
 میں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ یہ کر لیں گے تو انہوں نے  
 مجھ سے اپنے فون اور مال بچالیے مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا  
 حساب اللہ تعالیٰ پر ہے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا  
 تو فرمایا امیر المؤمنین میرا سینہ کھل گیا ہے۔ چلو ان سے جہاد کریں  
 سب سے آگے میں ہو گا

یہ ایک حقیقت ہے کہ ایسے مرتدین کے خلاف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے فرامین واضح ہیں

قرآن و سنت کی روشنی میں علماء حق نے ان کے خلاف واضح موقف  
 اختیار کیا اور ان کے خلاف فوٹر تحریک چلائی جس میں انہیں کافر  
 قرار دیا گیا

جما عدلت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ  
 نے انہیں دندان شکن جوابات دیئے

اور یہاں یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے، کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے  
 مولانا ثناء اللہ علیہ الرحمہ کو مباہلہ کا چیلنج کیا کہ جمعاً سبھی کی زندگی میں حلاک  
 ہو جائے، اتفاق کی بات کہ مولانا اسی دوران سخت بیمار ہوئے اور موت و حیات  
 کی کشمکش میں تھے، جب ہوش آتا تو پوچھتے کہ مرزا ابھی زندہ ہے  
 جواب ملتا کہ زندہ ہے تو فرماتے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے گا  
 اور مجھے موت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مرزا حلاک نہیں ہوگا  
 انہیں نچائی پر اس قدر اعتماد لقا، اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل بھروسہ تھا  
 اور ایسا ہی ہوا، کہ مولانا کو اللہ تعالیٰ نے مکمل صحت و تندرستی سے نوازا،  
 اور مرزا قادیانی 1908ء میں بدترین حالت میں اپنی غلاطت میں لٹ پٹ

میرا کہ جب ہم سید ہوا  
اور حضرت مولانا شاہ ادریس رحمۃ اللہ علیہ پاکستان آکر ۱۹۶۸ء کو  
سرگودھا میں اپنے فالق حقیقی کو جاملے  
قادیاہی اسلام، صاحب اسلام خاتم النبیین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اور اہل اسلام کے ہر لحاظ سے دشمن ہیں اور دشمنی میں کوئی حوقل نہ ملے  
نہیں ہونے دیتے، اس لیے ان کا بائیکاٹ واجب اور ضروری ہے بلکہ اسلامی  
تواضع کی روشنی میں ان کا قتل واجب ہے۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے  
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یحیل دم امری مسلم الا باحدی ثلاث  
الشیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ بالمفارق بیحیة  
متفق علیہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اسباب میں سے کسی  
ایک سبب کے بغیر کسی مسلمان کا خون بہانہ حلال نہیں ہے

۱۔ شاہ شدہ زانی

۲۔ نفس کے بدلے نفس

۳۔ اپنے دین کو چھوڑ جانے والا اور جماعت سے لٹنے والا۔

مسلمانوں کی جماعت سے کٹ جانے والا واجب القتل ہے اور جو لوگ

اپنا دین نبی تعلیمات ہی مسلمانوں سے الگ کر لیں اور ہر وقت اور

ہر میدان میں مسلمانوں سے نبرد آزما ہوں تو ہر ایسے لوگوں کا

بائیکاٹ ضروری ہے، اور خلیفہ مسلمان ایسے لوگوں کو خدا قتل کرے گا

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ بَدَلَ دِينَهُ فَاَقْتُلُوهُ

جس نے اپنے دین اسلام کو بدلے اس کو قتل کر دو

اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص اسلام جیسی عظیم نعمت  
کو چھوڑ دے وہ مرتد ہے اور مرتد کی سزا اسلام نے قتل رکھی ہے

حقیقت تو یہی ہے کہ ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جائے تاکہ فتنہ ختم ہو جائے  
جیسا کہ فرمان ہے

وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ

فتنہ قتل سے بھی زیادہ خطرناک ہے ،  
حکومتِ اسلامیہ کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کو جہاداً قتل کر دے تاکہ فتنہ و فساد  
ختم ہو جائے ، لیکن انہوں نے پوری دنیا میں ایسا نظام خلافت موجود نہیں ہے  
ان حالات میں اب ملتِ اسلامیہ کا فریضہ ہے کہ ان لوگوں کا مکمل یا ٹیکہاٹ  
کیا جائے تاکہ اس فتنہ کی حوصلہ شکنی ہو اور ان کے ساتھ ہر قسم کا لین دین  
شاید بیاہ اور میل ملاپ ، تجارت و زراعت کو ختم کیا جائے  
کیونکہ ایسے لوگوں سے تعلقات قائم کرنا بہت بڑا جرم اور ضارہ ہے  
اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اس پر دلالت کرتا ہے

قال اللہ تعالیٰ ( لا تتخذ المؤمنون الكفارین اولیاء من دون المؤمنین ومن  
یفعل ذلك فلیس من اللہ فی شئ ) (سورۃ المائدہ)  
مؤمنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں  
اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ کی طرف سے سچو نہیں ہے  
اس آیت میں واضح اشارہ ہے کہ ایسے کافروں سے حوالات اور تعلقات  
رکھنا حرام ہیں

قال اللہ تعالیٰ ( یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء  
تلقون الیمیم بالمودۃ وقد کفروا بما جہادکم من الحق  
(سورۃ الممتحنہ ص ۱۷)

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو  
دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ  
جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہو

قال اللہ تعالیٰ ( یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا اباؤکم و اخوانکم اولیاء  
ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن ینزلکم حکمکم فاولئک هم الظالمون

(سورۃ نور)

اے ایمان والو! اپنے باپوں اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ  
 کفر کو ایمان پر ترجیح دیں اور جس نے ان سے تم میں سے ان کو  
 دوست بنایا وہی لوگ ظالم ہیں  
 اور ان میں بہت سی آیات اور احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں، لیکن اسی پر اکتفا  
 کیا جائے۔ مدار حق نے اس بار میں بہت کچھ تحریر فرمایا ہے  
 اور حقیقت یہی یہی ہے کہ اس سوال کی روشنی میں جو صفحہ 1  
 پر لکھا ہے اور جب کہ صورت حال یہی ہے  
 کہ وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچا  
 رہے ہوں اور وہ ان کے سیاسی اور اقتصادی وسائل پر قابض ہوں  
 اور ان کی سکری اور سیاسی تنظیموں میں شامل ہوں اور بین الاقوامی  
 سطح پر ان کے لیے بہت بڑا فطرہ ہوں، اور یہود و مسیحیوں اور  
 نصاریٰ کے آلہ کار ہوں  
 اور حکومتی سطح پر کسی قسم کی توقع نہ ہو کہ ان کے خلاف کوئی کارروائی  
 عمل میں لائی جائے گی  
 تو ان حالات میں ملت اسلامیہ پر واجب اور ضروری ہے، کہ وہ ان  
 کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات اور مواصلات منقطع کریں  
 اور ان کے ساتھ کسی قسم کا لین دین اور کاروبار و تجارت نہ کیا جائے

مبشر احمد مدنی

خطیب جامع مسجد قبا  
 74 - چناب سیک  
 مدرسہ اقبال محلہ لاہور

7- 7116  
 مبشر احمد رابع عبد القیوم  
 لفضل الجامعة الإسلامية (مدینہ منورہ)  
 300 چناب سیک محلہ اقبال محلہ لاہور

مفتی ابوالحسن مبشر احمد ربانی صاحب حفظہ اللہ مرکز الحسن لائبل الحدیث لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الوهاب ومنه الصدق والصواب والحمد للرب والحمد للمآب  
 عقیدہ ختم نبوت تمام عالم اسلام میں مستحکم و مصدق ہے۔ اس عقیدہ پر کسی بھی  
 جہت سے نقب لگانا اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ بدترین عناد اور دشمنی ہے  
 جو شخص اس نام الانبیاء والمرسلین، سید الاقرین والآخرین محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر قطعی اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔  
 اور جو ایسے مدعی نبوت کی تصدیق کر کے اس کے متبعین میں شامل ہو جائے  
 وہ بھی مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ عمر حاضر میں قادیانی، داعوری  
 مرزائی جو اپنے آپ کو سلمان بادکر کے اہل اسلام کو دھوکہ دیتے ہیں  
 یہ اپنے کفر و کفریہ عقائد کی وجہ سے مرتد بنی دلفار کے زمرے میں شمار ہوتے ہیں  
 اور اکابر علمائے اہل بیت نے اس فرقے کی ابتداء میں ہی تکفیر کر دی تھی  
 جس پر خود مرزا قادیانی ملعون کی کتب شاہد ہیں۔ اور یہ اپنے کفر و عقاید  
 کو اسلام کا لبادہ اور ڈھانچے کے لیے بڑے عجیب و غریب قسم کے دلائل  
 وضع کرتے ہیں ایسے لوگوں سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔  
 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا: «سکون فی آخر امتی اناس یدعونکم ما لم تسموا انتم  
 ولا آباؤکم فایا تم وایاہم» [صحیح مسلم ۶/۶۶ سنن ابی داؤد ۳۶۱۱]  
 میری اختیر امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو تم سے ایسی باتیں بیان کریں گے  
 جن کو تم نے سنا ہو گا اور نہ تمہارا باپ دادا نے سنا ہو گا

توان میں سے صحیح کے رخصا۔

ابو عمر بنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

« یكون في آخر الزمان رجالون كذابون يا تونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤكم  
فيايكم وياهم لا يفتنونكم ولا يفتنواكم »

آخر زمانے میں رجال اور کذاب ہوں گے جو تمہارے پاس ایسے حدیثیں لائیں گے جو تم نے نہ  
سنی ہوں گی اور نہ ہی تمہارے باپ دادا نے۔ ان سے بچ کے رخصا کیسے ایسا نہ ہو وہ تم کو  
گمراہ کر دیں اور فتنے میں ڈال دیں۔

[مقدمہ صحیح مسلم ۷/۷ شرح شکل الأثر (۲۹۵۴) ۲۹۷/۷ (۳۹۸۲۳۹۸)]

سمرقہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

« ان تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون رجلا كذابا كلهم يكذب على الاثر رجل ورجله  
آخرهم الاعور الرجال ممسوح العين اليمنى كأنها عين أبي رجبى »

[شرح شکل الأثر (۲۹۵۵) ۳۹۸/۷ صحیح ابن خزیمہ (۱۲۹۷) ۳۲۷/۲۲۷]

المعجم الكبير للطبراني (۶۷۹۸) ابن حبان (۲۸۵۹) وصحة الحافظ في الإصابہ (۲۷/۴)

مورگڑ صامت قائم نہیں ہوگی لیکن یہ کہ نہیں رجال اور کذاب نکلیں گے ان میں سے ہر ایک  
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولے گا ان میں سے آخری کا نام رجال ہوگا

جبکہ دائیں آنکھ چھوٹی ہوئی ہوگی گو یا کہ وہ ابو رجبی کی آنکھ ہے (یہ ایک انصاری شیخ)

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ سے منقولہ متعلقہ سے واضح ہوا کہ روایات واضح کرنے والے

امد اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے والے افراد سے اپنے آپ کو

بچانا چاہیے یہ مگر اصرار کے علاوہ کابا عت میں فرقہ کافرہ قادیاں میں

یہ بات پائی جاتی ہے کہ ان کے بانی نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھے ہیں

جس کے ثبوت ان کی کتب میں موجود ہیں اور بڑے بڑے علماء جیسا کہ  
 مولانا سناذ اللہ امرتسری رحمہ اللہ، مولانا محمد حسین بیالوی رحمہ اللہ وغیرہما نے ان کے  
 جھوٹ اور بیسیات کو اپنی کتب میں طبعاً از باہم کیا ہے جن کے دعوے کی  
 دلائل چند ان ضرورت نہیں ہے۔ ایسے افراد کے ساتھ مخالفت، مناہت،  
 تجارت و معاملات اور مسلم کلمہ سے بالکلہ اجتناب کرنا چاہیے۔ سرزادہ قادری نے  
 وہی نبوت کو نبوت کا زینہ فراہم کرنے کے لیے قرآن و سنت میں تحریفات و بیسیات  
 کا راستہ اپنایا ہے اور مادہ بلاش بارہ، افتراء آتش فاسدہ، احوال کا سدرہ  
 اور مفہم باطلہ کا لبادہ اور گھر عوام اللہ کو اسلام سے برگشتہ کیا ہے۔  
 ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
 نے «عوازلہن انزل علیک الکتاب منہ آیات حکمات» صحیح اور اول الباب  
 تک تلاوت کی ہے فرمایا «فاذا رأیتہم الذین یبعون ما تشابہ منہ  
 فادثلک الذین سمی اللہ فاحذروہم» جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو  
 مشابہات کے پیچھے لگتے ہیں تو یہ وہ لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ڈرایا ہے۔  
 [سنن ابی داؤد کتاب السنۃ (۴۵۹۸) در لآل النبوة بلیغی ۱/۴۰۵  
 کتاب الاعتقاد ص ۱۱۸، ۱۱۹، صحیح ابن ماجہ کتاب تفسیر (۱۷۴۷)]  
 امام ابوداؤد صاحب السنن نے اهل الأھواء (مبتدعین وغیرہم) سے  
 سلام کلمہ کے شرک کا یوں باب باندھا ہے «باب شرک المسلم

علمی اہل الأھواء - اس صحیح حدیث سے معلوم ہو کہ قرآن ہاں کی من معنی تفسیر کے  
 ایسا مطلب کر کے کرنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے ڈرا ہوا ہے۔ لہذا قرآن ہاں کی  
 قرآن حکیم کی ختم نبوت دال آیات کو اپنی اھولاء اور اراء کا ماننا سب بباد پہننا کر  
 اپنی جعلی نبوت کو سید کرنے کا سعی نہ حاصل کی ہے۔  
 اور ایسے لوگ جو مرتد، کفار، خالین منافقین ہیں ان سے اللہ تعالیٰ نے تعلقات قائم کرنے  
 انہیں دل و دینت نبیائے سے منع کیا ہے۔ اور سادہ باری تعالیٰ ہے۔

«باربعبار الذین امنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم هزوا ولعباً من الذین ادنوا الکتاب  
 من قبلکم والکفار اولیاء والذین امنوا اللہ ان کنتم موسنین ۱۱ [سائدہ: ۵۷]  
 اے ایمان والو جو تم سے پہلے کتاب دیکھتے تھے کہ کفار کو دوست نہ بناؤ۔ انہوں نے  
 صحفہ دین تو کھیل کو دینار کھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حجرات الکریم ایمان والے جو  
 ولادہ و براء الیہ اسلامی عقیدہ ہے جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ، تعلق ایک مسلم سے ہی ہونا  
 چاہیے اہل کفرین، ملحدین، مرتدین، زندقین کے ساتھ اس کا مکمل طور پر رشتہ ناطق  
 منقطع ہو جانا چاہیے کیونکہ یہ مرتدین کفار اکمل اور اصل اسلام کا استیلا کرتے ہیں  
 لہذا ان کے صلوات ہیں کوئی دقیقہ فرزندت نہیں کرتے۔

اور سادہ باری تعالیٰ سے «فلذکر علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم آیات اللہ یکتز بہا  
 ویتخفوا بہا فلا تقعدوا معہم حتی یخوفنوا فی حدیث غیرہ انکم اذا سئلتم  
 [النسائہ: ۴۰] اور یقیناً اللہ نے کتاب میں صحفہ اور یہ نازل کر دی ہے کہ  
 جب تم اللہ کی آیات کے ساتھ سنو کہ کفر کیا جا رہا ہے لہذا احتیاط و احتیاط کیا جا رہا  
 کہ ایسے لوگوں کے ساتھ موت بچھو یہاں تک کہ وہ کہیں دوسری بات میں مشغول ہو  
 بہ سکتے ہیں اس وقت ان جلسے ہو گئے۔

دوسرے جگہ فرمایا «فلذکر بعد الذکر فی العوام الظالمین ۱۱ [انعام: ۶۸]

نہایت کے بعد ظالم قوم کے ساتھ سخت بیچھو۔ لہذا ظالم لوگوں کے ساتھ  
مجاہدیت، نسبت درخواست نہیں کرنی چاہیے یہ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عاقبت فرمادی ہے  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بائیکاٹ کر دیا تھا  
جو ہمدان سے پیچھے رہ گئے تھے۔ جن کے بارے اللہ نے قرآن میں فرمایا:

وَدَعَلِ اللّٰهُمَّ الَّذِيْنَ خَلَقُوا - حَتّٰى اِذَا ضَلَلْتُمْ عَلَيْمٌ اِلَّا رُفْدُ مَجَارِحَتِ

وَضَلَلْتُمْ عَلَيْمٌ اَنْفُسِحْ وَظَلُّوا اِنْ لَّا سَلَجًا مِّنَ اللّٰهِ اِلَّا اللّٰهُ ۗ [توبہ: ۱۱۸]

پہرین صحابہ، العقب بن مالک، رازہ بن ربيع اور صلال بن ابیہ تھے۔

پہر مسلمانوں کے ساتھ نماز میں جا فرمایا کرتے تھے اور بازاروں میں جا کر گناہے تھے

لیکن ان سے کوئی شخص بات بھی نہ کرتا تھا۔ ان سے سلام مُکلام

نسبت درخواست کو ختم کر دیا تھا۔ لہذا حکم قرآنی ان پر زمین اپنی دشمنوں

کے باوجود تنگ کر دیا گیا تھا۔ تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ۴/۴۳۷ ۴۳۸

مطبوعہ دار السلام مدظلہ فرمایا۔

یہ شاطعون پر ۵ دن رات جاری رہا۔ وہ مسلمان تھے صرف مخالف جہاد

کی وجہ سے ۵ دن ان سے قطع تعلقی (اسلام مُکلام) بند ہوا اور جو اپنی

بنوت کا دعویٰ کر رہے جو اس وقت تک انگریز کی حمایت و نفع چاہتے تھے

شرک جہاد کا فتویٰ دیا چلا گیا تو اس کے ساتھ قطع تعلقی

اور بائیکاٹ بالاولیٰ لازمی تھی لہذا فرمادی ہے۔ لہذا سرزاد بانی کے سبب خواد

وہ لاہور انگریزی محوں پاناد بانی خود درگروہ کفار و مشرکین ابدان سے تعلقات رکھنے والے

انہ کے مثل ہیں۔ ان سے سلام مُکلام کرنا، نکاح، شادی، بیابانہ اور فوسل توثیبات

میں شرکت کرنا، ان سے درسی و تعلقات قائم کرنا اور اپنے کاروبار میں شرکت اختیار

کرنا جلد تک و سب حرام محض ہے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ کسی وقت بھی تعلقات

کی بنیاد پر مجاہدیت و سناکت ناجائز اور قطع حرام ہے۔

ان کی مادی معاونت، وسائل و ذرائع میں تقویت اور اقتصاد و کاروبار میں شرکت،

عسکری و تنظیمی معاملات میں حسد داری، اسلام اور اصل اسلام کے ساتھ نفاذ ہے۔ ان کے کاخانوں، منیجرزوں اور دوکانوں سے فریہ و فرحت بند کر دی جائے۔

ان کے سکولوں، کالجوں، انڈیپنڈنٹ سٹورز میں تعلیم و تعلم سے مکمل اجنبانہ کیا جائے۔ ان کے اسٹیوڈنٹوں، ہوٹلوں اور تعلیم گاہوں کو گرفتار کر دینا کہ ادارے سمجھ کر انتہائی محتاط رویہ اپنایا جائے اور ادارہ کو لاہور میں قائم کیا جائے۔ اِلَّا یہ کہ داعیان اسلام ان کو صحیح اسلام کی دعوت دیں اور انہیں اپنے گندے مذہب اور فاسد عقیدوں سے نکالنے کا جہاد کریں۔



خدا ما عندہ والہ اعلم باللہ عبدالعظیم واکمل

نشر ابو علی علیہ السلام لکچر ایڈیٹور

۹/۴/۷۹

۱۴۲۰/۵/۳

مولانا عبدالولی صاحب حفظہ اللہ دار السلام لاہور

محکمہ شیخ مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ کے جواباً ماہوار سے اتفاق ہے۔

عبدالولی

دار السلام لاہور

حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ

مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عام کفار کے ساتھ تاجرانہ تعلق اور دیگر بعض معاملات میں میل جول کا جواز ہے لیکن قادیانیوں کی حیثیت دوسرے کافروں سے یکسر مختلف ہے۔

یہ لوگ متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہیں لیکن یہ چونکہ استعمار

کا پورا ہے اور استعماری قوتیں اور ان کے ایجنٹ اب بھی ان کے پشت پناہ ہیں، اس لیے میرے اپنے آپ کو نہ صرف یہ کہ کافر اور امت مسلمہ کے مقابلے میں سزائی یا قادیانی امت تسلیم نہیں کرتے بلکہ لوگوں کو باخصوص مغربی حمالک اور یورپ وغیرہ میں اپنے کو اصل مسلمان باور کراتے ہیں۔

بنا بر میں ان سے معاشرتی و تجارتی تعلقات رکھنے میں ان کو سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ اور سرد بنانے کا موقع مل جاتا ہے اور اس طرح مغالطوں اور فریب دہی مسلمانوں کو دین اسلام سے منحرف کرنا ان کے لیے آسان ہے۔

اس لیے عام مسلمانوں کو ان کے دام ہم رنگ زمین سے بچانے کے لیے سداً اللذریعہ کے طور پر ان سے تعلقات رکھنا، ان کی معاشرتی تقریبات میں شرکت کرنا اسی طرح ان کی مصنوعات وغیرہ کی خریداری، یہ سب ناجائز ہیں۔ ان سے نفرت و کراہت کا اظہار ضروری ہے، یہ ہماری دینی غیرت کا تقاضا بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ان کی دسپسہ کاریوں سے بچانے کے لیے بھی ناگزیر۔

هذا ما عندي و الله اعلم بالصواب

صالح الدین یوسف

مدیر: شعبہ تحقیق و تالیف دارالاسلام لاہور

مشیر و فاقی شرعی عدالت - پاکستان

حافظ صلاح الدین یوسف

خیر و فاقی شرعی عدالت پاکستان  
خلیب جامع الحدیث مدنی روڈ مظفر آباد لاہور

۲ جون ۲۰۰۹ء

شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم صاحب حفظہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین و صلی اللہ علیہ وسلم علی خاتم الانبیاء و المرسلین

محمد و علی آلہ و سلم و محمد الجہنمی میں حضرت حافظ صلاح الدین حفظہ اللہ کے مکتبہ کے تحریر کردہ فتویٰ سے اتفاق کیا ہوں جو ان کے مکتبہ کے مکتبہ کے

## مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ = مکتبہ مولانا حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ  
قادیانہ جہوں سے قطعاً تعلق اور ان سے معاشرتی تعلقات رکھنے سے  
شاید کبھی کبھار وہ بالکل درست ہے۔ ارشاد الحق اثری مکتبہ

## مولانا محمد عثمان منیب صاحب حفظہ اللہ دارالسلام لاہور

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کے فتویٰ سے مکمل اتفاق کرتے ہیں، تاہم جہاں انہوں نے  
ناجائز کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں "حرام" کا لفظ زیادہ مناسب ہے اور جہاں ضروری  
کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں لفظ "فرض" زیادہ موزوں ہے۔ محمد عثمان منیب  
دارالسلام لاہور

## مولانا عبدالخالق صاحب حفظہ اللہ دارالسلام لاہور

مجھے فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کے فتویٰ سے مکمل اتفاق ہے۔  
ابوالحسن عبدالخالق  
دارالسلام لاہور

## مولانا محمد عبدالجبار صاحب حفظہ اللہ دارالسلام لاہور

اللہ اعلم بالصواب

قرآن کریم، اللہ تعالیٰ کے طرف سے نازل کردہ آخری آسمانی کتاب اور حضرت محمد کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ قرآن مجید کے نزول اور محمد رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ان دونوں کی بین و عنین اطاعت و اتباع، تاقیامت پر  
مرد اور عورت ہر فرقہ میں ہے۔ جو کوئی ان دونوں سے، یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے  
سر مو انحراف اور روگردانی کرے گا اس کے ایمان میں خلل ہے۔ کجا یہ بات کہ  
کجا یہ کہ کوئی شخص جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء و المرسلین  
ہونے کا انکار کرے اور انکے ایسے شخص کو نبی تسلیم کرے جسے ایک طرف  
انسان کہنا بھی مشکل ہے۔ قیلاً للخبیب!

ہمارے عقیدے کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرنے والا شخص کُفْر ہے، کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج، نیز یک کلمہ نہ ہے۔  
اب جو شخص ایک کذاب اور کذاب کو نبی نہیں تسلیم کرے وہ بھی مرد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے تا آنکہ وہ دوبارہ کلمہ شہادت کا۔ خلوص دل سے اقرار کرے۔

مرزا قادیانی نے قرآن مجید فرقانِ حمیدیٰ میں مائیٰ آرد دل پسند، تو جیسے  
کی ہیں اور اپنی "کافی نبوت"، کسیدہ کرنے کی قبیح حرکت کی ہے۔ بنا بریں  
اس کی "ایت کافرہ و مرتدہ" کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات و معاملات  
شرعی و اخلاقی طور پر ناجائز اور حرام ہیں۔ خوف ایک صورت میں  
ان کے ساتھ تعلق رکھنا درست ہے کہ انہیں دائرہ اسلام میں داخل  
ہونے کی دعوت دینا منظور ہے۔

میں نے مزمع الاثر الشیخ ابوالحسن بیہر اہد ربانی حفظہ اللہ، محرم ورمح  
جناب حافظ مہدی الدین حفظہ اللہ اور محرم جناب محمد صدیق صاحب  
حفظہ اللہ کے فتوے بالتفصیل جیکے دیگر علمائے اہل حق کے فتاویٰ جات کا  
بہ کس حد تک مطالعہ کیا ہے۔ میں علی وجہ البصیرت ان تمام علماء کرام  
کے فتووں سے مکمل اتفاق کرتا ہوں اور حق سے ہٹے ہوئے تمام کلمے گتے  
منزل ٹوٹوں کو دین حق کی طرف پلٹنے کی خلوص دل سے دعوت دینا  
ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو عقیدہ توحید و عقیدہ ختم نبوت  
پر کما حقہ ایمان لانے اور عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے،  
اسی عقیدے پر ہمیں زندہ رکھے اور آئی سچے، سچے اور کلمے عقیدے  
پر ہی ہمارے موت آئے۔ آمین یا رب العالمین۔ و صلی اللہ  
علی النبی و آلہ و عقبہ اجمعین و علی أزواجه أمہاتہم الیوم الذی

العبد المذنب الفقیر لغفران ربہ الفقیر

ابو عبد اللہ محمد عبد الجبار، دارالسلام لاہور۔

۲۰۰۹ء / ۱۴۳۰/۹/۹

حافظ محمد عثمان مدنی صاحب حفظہ اللہ مرکز اہلحدیث راوی روڈ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

موجودہ دورفتنوں کا دور ہے ان میں سے ایک بہت بُرا فتنہ "قادیاہیت" ہے  
ہر مسلمان مرد و عورت کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ لوگ بلا منہم کا فر و مرتدوں میں  
راقم الحروف اس مسئلہ میں اپنی جماعت کے جمید کبار علماء کرام کے  
مدلل تفصیلی فتووں سے متفق ہے

مثل : الشیخ مفتی حافظ صلاح الدین یوسف صاحب

الشیخ مفتی حافظ عبد الستار صاحب

الشیخ مفتی بشرا محمد ربانی صاحب

حفظہم اللہ

العبد ~~محمد عثمان مدنی~~  
حافظ محمد عثمان مدنی المولود: ۱۱/۷/۶۹ھ  
خطیب مرکز اہلحدیث  
۱۰۶- راوی روڈ لاہور

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا، آپ پر نازل کردہ کتاب قرآن مجید  
آخری کتاب اور امت مسلمہ، آخری امت ہے۔ آپ کے بعد نبوت کا ہر دعوے دار جھوٹا ہے، کذاب اور دجال ہو سکتا ہے۔ اس کا  
صداقت و نبوت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں، ایسے میں کسی جھوٹے دعوے دار سے نبوت کی دلیل طلب کرنا بھی غلط اور کفر کے مترادف  
ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ دین ہدیٰ آپ ﷺ پر مکمل ہو چکا۔ آپ پر دین کے اکمال و اتمام کے بعد رشد و ہدایت کی خاطر کسی اور کی

طرف رجوع کرنا بھی صحیح نہیں، مرزا غلام احمد قادیانی لعنۃ اللہ علیہ نے بہت بڑی جسارت کی کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے پیارے رسول کے تاج ختم نبوت کو چرانے اور دین کی تکمیل کے اعزاز کو چھیننے کی کوشش کی۔ علماء اہل حدیث نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کی خباثوں اور فتنے کا احساس کیا اور پھر اس پر پورے برصغیر کے علماء کرام کے متفقہ فتویٰ کو جاری کیا۔ بعد ازاں ہردور میں مرزائیت کے حربوں، فتنوں اور خباثوں کے مقابلے میں مصروف کار رہے۔ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے اسلام اور مسلمانوں کے دلی و ذہنی طور پر مخالف، دشمن اور ضرر رساں ہیں وہ ہر ہر قدم پر اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کو نقصان پہنچانے میں لگے رہتے ہیں، ان حالات میں مرزائیت کے فتنے کو سمجھنے، عوام کو سمجھانے کی اشد ضرورت ہے۔ خصوصاً عوام کو ان کی چالوں اور بیٹھے زہر سے بچانے کی خاطر ان کے مقاطعے یعنی ان سے علیحدگی اور بچاؤ کی مہم ضرور چلانی چاہیے۔ ان کے ارتداد و کفر اور اسلام و ملک دشمنی سے عوام کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔ انہیں بتانا چاہیے کہ مرزائی شرعی اور قانونی طور پر کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم اقلیت کے حکم میں ہیں۔ ان سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیے تاکہ وہ مرزائیت سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔

والسلام

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

۱۶۲۰/۸/۱۴  
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

## دارالافتاء جامعہ اہلحدیث چوک دالگرن شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبید اللہ عقیف صاحب حفظہ اللہ

الحمد لله الذی انزل علی عبدہ الکتاب فیما بلا اعوجاج و جعلہ عصمة لمن تمسک بہ و اعتمد علیہ فی الاحتجاج و اوجبت فیہ مقاطعة اهل الکفر و الشک باصباح الشريعة و المضاج و الصلوة و السلام الايمان الاکملان علی لہاتم النبیین و المسلمین محمد الذی مزق اللہ فلام الکفر و الشک ہما معہ من السراج و علی آلہ و اصحابہ الذین جاہدوا اهل الکفر و الزندقۃ و باینوہم من غیر استنہاج۔ اما بعد

المجاہد ہونے والے املاک الفتح الوہاب منہ الصدوق و الصواب  
سوالات کا جواب تحریر کرنے سے قبل نامناسب نہ ہو گا کہ مرزا قادیانی کے اسلام دشمنی تحریک کا پس منظر اور اس کے سیاسی افکار و کردار پر ایک چھلچھلائی ہوئی نظر ڈالی جائے تاکہ جواب کی ہم اور اہمیت کا باآسانی ادراک ہو سکے۔

ہم ایک تاریخی حقیقت یہ کہ برصغیر ہندوستان میں برٹش سامراج کے خلاف مشاوری اللہ رحمہ اللہ متوفی ۱۷۵۰ کے مسلسل جدوجہد و لڑائیوں اور اس کے نتیجے میں ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی میں استقلال و وطن کے جسولونیورس اور انوں اور مجاہدین نے اسلامیت کا ایسا فقید المثال جوش و خروش دکھلایا کہ برٹش سامراج سٹ پنا کر رہ گیا اور اسے اپنے تاریک مستقبل کے لالچ پر ہر گزے اور رس جنگ آزادی کے اسباب سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ چنانچہ دس سال کے تحقیق کے بعد اہل حدیث کے اذلی دشمن ڈبلیو ڈبلیو ہینٹر نے برٹش حکومت کو یہ رپورٹ پیش کی۔

مہندوستان میں ہماری بغاوت کے لیے پشت اپنے علماء کو کر رہے ہیں جو عام مسلمانوں کی روش سے ہٹ کر اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طریق پر چلنے والے ہیں اور عام لوگ ان کو واپس کہتے ہیں اور میرے نزدیک واپس اور باغی دونوں ہم معنی الفاظ ہیں۔ ہمارے حکومت کو چاہیے کہ ان علماء کے اثر کو ختم کرنے کے لیے اقدام کرے۔

ہمارے انڈین مسلمان مترجم صادق علی

ٹھاکر پنڈت کے اسے مشورہ کے بعد ہرش سراج نے اپنے مستقبل کے تحفظ کے لئے ان علماء کرام اور ملت اسلامیہ کے خلاف کئی ایک سازشیں تیار کیں۔ سچہ منجھانے کے ایک یہ قادیانی مؤلف قادیانی نے ملت اسلامیہ اور مسلمانان عالم کے خلاف برطانوی سراج کے استحکام اور دوام کے لئے اپنے ساری قلمی، فکری، مالی اور سیاسی توانائیاں بیدریغ وقف کر دیں۔ ہرش سراج کو اپنے وفاداری اور اخلاص کا یقین دلانے کے لئے نہ صرف جہاد لگا کے نسخہ دعویٰ کر دیا۔ بلکہ سلف و خلف کے اجماعی عقیدہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے سے گریز تک نہ کیا۔ مرزا قادیانی ہرش استعمار کے استحکام اور دوام کے لئے کس قدر بیتاب، انتہک مخلص مگر مگر پر جوش وفادار تھا۔ ملاحظہ فرمائے۔

۱۱ اخلاص اور جوش وفاداری - ۱۸۹۱ء کو اپنے وفاداری کا یقین دلانے کو گورنر کو چھٹی بھجوائی جس میں لکھا مرزا صاحب نے ہم فروری ۱۸۹۱ء کو حضور (یعنی گورنر) کے خدمت میں مع اسماء مریدیہ روانہ کرتا ہوں۔ مرعا یہ کہ اگرچہ میں نے ان خدمات خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے محض صدقہ دل اور اخلاص اور جوش وفاداری سے سرکار انگریزی کی خوشنودی کے لئے کی ہیں عنایت خاصہ کا مستحق ہوں۔۔۔ صرف اتنا سے کہ سرکار دولت مدار ایہ خاندان کے نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار، جانثار خاندان ثابت کر چکے ہیں۔ جس کے نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رات اپنے چھٹیاں میں یہ گواہی دے چکے ہیں کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اسے خود کا شہرہ بورد کی نسبت نہایت حسد و احتیاط سے کام لے۔

مذکورہ چھٹی میں مزید لکھتے ہیں  
یہ (جماعت احمدیہ) ایک ایسے جماعت ہے جو سرکار انگریزی کے منگ پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے۔

تبلیغ رسالت جلد ۲

گورنمنٹ سے وفاداری - مرزا صاحب لکھتے ہیں

میں دعویٰ کرتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجہ پر بنا دیا ہے۔ اول والد صاحب کے اثر نے۔ دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے، تیسرے خد تعالیٰ کے الہام۔ میں اس بات کا مفصلہ نہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ کی خیر خواہی اور ہمدردی مجھے زیادتی ہے یا میرے والد کو۔  
عاجزانه درخواست ۱۸۹۹ء

گورنمنٹ انگریزوں کی حمایت۔

اسلامی جہاد جو کہ تبلیغ اسلام اور اسلامی ریاست کی حفاظت کا ضامن اور اس کی توسیع کا باعث ہے کے خلاف اپنی سعی نامنکوہ کا تذکرہ کرتے ہوئے مرزا صاحب لکھتے ہیں۔  
میں نے صد ہا کا بدیع جہاد کے مخالف تحریک کے عرب اور مصر اور بلات آ اور افغانستان میں گورنمنٹ انگریزوں کی نائید میں شائع کیں، باوجود اس کے میری یہ خواہش نہیں کہ اس خدمت گزاری کی گورنمنٹ کو اطلاع دیں یا اس سے کچھ صلہ مانگوں۔ تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۶۲

قادیانی تحریک کی ڈھال :-  
لی فی الواقعہ گورنمنٹ برطانیہ ایک ڈھال ہے جس کے نیچے احمدی جماعت آئے ہیں آگے بڑھتی جاتی ہے... جہاں جہاں اس گورنمنٹ کی حکومت پھیلتی جاتی ہے۔ ہمارے لئے تبلیغ کا ایک میدان نکلتا ہے۔ - قادیانی آرگن۔ الفضل ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۵

نہ مکہ میں نہ مدینہ میں = مرزا صاحب کا وضاحتی بیان :

میں اپنے نام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں۔ نہ مدینہ میں نہ روم میں نہ شام میں، نہ ایران میں، نہ کابل مگر اس گورنمنٹ میں۔ جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔ تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۶۶۔

یک جان دو قالب :- خلیفہ قادیان کا وضاحتی بیان :-

سلسلہ احمدیہ گورنمنٹ برطانیہ سے جو تعلق ہے وہ باقی تمام جماعتوں سے نرالا ہے۔ بہارت حالات اس قسم کے ہیں کہ گورنمنٹ اور بہارت فوائد ایک جہت سے گورنمنٹ برطانیہ کی ترقی کے ساتھ ہمیں بھی آگے بڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ اور اس کو خدا نخواستہ اگر کوئی نقصان پہنچے تو اس صدمہ سے ہم سبھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ الفضل ۲ جولائی ۱۹۱۱

گویا۔ کون کہتا ہے ہم ہمیں جلائی ہوگی۔ یہ ہوا کی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی۔

مجاہدین ۱۸۵۷ء کے خلاف مرزا صاحب یوں زہر اگلتے ہیں۔

جب ۱۸۵۷ء کے سولہ سو دیکھتے ہیں (اور اس زمانہ کے مولویوں کے فتووں کو دیکھتے ہیں جنہوں نے عام طور پر ہمیں لگادی تھیں۔ جو انگریزوں کو قتل کر دینا چاہتے۔ تو ہم جس نراہت میں ڈوب جاتے ہیں کہ یہ کہ مولوی تھے اور کہیں ان کے فتوے تھے۔ جن میں نہ رحم تھا نہ عقل تھی، نہ اخلاق نہ انصاف، ان لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور عاصیوں کی طرح اپنے حسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا اور اس کا نام جہاد رکھا... بلاشبہ ہم یہ داغ مسلمانوں خاص کر اپنے مولویوں کی پیشانی دھون نہیں سکتے کہ وہ مذہب کے پردے میں ایک عظیم گناہ کے مرتکب ہوئے۔ جس کی ہم کسی قوم کی تاریخ نہیں دیکھتے۔ ازالہ اوہام ص ۳۹۰ و ۳۹۱

غلام مرتضیٰ کا کردار  
مرزا غلام احمد قادیانی کے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے ۱۸۵۷ء کی جنگ ازا دی کے خلاف انگریزی حکومت کو بچاس

گھڑسوار بطور امداد پیش کئے تھے۔ تحفہ قیصر ص ۱۶

ڈھال اور تلوار۔ قادیانی آرگن الفضل کے حوالے سے ص ۳۴ پر ڈھال کا ذکر آچکا ہے۔ اب تلوار کا حوالہ دیکھیں۔  
جب انگریزی افواج نے عراق پر حملہ کیا تو مرزے کے بیٹے اور خلیفہ بشیر الدین محمود نے اس خوش میں بیان دیا۔  
کہ عام ۱۸۵۷ء میں کوٹنہ دیتے ہیں کہ ہم انگریزی حکومت کا تعاون کرتے اور اس کا فتح پر خوش منانے ہیں ہم کبھی خوش نہ بنائیں۔ ہمارے اماں (مرزا قادیانی) نے فرما دیا ہے کہ میں مہدی ہوں اور حکومت برطانیہ

میری تلوار ہے۔ اس لئے ہم خوش مناسبتیں حق بجانب ہیں۔ ہم اس تلوار کی عاقبت میں جھک دینا  
 دیکھنا پسند کرتے ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ یہ تلوار اس طرح ملک شام اور ہر جگہ یہ تلوار چمکتی دکھائی  
 دے۔ (اللہ تعالیٰ نے برطانوی حکومت کے لئے کی تائید و نصرت فوشے نازل کر دی ہے۔۔ الفضل ۷ دسمبر ۱۹۱۸ء  
 عہدہ احسان الہی ٹیلیگرافیکل کمیٹی، ۲۳ مارچ ۱۹۱۸ء اور عہدہ اختر کے مطابق قادیانی تحریک برصغیر پاک و ہند  
 میں انگریزی اندھاد کے سرپرستی میں شروع ہوئی۔ اور اس کی مشہور پر جوئی نبوت کا کوئی گواہ چھایا  
 انگریزی حکومت نے اسے ہرگز ہم محفوظ دیا اور اس کے سایہ عاطفت میں یہ خوب چھلی چھولی اور  
 پروان چڑھی۔ اس کا مقصد و حید قرآن و رسالت کی اساس پر مسلمانوں کے اندر انتشار و اشتقاق  
 پیدا کرنے امت کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا ہے۔ اس ناپاک مقصد کے تکمیل میں کے مرزا قادیانی  
 قرآن مجید کا سہارا لے کر انگریزیوں کو اولی الامر قرار دیا اور اس سے مفادار میں جائزہ قرار دیا،  
 جماد ہائیک کو منسوخ اور اہم قرار دیا تاکہ مسلمانوں کے دل و دماغ سے حریت و آزادی کے خیالات  
 اور اسلامی غیرت و حمیت کو فٹم کر کے ان کو بیہوش کر لے انگریز غلام جسے ہم بنایا جا سکے۔ مرزا  
 نے اس طرح ہزار بار بے خوف کر کے کتابیہ طبع کروائیں اور انہیں حضرت شام، عرب اور افغانستان مجبویا  
 اور انگریزی حکومت کے الحاق اور دم کے لئے مسلم ممالک میں لگا سوس لگاوات کرتے تاکہ ان کے فوجی  
 عہدہ انبال نہ بچے فرمایا۔ قادیانی اسلام اور ہندوستان دشمنی کے آلہ کار بن جائیں  
 عہدہ اقبال کی کسی بات کہہ سکتے  
 فتنہ ملت بیضا ہے اما مت کس کی۔ جو مسلمان کو سلاطین کا پرستار کرے  
 یہ ہے مرزا قادیانی کی تحریک سیاسی پس منظر اور کردار۔ اب سوالات کا جواب پیش خدمت ہے۔

مفکرہ بالارح نظر میں

مرزا قادیانی ولد غلام مرتضیٰ اپنے دعوائے نبوت و رسالت کفر سے عقائد شریعتی عقائد میں من مانی  
 تاویلات فاسدہ، شرعی احکام میں نفیسات، انبیاء و علیہم السلام کے خلاف تکذام اور بیعتوں۔ علماء و محققین خلاف  
 ہر سرسراخی۔ عالم اصلاح و مصلحت کا یہ اور برائے عمل وغیرہ اسلام دشمن حکومتوں اور تنظیموں کے ساتھ مواضع سیاسی اور  
 حربی روابط کی وجہ سے خود اور بہت کئی دیگر مرتد اور واجب القتل اور ان کی نسلیں دائرہ کفر سے خارج اور بدنام کافر  
 ہیں اور ان کو مسلمان سمجھنے والا ہی کافر ہے ان وجوہ کے اقدار سبب اور شیعہ کے وجہ سے حاجات احمد کے تینوں طرف  
 قادیانی، الاحوری اور بوی کا ممکن مقاطعہ (سٹول بائیکاٹ) نہ صرف جائز ہے بلکہ شرعاً فریضہ ہے۔

عقیدہ ختم نبوت = عقیدہ و ضمیمہ نبوت تمام عالم اسلام میں مسلمہ، مصروف اور اجتماعی عقیدہ ہے۔ اس  
 اس عقیدہ پر کسی جہت سے یا تاویل سے شبہ لگانا اسلام اور اصل اسلام کے ساتھ بدترین عناد اور  
 سنت ترین عداوت ہے اور یہ وہ عقیدہ ہے جو قرآن و احادیث کی لفظوں صحیحہ صریحہ سے ثابت ہے  
 اور ان میں کسی تاویل کی صورت سے کوئی گنجائش نہیں چنانچہ قرآن مجید میں نص صلی ہے

ماکان محمد اباحدین رجاکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ لیل شی علیہم الاحزاب  
 قرصی اللہ علیہم کلمہ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بنے وہ اللہ کا رسول ہے اور فتم کرنے  
 والا نہیں اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

اما ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیروں اور مقام فرماتے ہیں

فمظاہر لایک نص فی انہ لاینبی بعدہ و اذا کان لاینبی بعدہ فلا رسول بالظہر لای الا لای و الا لای

لان مقام الرسالۃ اخص من مقام النبوت فان کل رسول نبی و لای یفلس و بذالک ووردت

الا حادیث المتواترۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدیث جماعۃ من الصحابة

یہ آیت اس عقیدہ ختم نبوت میں نص صریح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا جب کسی نے نبی کا امکان



لئے مسجد اور تبیم بنا گئی۔ (۱) میں کافی اناس کے لئے رسول بنا یا گیا ہوں اور (۲) ختم کئے گئے میرے ساتھ تمام انبیاء  
 (۳) کا منت بنو اسرائیل تو سب سے انبیاء مکملاً نبی خلفہ بنی و انہ لابی لہدی و سبکیون الخلفاء یکثرون  
 صحیح بخاری ص ۱۰۱ ج ۱۔ مسلم کتاب الامان ج ۱ ص  
 سیاست انبیاء کے بارے میں جب ایک نثر فوت ہو جاتا تو اس کے جانشین بھی ہوتا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔  
 عنقریب خلفاء کا سلسلہ ہوگا

مرزا قادیانی نے اس کے تشریح میں لکھا ہے۔ - وحی رسالت ختم ہو گئی مگر ولایت، امامت و خلافت ختم نہ ہوگی۔ تفسیر الانبیاء ج ۱ ص  
 ۱۵۱ من رض بن مالک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوة قد انقطعوا فلا رسول بعدی ولا نبی۔ مستدرک لدعائی  
 تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۹۳۔ ۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہیں۔ میرے بعد کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی  
 مرزا صاحب اس حدیث کے تشریح میں لکھتے ہیں۔ - ہمیں ثابت ہو چکا کہ اب وحی رسالت ناقضت منقطع ہے۔ (۱) زائد ادا ہم من کلمتہ  
 مزید کہتے ہیں۔ - ما کان ان برسول نبیا بعد نبینا خاتم النبیین وما کان یحدث سلسلۃ النبوة ثانیاً بعد انقطاعہا۔  
 یہ نہیں ہوگا لہذا تعالیٰ ہمارے نبی صلعم خاتم النبیین کے بعد کسی کو بھی نبی کریم بھیجے اور نہ یہ ہوگا کہ سلسلہ نبوت  
 سوار ہو سکے منقطع ہو جائے کہ بعد پھر جاری کرے۔ آئینہ کمال ص ۳۷۷

حجۃ البقرہ میں لکھتے ہیں۔ - قد انقطع الوحی بعد وفاتہ و فطم اللہ بہ النبیین۔ حجۃ البقرہ ص ۱۳۰۔  
 بیشک آپ کے کن وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ کر دیا۔  
 مزید لکھتے ہیں ان رسولنا خاتم النبیین و علیہ انقطع سلسلۃ المرسلین۔ حقیقۃ الوحی ختم عربی ص ۱۰۲  
 تحقیق ہمارے رسول خاتم النبیین ہیں اور ان پر رسولوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

۶۶ عن ابی امامۃ الہامی عن اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث طویل ان آخر الانبیاء وانتم آخر الامم۔  
 سنن ابن ماجہ باب غنۃ الرجال ج ۱ ص نیز ابن خزمہ و الحاکم۔ - حضرت ابو امامہ باہلی نے ایک طویل حدیث  
 میں فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو۔  
 عن صفحۃ بنی نعل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی ولا امت بعد امتی۔ بیہقی کتاب الدعاء ص  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور میری امت کے کوئی نبی امت سے پہلے نہیں ہوگی۔

اعراض۔ - لابی لہدی سے لائی حدیث کا نہیں  
 جواب۔ - حدیث کے بعد لکھا ہے مگر یہ صحیح ہے نیز یہ لابی لہدی سے ہے۔ اعتبار نہ آئے تو بیچے پڑھنے  
 لکھتے ہیں لابی لہدی میں دلائل کافی ہیں۔ - لابی لہدی ص ۱۲۶۔ مزید تفصیل کے لیے پانچ بکے ص ۱۰۰ تا ۱۰۳ ج ۱  
 (۸) عن ابی صیرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبکیون فی امتی اناس من صحیحہ توکل علیہم ما لم یسعوا ولا آباءکم  
 خایاکم و اباہم بقدمہ صحیح مسلم ص ۹۔

صفت ابو صیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے  
 وہ تم کو ایسے حدیثیں بیان کریں گے جو تم نے سنی ہوئی اور نہ تمہاری آباء و اجداد نے سنی ہوئی۔ پس آپ ان سے محتاط رہیں  
 (۹) صفت ابو صیرہ کہتے ہیں کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبکیون فی آخر الزمان رجالون کذابون یا توکل  
 من الہادیتہم ما لم یسعوا ولا آباءکم خایاکم و اباہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ مقدمہ صحیح مسلم ص ۱۵  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمان میں بہت سے کذاب اور کذاب لوگ پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس  
 آکر حدیثیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو تم نے اور تمہارے آباء و اجداد نے سنی نہ ہوئی۔ پس ایسے لوگوں سے بچ کر رہنا  
 ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں اور فتنہ میں ڈال دیں۔

۱۰ عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سبکیون فی امتی کذابون ثلاثون کلہم  
 یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لابی لہدی۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ مشکوٰۃ کتاب الفتن ج ۲ ص  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک دعویٰ  
 کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

۱۱ ابن کثیر متوفی ان آغایں کو (۱) فرماتے ہیں کہ بعد از قسط از یہ  
 و قد اخبیر اللہ تعالیٰ فی کتابہ و رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السنۃ المنقرتہ عنہ انہ لابی لہدی لیسعوا

ان کمال من آدمی طذا الیقین بعدہ فتکو کذاب، افکاک دجال، ضال، مضل۔ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۰۶ م ۱۰۶۔  
 اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنی عزیز میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت متواترہ میں یہ  
 خبر دی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ تاکہ لوگوں کو یہ علم ہو جائے کہ ہر وہ شخص جو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس مقام (نبوت) پر دعویٰ کرے گا وہ نر جنوناً۔ مفتری۔ دجال، گمراہ خود گمراہ  
 اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہوگا۔

امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی متوفی ۳۲۰ھ فرماتے ہیں۔ وکل دعوة نبوة بعدہ فغی دھوی  
 نہیں صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کی دعوت سراسر گمراہی اور اپنی ہی جہتی ہے۔  
 امام ابن العز حنفی ان کی شرح میں فرماتے ہیں۔ لما ثبت انه خاتم النبيين علم ان من ادعى بعده النبوة فهو كذاب  
 وان نكث الدعوة بسبب دعوى الايمان دليله فتكون باطلا۔ شرح عقیدتہ طحاوی ص ۶۴۔ چونکہ یہ دعویٰ  
 دلیل کے بجائے ہوا نفس پر مبنی ہے لہذا یہ دعویٰ باطل ہے۔  
 مذکورہ بالا قرآن کی عبارت نص۔ سات احادیث نبویہ صحیحہ اور الصادق المصدوق کے تینے پیشگوئیوں سے بلا  
 کسی کیچھٹان سے ثابت اور روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہے کہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 تمام بنی نوع آدمی عجمی، عربی، مشرقی، جنوبی، شمالی، کمالے اور گورے انسانوں کے لئے تاقیام قیامت آخری  
 نبی اور رسول ہیں اور تمکا انسانے آپ ہی کی امت میں داخل ہیں۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا

اس امت کے لئے اور کوئی نبی نہیں اور رسول نہیں بنایا جائیگا بلکہ اس امت میں کما جو شخصوں  
 کسی (طلحے یا ہروری) کی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ حسب نصوص مسطورہ باعلاہ کافس  
 کذاب، مفتری، علی اللہ، دجال (دسیسہ مار) خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہی ہوگا  
 پس ہر عقادیانی ان نصوص صریح، حلیم، دلائل مسلمہ اور ہر اھل حق طاعت کے مطابق  
 دعوائے نبوت میں کافر، کذاب، دجال، مفتری علی اللہ ضال اور مضل ہے اور اپنے  
 نبوت کا ذب کے اثبات اور فروغ کے خاطر کتاب و سنت مجسم خورشید معینہ مطلب اپنے  
 تحقیقات اور تلیسبات کے پیوند کاری کرنے والا ہے اور اس پیوند کاری کے سہارے عوام  
 الناس کو اسلام سے ہر گتہ کرنے والا ہے۔

اہل حدیث علماء کثر اللہ سواد ہم کو بحمد اللہ سبحانہ و تعالیٰ وحسن توفیقہ یہ اولیت اور  
 سعادت حاصل ہے کہ انہوں نے ہندوستان کے سب علماء اکرام سے پہلے قادیانی نبوت کا نوٹس  
 لیا۔ اور اس کذاب اور دجال اور برطانوی سامراج کے ایجنٹ کے عقائد باطلہ، دعاوی کاذب،  
 تحریفیات کفریہ، تادیلات بارہ، اھوائے کاسدہ، افتراءات فاسدہ اور مفاسد باطنیہ کے دام  
 پھرنگ زمین کے تار پود بکھیر کر رکھ دیئے اور اس کی جھوٹی نبوت کے بھینے ادھیڑ کر بیچ چورائے  
 پھینک دیئے۔ اس دجال نے اپنے مکروہ چہرے پر اسلام لبادے لگا جو نقاب اوڑھا ہوا تھا۔ اس  
 کو الٹ کر اپنے فتاویٰ کے آئینہ میں اس کا چھٹا نک چہرہ عیاں کر کے مسلمانوں کو دکھایا  
 مولانا محمد حسین مٹاوی رحمہ اللہ متوفی ۲۹ جنوری ۱۹۰۷ء کو یہ شرف حاصل ہے کہ قادیانی کے سر کو بلی  
 کے لئے سب سے پہلے علماء کے فتویٰ حاصل کیا۔

۱۰ شیخ الملک، استاذ الحدیث سعید زبیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ متوفی ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۱ء وہ مفتی  
 اول صیون جنہوں نے سب سے اول قادیانی کے کفر پر محقق مدلل اور مبسوط فتویٰ صادر فرمایا  
 رحمہ مولانا محمد بشیر محدث سیوانی رحمہ اللہ متوفی ۱۹۱۱ء نے قادیانیوں سے مناظرہ کر کے شکست خاش دینے کا شرف حاصل کیا  
 مولانا عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ متوفی ۱۹۱۱ء نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کو مباحلہ چیلنج کیا۔

بعد ازاں حضرت مولانا بشا لوہے نے قادیاپور کے کفر پر مبنی یہ فتویٰ اپنے اخبار "اشاعۃ السنۃ" میں  
 شائع کر دیا تھا جس میں مفتیان اہل حدیث کے فتاویٰ کے علاوہ تمام مکاتب فکر کے علماء کے فتاویٰ  
 شامل ہیں۔ یہ سب سے پہلے فتویٰ جو مولانا بشا لوہے کی مساعی و انتہام مرتب ۱۹۱۰ء اب یہ فتویٰ  
 دارالافتاء السلفیہ پیشکش محل روڈ لاہور کے زیر انتہام دوبارہ شائع ہو چکا ہے۔

اسما مفتیان اہل حدیث حضرت شیخ الکل اور مولانا بشا لوہی رحمہما اللہ کے فتویٰ پر حسب ذیل اکابر اہل حدیث مفتیان کرام  
 تصدیقات ثبت ہیں۔ حافظ عبداللہ محدث غانیپوری۔ مولانا شمس الحق صاحب عون المعبود۔ حافظ عبدالرحمان محدث  
 مبارکپوری صاحب محفۃ الاحوذی۔ حضرت مولانا عبدالعزیز رحم آبادی۔ ولی کامل عبدالرحمان فی الدین کلہوی۔ مولانا مفتی محمد یونس  
 جٹاٹے والا۔ سید احمد حسن محدث دہلوی صاحب تفسیر احسن التفسیر۔ مولانا ابوالقاسم بنارس۔ ترجمان مسکن اہل حدیث۔ مولانا  
 شریف الدین قاسمی محدث دہلوی۔ مولانا عبد الاحد خان فیضی۔ رحمہم اللہ  
 تقسیم ملک سے پہلے وراثتوں

شیخ الاسلام، فاتح قادیان ابوالفوا شاعی اللہ امرتسری متوفی ۱۹۷۵ء نے اپنی رسالہ بنام "فینہ ناکہ مرزائیوں"  
 لکھ کر شائع فرمایا اس رسالہ معدیت مقالہ پر ہندوستان بھر کے تمام اہل حدیث، دیوبندی اور بریلوی مکاتب  
 فکر کے اہل علم کے مہر تصدیق ثبت ہے۔ اس رسالہ میں دلائل قاطعہ و برہانہ ساطعہ سے یہ ثابت کر دیا  
 گیا ہے کہ مرزائی خواہ قادیانی ہوں یا لاہوری دونوں گروہ کافر ہیں اور ان کو کفر ب محتاج بیان نہیں۔

اسی طرح تقسیم ملک سے پہلے اور بعد بہاولپور سے جے اور راولپنڈی کے جے

اسلامیوں پاکستان کا تاریخی فتویٰ اور اس کا متن  
 الملایکہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور اراکین قومی اسمبلی کو توفیق الہی نصیب ہوئی کہ انہوں نے  
 مرزائیہ کے ناسور کو ملت اسلامیہ کے جسد سے کاٹ بیٹھا۔ یہ فیصلہ صرف پاکستان سے لے کر خوش کن نہیں  
 بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے باعث صد اطمینان اور وجہ مسرت ہے۔ کیونکہ ان کا سازشہ وجود  
 صرف پاکستان ہی کے لئے نہیں۔ پورا عالم اسلام ان کے کیسے ماریوں کا بہرہ ہے۔

اس تاریخی فیصلہ کا متن

آئینہ کی دفعہ ۲۶۰ میں مشق ۷ کے بعد حسب ذیل نئے مشقیں درج کی جائیں گی  
 جو مشورہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں کے خاتم النبیین ہونے پر قطع اور  
 غیر مشروط ایمان نہیں رکھتا۔ یہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم یا کسی  
 بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا مصلح تسلیم کرتا ہے۔ وہ آئینہ  
 یا قانون کے اضراف کے لئے مسلمان نہیں ہے۔

بیان و اضراف

جیسا کہ تمام ایوانوں کے خصوصی کمیٹی کی سفارشات کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا  
 ہے اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئینہ میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ  
 یہ وہ مشقیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط  
 طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا  
 ہے۔

کسی ایسے مدعی کو نبی یا مصلح تسلیم کرنا ہے۔ جو ایسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔

عبدالحمید ظفر پٹیل وزیر پنجاب۔ ستمبر ۱۹۷۷ء =

غرضیکہ مرزائی خواہ قادیانی ہوں یا لاہوری اور رومی ہوں تینوں گروہ قرآن و حدیث  
 ، ہمارے عقائد ، اجماع امت ، پاکستان کے آئینہ و قانون ، عدالتی فیصلوں اور بعض اسلامی  
 ملکوں کے عدالتی فیصلوں کے مطابق کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور یہ صحیح متفق  
 علیہ امر ہے کہ ان کو مسلمان سمجھنے والا شخص بھی دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے اور کفار  
 کے ساتھ برادرانہ تعلقات ، سلام کلام ، نشست و برخاست ، شادی ، غمی میں شرکت ، معاشرت ، تجارت  
 ان کی بونیو ریشیوں میں تعلیم حاصل کرنا۔ فیکٹوریوں میں ملازمت ، ان کے مصنوعات کو خرید و فروخت اور  
 ان کے ساتھ رواداری سے پیش کرنا وغیرہ شرعاً حرام ہے۔ اب آپ کے ان سوالات کا مدلل اور مفصل اور







اس سے معلوم ہوا کہ مرزائی چونکہ مافرہیں لہذا ان کے سزاوارسی دکنجا جائز نہیں۔ اس لیے کہ اس میں ان کی حوصلہ افزائی اور لوجی ہوتی ہے اس طرح کے مصنوعات کا استعمال نہیں ان کا تعاون ہے لہذا ان کے ساتھ تعاون میں حرام ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کے تصدیقات کثیر و زناہت ہوئے کہ یہ اسلام دشمن اور ایلرین سماج کا ایجنٹ اور اس میں خود کائنات پورا ہے۔ جو اس نے جمہاد اسلام سے جان چھڑانے اور ہندوستانی مسلمانوں سے دل سے جذبہ جمہاد سر کرنے کے لیے اور یوں اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے اس خبیث اور شجر ممنوعہ کی

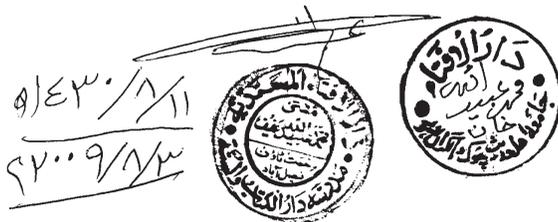
کاشت کی: یہ مرزا قادیانی کا اسلام دشمنی پر سیاسی پس منظر، ریل اس کا عقیدہ اور محل تو مذکورہ نصوص صریحہ۔ دلائل قطعیہ، برہمین جلیہ، اجماع امت اور پاکستان آئین و قانون، عدالتی فیصلوں سے و مطابق قادیانی کے لہجہ اور لوجی خود کافر اور دشمن کے مرید میں کافر اور ظالم از اسلام ہے۔ اور مرتد ہیں۔ اب مرزائیوں کی لاهور قادیانی اور لوجی نہیں لیں کافر ہیں اور یہ بھی متفق علیہ امر ہے ان کو مسلمان سمجھنے والا یا ان کے کفر میں شک کرنے والا نہیں دائر اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ اور کفار کے ساتھ برادرانہ تعلقات۔ سلام کلام۔ نشست و برخاست، مناکحت، معاشرت۔ شادی علی میں شرکت اور غمی میں تعزیت۔ تجارت، ان کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا۔ فیکٹیوں میں ملازمت، ان کی مصنوعات کا استعمال اور ان کے سزاوارسی ہر تناغریفیکہ زندگی تمام شعبوں اور مراحل و مظاہر میں جھجھکی کھتا ترک مولات اور سوشل بائیکاٹ اسلام فریضہ ہے اور یہ ایسا ناگزیر فرض ہے کہ اس کے ترک پر عذاب الہی کا خطرہ خارج از امکان نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ اس خطرے کا

الایم دے رکھا ہے ملاحظہ فرمائیے  
 قُلْ اِنَّ مَانَ اَبَاءِكُمْ وَاَبْنَاكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ وَاَزْوَاجَكُمْ وَاَعْمَلَكُمْ وَاَمْوَالٌ اَقْتَرَفْتُمْهَا وَاَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ  
 كَسَادَهَا وَاَسْلُكُنْ تَرْتَمُوْنَهَا اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِنَ الدِّينِ وَرَسُوْلِيْ وَاَجْعَلِيْ فِيْ سَبِيْلِهِ فَنَدْرَبُّوْا  
 صَحٰى يٰۤاَيُّهَا اللّٰهُ بِاَمْرِهِمْ وَاَللّٰهُ لَا يَكْدِيْ الْعَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ۔ سورۃ توبہ ۲۴۔

اس عذاب الہی سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لیے مرزائیوں کے تینوں گروہوں کا سوشل بائیکاٹ کرنا

مہوگا ورنہ ...  
 فُوْذًا اَفْرَادًا وَاَبْرَادًا فِي الْجَوَابِ بِتَوْفِيقِ اللّٰهِ الْوَهَّابِ وَالْبِهْمِ الْمَرْجِعِ وَالْاَمَّا بِي  
 فِي يَوْمِ الْحِسَابِ وَبِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّلٰتُ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ الْاِيْمَانُ الْاِكْلَانُ عَلٰى  
 نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَّرَسُوْلِهِ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ الْاِيَوْمِ الْاِيْمَانِ

العبد الفقير محمد عبد السلام خان عذيف بن الشيخ محمد حسين بلوچ۔ غفرلہ واولادہ۔  
 ان دار الافتاء المحمدية۔ سید ائمہ العزیز اہل حدیث۔ رحمت ٹاؤن۔ فیصل آباد۔  
 ۵۱ رئیس المدارس جامعہ اہل حدیث لاہور۔  
 (۳) امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان۔



پروفیسر شہاب الدین مدنی صاحب حفظہ اللہ، امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث کشمیر

قرآن و حدیث کی روشنی میں اور دستورِ پاکستان کے مطابق تادیبانی غیر مسلم ہیں۔  
 ان کے ساتھ عزیز داری، عیادت کا معاملہ کرنا بالکل حرام و ناجائز ہے  
 ان سے قطع تعلیق اور بائیکاٹ کرنا ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔  
 اس کے درمیل عزیزم مفتی مبشر ربانی حفظہ اللہ نے درج ذیل لکھ دیے ہیں  
 دائم کمال آفتاب کرتا ہے، راقم ہی جیسا مسطورہ رقم کر کے اس تانہ  
 میں شریک ہونا سعادت سمجھتا ہے  
 احب العالمین دولت سفی  
 لعل اللہ برزقنی صلاحاً  
 واللہ اعلم

نبدہ جوابات سے تعلق ہے۔

پروفیسر شہاب الدین مدنی محترم جامعہ محمدیہ

والمرکز مرکزی جمعیت اہلحدیث کشمیر، آڈس جیرمن ملا، سٹیٹ ٹیچنگ کونسل  
 آزاد ریاست جموں و کشمیر



جامعہ تعلیم القرآن کوٹلی، آزاد کشمیر

الجواب لجنہ الوہاب والیہ بر جمع وایہ عالم !

مزارائی، قادیان، لدھوری یا کسی بھی اور نام سے کوئی طبیعت یا کوئی فرقتہ جو کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر ہے، یا اس کے بعد کسی اور نبی کی  
 نبوت کا مدعی ہے اس فرقتہ یا شخص بالکل کلمہ طور پر لجنہ کے اختلاف

کے گماڑے۔ اس کے گزنیوں سے نہ کرنے والا خود بھی سہلک اور خراج من  
اعلم الاستدبہ ہے۔

اسے لغوات کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلق، خواہ وہ سماجی بنیادوں پر  
بیریا کی اور بنیادوں قطعاً ممنوع اور حرام ہے۔ اسلام میں ایسے شخص  
کیا کہ تعلق کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

لہذا ایسے تمام فرق اور لغوات کا گھر سے باہر نکال دیا جائے ان سے کسی قسم  
کا تعلق نہیں، خوشی، لین، دین مکمل طور پر ختم کیا جائے۔

کیونکہ آغا علیہ السلام کی محبت جزو الایمان ہے۔ اور آغا کے دستوں سے لغوات بھی  
ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اور فریب عطا فرمائے اور آغا علیہ السلام کی نسبت  
لغیب فرمائے۔

میر میں اپنے غم سے بچنے کی فکر و ہی سے سو فیصد متفق ہوں  
انہوں نے جو لکھا ہے بالکل حق اور سچ اور صحیح لکھا ہے۔

اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے اور دشمنان اسلام اور

شکرین نبوت کو نصیب دنا بود فرمائے

آمین یا رب العالمین

کتبہ اوج العباد و افرحهم الی اللہ

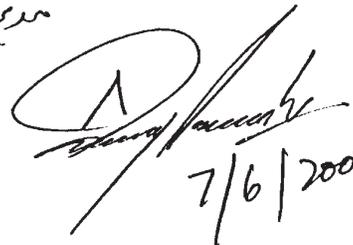
محمد رفیع الدار صحیح

مدیر التعلیم جامع تعلیم القرآن کوئٹہ آزاد کشمیر

پرنسپل

جامعہ تعلیم القرآن کوئٹہ آزاد کشمیر

ایل حدیث مسدک



7/6/2009

مفتی عبدالرحمن رحمانی رحمۃ اللہ علیہ

دارالقضاء والافتاء جامع مسجد القادسیہ چوہدری لاہور

عمر کے سوا چیمہ لاہور کی طرف سے فوجہ ورتہ قادیانوں کے ساتھ معاشرتی مقاطعہ یعنی  
سوشل مائیکٹا کے بارے میں اس قدری نقطہ نظر دریافت کیا گیا ہے جو انعام کے ساتھ  
حضور علماء کرام سے فقہاء کی بھی استفادہ نہیں قادیانوں کے سوشل مائیکٹا کو موجودہ  
حالات کے تقاضا میں گرا کر اور ادا کیا ہے۔

قادیانوں کے اسلام کے ثابت شدہ بنیادی عقائد ختم ہونے وغیرہ کے اظہار کیا ہے اور قرآنی آیات کی  
من مانی ما ویلات معاشرتی کسر لہذا مفیدہ دخل آیت ان لہ صاویقی آئی لہر قال اللہ تعالیٰ  
~~فقہاء کے تقاضا میں گرا کر اور ادا کیا ہے۔~~ وقد نزل علیکم فی اللیل ان اذا  
سحتم آیات اللہ یفر بها ویستغوا بها فلا تقعدوا معہم حتی یرد صوفی حریف غیروہ  
انکم اذا ضلکم (الافتاء، ۱۶۰) تو ظاہر ہے جب قرین اور مستحق نہیں کہانہ نشیت اور  
تکلف منہ لہا ہے تو اس میں برصہ ان میں جو معاشرتی روالط عمل جو کسے جانے  
تو کتا ہے بنا لہر اور اہم علماء اور اہم ضروریہ بالاقوالی کی مکمل تصدیق و تصویب  
تو ہے جس میں مسلمانوں کو قادیانوں کے معاشرتی روالط ختم کرنے کا حکم دیا ہے



مفتی عبدالرحمن رحمانی  
رئیس دارالقضاء والافتاء

مسجد القادسیہ چوہدری لاہور  
۱۹۹۹

## شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق صاحب حفظہ اللہ دار الحدیث محمدیہ ملتان

بہارِ دُورِ اہم

فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ بِالْبَيِّنَاتِ وَالذُّبُرِ ط (النحل ۴۳)

سوال میں مذکورہ عقائد کے حامل گروہ کے ساتھ مسلمانوں کو کل طور پر بائیکاٹ کرنا لازم ہے۔ ان کے ساتھ کسی بھی انداز میں کلامِ کفر کی تعلق اس بنا پر ممنوع نہیں کہ یہ کافر ہیں اور ملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔ کفار کے ساتھ بعض تعلقات قائم رکھنے کی ضرورتیں کتبِ سنت سے اخذ کی جا سکتی ہیں یہ جو فقہ اسلامی شعائر استعمال کرتے ہیں، قادیانی کی بیویوں کو ایہات المؤمنین، اس کے خاندان کو اہل بیت اور اس کے دور کے مرتدین کو مجالِ دعا و دعا و غیرہ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ بین الافواجی سطح پر یہ رعبہ اسلام اور ممالک اسلام کے ساتھ صلحت سائنسوں میں معروف ہے، ان کا شرعاً عام کفار سے بڑھ کر ہے۔ بنیامین میں ماہی راز بھی ہے کہ قادیانیوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کی جائے۔

اسلام دکن، فرد و جامعیت کے ساتھ برادرانہ تعلق، شادیں بیاہ و خوشی وغیرہ میں شرکت تجارت لین دین اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا، ختم نبوت، کائنات کے ماننے والوں پر لازم ہے، کہ ان کے ساتھ کسی بھی انداز کا تعاون اسلام، پاکت ن اور پوری ملت اسلامیہ کے لئے نقصان دہ ہے۔ دلائل کا استقصا و تدبیر عملاً کے نتائج میں واضح ہیں ان کی تائید کرتا ہوں۔

اللہ ان کے کسی فرد کو ان کے کفریہ عقائد سے سنبھالنے کے لئے اس سے کلام نہ کرے جس میں آئینے بیعتا شرعاً جانتے ہیں بلکہ فرود ہے۔ جو سکتا ہے اس کا اصلاح ہو جائے۔ ہذا واللہ اعلم بالصواب

محمد رفیق

۴/۴/۲۰۱۳ء  
 شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق صاحب  
 صدر لکھنؤ پورہ اللہ  
 ضلع ملتان

دار الحدیث محمدیہ  
 جلال پورہ پورہ، دلائیہ ملتان  
 061-4210363

## مولانا ابو عمر عبدالعزیز النورستانی صاحب حفظہ اللہ جامعہ الاثریہ پشاور

No: 10 ..... 218/2010 ..... الزمعة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Date: 29-03-2010 ..... التاريخ

المفتات 3 /

الحمد لله رب العالمين ولاعدوان الا على الظالمين والصلاة والسلام على من ختم به النبوة الى يوم الدين وعلى اله الذين اعتقدوا على ختم نبوة محمد ﷺ وعليه قاتلوا مسيلمة والأسود الكذابين الدجالين . وعلى من تبعهم بهذه العقيدة الى يوم الدين . (ما بعد)

واضح ہو کہ عام کفار کیساتھ تعلقات و معاملات میل جول بغیر محبت قلبی کے اگرچہ جائز ہے بشرطیکہ محارب نہ ہو لیکن قادیانیوں کا معاملہ بالکل اور کفار سے قطعاً جداگانہ ہے، کیوں کہ یہ مرتدین کے زمرے میں آتے ہیں اگرچہ کلمہ کا اقرار کر کے نماز بھی ادا کرتے ہیں مگر اسلام کے اہم عقیدہ سے جو ختم نبوت ہے منکر ہیں اور ہر وقت اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت میں رہتے ہیں، غیر مسلم قوموں اور سادہ لوح مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ حقیقی پکے اور سچے مسلمان تو ہم ہیں لہذا عام مسلمانوں کو انکے دجل اور فریب سے بچانے اور اسلامی غیرت و حمیت کو بروئے کار لانے اور رسول اللہ ﷺ سے حقیقی محبت کے اظہار کیلئے منکرین ختم نبوت سے ہر قسم تعلق لین دین غمی و خوشی میں شرکت تجارتی تعلقات اور انکے ہولوں، ہپتالوں میں ان سے تعامل کرنا اور انکے کارخانوں کی مصنوعات اور انکے افراد و جماعات سے مکمل مقاطعہ کرنا فرض ہے یہی اسلام اور حقیقی محبت رسول ﷺ کا تقاضا ہے۔

یہ کوئی جذباتی فیصلہ نہیں بلکہ اس پر قرآن و سنت سے بہت دلائل موجود ہیں جو کہ علماء کرام نے اپنے فتوؤں میں زیب قرطاس کئے ہیں، میں بھی قادیانیوں کے دشمنوں اور مجبان رسول ﷺ اور داعیان ختم نبوت کے سلک میں منسلک ہونے کی غرض سے چند دلائل درج کرتا ہوں۔

امام ابن قدامة فرماتے ہیں:

ومن ادعى النبوة ، او صدق من ادعاه ، فقد ارتد ، لأن مسيلمة لما ادعى النبوة و صدقه قومه صاروا بذلك مرتدين وكذلك طليحة الأسدی و مصدقوه ، وقال النبي ﷺ لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبا من

ثلاثين كلهم يزعم أنه رسول الله (رواه البخاری ۱/۵۰۹ و مسلم ۲/۳۹۷ المغنی لابن قدامة ۱۲/۲۹۸)

اور مرتدین کا حکم شرعاً قتل ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ومن یرتد منکم عن دینہ فیمت وهو کافر فأولئک

حبطت أعمالهم فی الدنيا والأخرة وأولئک هم فیها خالدون . سورة البقرة ۲۱۷ . اور رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا ہے،

من بدل دینہ فاقتلوه، رواہ ابو داؤد ۲/۲۵۰/۲ و صححہ الألبانی.

امام ابن قدامہ فرماتے ہیں:

وأجمع أهل العلم على وجوب قتل المرتدين۔ روى ذلك عن ابى بكر، وعلی، ومعاذ، وأبى موسى، وابن عباس،

وخالد، وغيرهم، رضى الله عنهم، المغنى لابن قدامة ۱۲/۲۶۴

اور مرتدین کیساتھ قتال حاکم وقت کا کام ہے جیسے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین سے قتال کیا۔

چونکہ قتال حاکم وقت کا فریضہ ہے لہذا مسلمانوں پر اُن سے مقاطعہ فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ولا تتركوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار. سورة هود ۱۱۳

يا ايها الذين آمنوا لاتتخذوا آباءكم و اخوانكم اولياء ان استحبوا الكفر على الايمان ومن يتولهم منكم

فاولئك هم الظالمون. التوبة ۲۳

لاتتجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا آباءهم او ابناءهم او

عشيرتهم . سورة المجادلة، ۲۲

يا ايها الذين آمنوا لاتتخذوا الكافرين اولياء من دون المؤمنين . سورة النساء ۱۳۴

يا ايها الذين آمنوا لاتتخذوا عدوى وعدوكم اولياء تلقون اليهم بالموودة وقد كفروا بما جاءكم من الحق

ينخرجون الرسول و اياكم ان تؤمنوا بالله ربكم ان كنتم خرجتم جهادا فى سبيلى وابتغاء مرضاتى تسرون

اليهم بالموودة وانا اعلم بما اخفيتم وما اعلنتم ومن يفعلهم منكم فقد ضل سواء السبيل. سورة الممتحنة ۱

فاما الذين فى قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تأويله . سورة آل عمران ، ۷

امام بخاری رحمہ اللہ نے اسکی تفسیر میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

اولئك الذين سّماهم الله فاحذرهم، رواه البخارى ۲/۲۵۲

لہذا ان حالات میں اہل اسلام پر واجب ہے کہ قادیانیوں سے ہر قسم تعلقات منقطع کریں اور ان سے نفرت اور کراہت

کا اظہار کریں کیونکہ یہی اسلامی فریضہ اور لازم ہے۔

هَذَا وَاللَّهِ اعْلَم۔ کتبہ ابو عمر عبدالعزیز النورستانی

مدير الجامعة الأثرية بيساور



## حافظ زبیر علی زنی صاحب حفظہ اللہ مدرسہ اہل الحدیث حضور، اٹک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الأمين: خاتم النبيين أي آخر النبيين ورضي أصحابه أجمعين و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، أما بعد:

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ آخر الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے لہذا آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی رسول پیدا ہوگا اور نہ کوئی نبی پیدا ہوگا۔

اس میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام تبعین: قادیانی، مرزائی اور لاہوری مرزائی سب کے سب کچھ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے یقیناً خارج ہیں، تفصیل کے لئے دیکھئے مولانا محدث ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی کتاب ”قادیانی کافر کیوں؟“ اور کتب متعلقہ۔ اس تمہید کے بعد آپ کے سوالات کا مختصر اور جامع جواب درج ذیل ہے:

سورۃ الممتحنہ (آیت: ۴) اور دیگر دلائل کی رو سے ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ قادیانیوں، مرزائیوں اور تمام کفار و مرتدین سے برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔ ان سے میل جول، نشست و برخاست اور شادی غمی میں شرکت نہ رکھے اور سلام و کلام منقطع کر دے۔

تنبیہ: اگر قادیانیوں، مرزائیوں اور کفار و مرتدین کو دعوت اسلام اور ان کے شبہات کا رد مقصود ہو تو اہل علم حضرات شرائط شرعیہ کے مطابق ان سے کلام کر سکتے ہیں۔

ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ ان کفار و مرتدین سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت نہ کرے، ان کے کارخانوں، فیکٹریوں، دکانوں اور بیکریوں کا مکمل بائیکاٹ کرے۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہسپتالوں، ریستورانوں اور ہسپتالوں میں ہرگز نہ جائے اور ان کے ڈاکٹروں سے علاج بالکل نہ کروائے۔

یہ لوگ یہود و نصاریٰ سے زیادہ خطرناک ہیں لہذا ان کے ساتھ کسی قسم کی رواداری نہ برتی جائے بلکہ اپنے تمام وسائل کے ساتھ ہر طریقے سے ان کفار و مرتدین کی پوری مخالفت کر کے ان کی دعوت کو ختم کرنے اور دین اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کی جائے۔



حافظ زبیر علی زنی صاحب  
مدرسہ اہل الحدیث حضور۔ ضلع اٹک، پاکستان

(۳۱/ مارچ ۲۰۱۰ء)

## مولانا عبدالستار حماد صاحب حفظہ اللہ مرکز الدراسات الاسلامیہ میاں چنوں

الجواب وهو المدون المصنف

دوسری نے حضرات ونبیاء علیہم السلام کا مسلہ خدمت آدم علیہم السلام سے شروع فرمایا اور آخر زمانہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر  
اس مسلہ کو ختم کر دیا۔ اب آپ کے ہم کو کسی بن نہیں آئے گا ورنہ ہی وہی کا مسلہ جاری رہتا چنانچہ ہم نے اس  
مدون میں اس حدیث سے ہم کو کسی بن نہیں آئے گا مسلہ آپ ایسا مسلہ ہے جس پر تمام امت کا اجماع  
سے دستاویز ہے

حدیث مدونہ علیہم السلام ہم سے کسی کے باب نہیں ہم وہ دوسری کے درال مدونہ  
النبین ہیں (الاجزاب : 40)

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلہ فتح نبوت بہترین میرا ہے میں بیان فرمایا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا وہ دیر ونبیوں کا سوال وہی ہے جسے تم نے ایسا عنوان لکھا اور اسے نہایت  
خوبصورت بنایا اور ایسا کونے میں ایسا انیسٹ لکھا۔ غرض کہ اسے چاروں طرف سے اس عبارت کو دیکھتے  
اور اسے لکھتے ہیں مگر ہم نے اسے ایسا انیسٹ لکھا اور اسے چاروں طرف سے اس عبارت کو دیکھتے  
وہی ہیں مدونہ خاتم النبیین ہوں (حجم شمارہ المناقب : 333)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
"بنا رسولی کی عبارت حضرات ونبیاء علیہم السلام کے ساتھ میں اسے جب لکھا گیا نبوت صریحاً تو  
اسے ہم دوسرا بنا دیا جاتا ہے جسے ہم کو کسی بن نہیں ہوتا البتہ کثرتِ خلفاء ہوں گے  
(حجم شمارہ احادیث الانبیاء : 343)

حدیث دجال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب خاتم النبیین ہوں۔ میرے ہم کو کسی بن نہیں ہوتا (مسند امام احمد ص 338، 37)

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علیؑ سے فرمایا:

”یَا عَلِيُّ اِنَّ بَابَ رِضَايَ نَبِيِّكَ كَمَا هُوَ بَابُ رِضَايَ نَبِيِّكَ وَرِضَايَ نَبِيِّكَ كَمَا هُوَ رِضَايَ نَبِيِّكَ“  
 یعنی: خداوند عالم کا تمہارے رسول کے لیے ہر مدعی کی ہمت کا فرار دین سے خارج ہے جیسا کہ تمہارے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ایک دفعہ میں مسویا ہوا تھا، میں نے خوب میں دیکھا کہ میرے خائف میں سونے کے دو کنگن ہیں  
 وہیں دیکھ کر میں بہت برکتنا ہو گیا، ”خوب ہی میں مجھے حکم دیا گیا کہ ان پر چھو کر  
 مارو، میں نے جب ان پر چھو کر مارا تو دونوں رفقو چیلر برکتے ہیں رسول خوب  
 کئی تجزیہ یہ کہ کہ میرے بعد دو چھوئے شخص پیغمبرؐ کا دعویٰ کریں گے ان میں  
 ایک اسود لسانی ہے اور دوسرا مسیح کذاب (صحیح بخاری، المغازی: 4379)

جیسا کہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ کو مبارک مسیح کذاب مدنیہ طیبہ (یا امد کہنے  
 تھا) اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد مجھے جانشین بنا دین تو وہ انی فرما کر فرار کرنے کو ہتیار ہوں، اور مسیح کذاب  
 ایسے ستارہ سے توڑیں گے اور اٹھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ہاں میں ہاں ملتا ہوں  
 اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک چھری تھی، آپ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا:

”وَأَرْسَلْتُ يَدِي فِي رِجْلِكَ فَجَاءَتْ بِهَا رِجْلُكَ فَجَاءَتْ بِهَا رِجْلُكَ فَجَاءَتْ بِهَا رِجْلُكَ“  
 جانشین تو دور کی بات ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
 جو کلمہ دیا ہے تو اس سے نہیں بچ سکتے گا اور جو دور فرمایا ہے  
 ”مَنْ تَوَلَّى رِجْلِي بَعْدِي فَأُولَئِكَ مِنْ شَرِّ الْبَشَرِ“  
 جو وہی دشمن ہے جیسا حال مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 ہے ” (صحیح بخاری، المغازی: 3620)

پھر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچنے والی حد تک حضرت عائشہؓ کے ہاتھوں جہنم داخل ہوا، ایک دور کے تمام  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مقتدیہ ہرے بعد میں کذاب پیدا ہوں گے، سب کے سب اپنے نبی ہونے کا  
 دعویٰ کریں گے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور ہرے بعد کوئی نبی نہیں  
 ہے ” (ابوداؤد، الفتن: 4252)

ہاں نے نزدیک مرزا غلام احمد خادیاں ایک جھوٹا مدعی نبوت سے اور نہی عادیب نے اپنی نظر  
 و سر میں صفحہ دہم کے ہم جو میں نبوت کا دعویٰ کرے یا کسی مدعی نبوت کی لفظی آواز وہ کافر اور دین  
 اسلام سے خارج ہے کیونکہ اس نے وعدہ کیا اور اس کے رکن اور اجزاء اس کی تکذیب کی ہے  
 اور ہم نے کہ مرزا غلام احمد خادیاں مدعی نبوت کے لیے ختم نبوت کا کامل تھا اور نبوت کا دعویٰ کرنے والے  
 کو کافر سمجھا تھا جیسا کہ اس نے کہا ہے

مجدد بخاریم میں مدعی علم کے ہم ہی آئے تو کسے آئے جبہ آپ کی ذات کے ہم  
 وح نہ ہو سکتی ہے اور رسول خدایہ کے ہم نہ ہو سکتے ہیں

کو ختم کر دیا ہے (حجۃ البیروت ص ۷۰)

کیا دوسرے مقام پر لکھا ہے۔

جبے یہ بات فرمایا نہیں کہ میں نبوت کا دعویٰ کرے و اسلام سے خارج ہو جاؤں  
 اور کافروں کے چامچوں (حجۃ البیروت ص ۶۹)

مرزا خادیاں کی معنوی نبوت کے کئی پہلو مراحل ہیں، سب سے پہلے اس نے مجھوٹے ما دعوں کہا، اس کے  
 مشن میں مسیح پر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا، جبہ بذمہ کشف دلہا اس نے کئی کئی دفعہ مسیح  
 کی تکرار کیا نہ ہی بنا کر دیا، اس کے ہم کھل کر میں نبوت کا دعویٰ کیا اور باوجود کہ وہ مجھ پر دہی آتی  
 ہے اور (نہی ڈبا بد) میں رسول خدایہ سے کچھ قدام کرتا ہوں، جب اس پر ملا وقت نے گزرتی گئی تو کہنے لگا  
 میں کوئی مشن نہیں بنا ہوا جب سرکعت رکن نہیں ہے، رکن اللہ میں وہم کی اطلاع کی وجہ سے بنا ہوا ہوں  
 اور آپ ہی کا نقل اور بروز ہوں میں میں نقلی اور بروزی بنی ہوں، اس کا مطلب ہے کہ مرزا  
 خادیاں نے تہذیب و نبوت کے مراحل طے کئے ہیں پہلے مجھوٹے مشن مسیح اور مسیح موعود، جب تمام  
 حقا دیکھا تو نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اور خود کہا جائے تو اسکی تدریجی نبوت ہی اسکی اہل دعویٰ  
 نبوت کیلئے کافی ہے کیونکہ سابقہ دنیا و مدیم میں سے کوئی بنا نہیں بنا ہوا

اس دعویٰ نبوت کی تردید کیلئے درج ذیل باتوں قابل غور ہیں

۱۔ اس نے دعویٰ کیا کہ رکن اللہ میں وہم کی اطلاع کر کے برائے وہی ظلی نبوت کا درجہ حاصل ہوا ہے  
 جیسا کہ نبوت کے نزدیک نبوت وہی نہیں ہے کہ جس سے جیسا کہ قرآن کریم نے اس نظر سے کہی ہے جو پروردگار  
 ہے مدت و بادشاہی ہے

اور یہ خوب جانتا ہے کہ نبی رسالت کا ماہر کس سے ہے (الانعام: ۱۲۴)

محمد علی جناح اور بلوٹ گیس چیز ہو گی تو اس کے سب سے زیادہ دھڑا دھڑا کر رہے تھے جبکہ سرحد صوبہ کی حالت  
وہیام سے مستحباب برکت تھے۔

پارہ مولیٰ دہ صوبہ مسلم شاعر نہ تھے وہ نہ ہی شاعری تو آپ کے شاہانہ شان میں کئی کئی مرزا قادیانی شاعر تھے اس کے  
دور میں وہ مدارس میں ہیٹ سے اشعار اور قصیدے لکھتے، اور مرزا قادیانی، مولیٰ دہ صوبہ کا نقلیہ اور بدوز ہے  
تو تو یہ تو کمال ہے کہ یہ محکم میں شاعر اور شاعر سے آگے، اس کا مطلب ہے مرزا قادیانی مولیٰ دہ صوبہ  
دہم کا محکم شاعر نہیں ہے۔

ج۔ مولیٰ دہ صوبہ کے متعلق وہاں تک میں کہ آپ محکم کو مولیٰ دہ زبان نہیں تھے جبکہ مرزا قادیانی انہما کی  
بد زبان اور محکم کو مولیٰ دہ زبان کو مولیٰ دہ زبان کہتے تھے، مولیٰ دہ صوبہ کے آئینہ کمال ہے لہذا  
وہ جن لوگوں کے ہر سلف نہیں کی وہ سب بھائیوں کی اولاد ہیں۔

مولیٰ دہ صوبہ کے دینے والے محکم میں مولیٰ دہ زبان و مسائل نہیں کی ہے، اس بنا پر مرزا قادیانی قلعہ طور  
پر مولیٰ دہ صوبہ کا محکم نہیں ہے۔

د۔ مولیٰ دہ صوبہ کے دینے والے میں جہاد کیا اور سزا فزوات میں خود شریک رہے اور وہی زبان کو  
جہاد نہایت تک جا رہے، گا کہ کئی مرزا قادیانی جہاد کی مخالفت کا فتویٰ جاری کیا، کیا اور کئی  
مولیٰ دہ صوبہ کا محکم مولیٰ دہ صوبہ، کہہ دیا معلوم کرتا ہے کہ اس کے مولیٰ دہ صوبہ کی تعلیمات  
کو مٹانے کے ذرائع اپنا کیا، ہمارے نزدیک مرزا قادیانی انڈینز کا خود کا شتم بودا تھا، جس نے مولیٰ دہ  
میں چھوٹ کر ای اور جہاد کو حرام قرار دیا، کہہ اس نے ڈیڑھ ماہ میں مولیٰ دہ کو کافر قرار دیا، لہذا ہمیں یہ  
بائی یا کھانا محمد علی جناح جب فوت برائے تو مسخورد قادیانی ظفر اللہ خان نے ان کے جنازہ میں شرکت نہ کی  
خود گئے جہاد برائے تھے درج ذیل ذرا حقائق قابل غور ہیں۔

۱۔ مرزا قادیانی نے دین زندقہ میں پہنچنے والی تھی کہ اس کا نفاذ محمدی بیہم سے کرنا کہ کئی مولیٰ دہ صوبہ  
کے صدر است جو مرزا قادیانی کی ہڈوں سے تھے۔ مولیٰ دہ صوبہ کے صحافتی اداروں نے مولیٰ دہ صوبہ کو نفاذ  
کے دین زندقہ اور مرزا قادیانی اس کے نفاذ کی حسرت دل میں لکھے ہوئے آگے چلا کر روانہ ہوا  
پارہ مرزا قادیانی نے مولیٰ دہ صوبہ اور مشرقی صوبہ سے جہاد کیا کہ اگر میں جہاد اور مغربی ہوں تو میں  
مناہ دہ کی زندگی میں جہاد پر جاؤں، چنانچہ وہ اس بنا پر کہ مولیٰ دہ صوبہ کی جہاد سے مولیٰ دہ  
میں مرا جیکہ مولیٰ دہ صوبہ اور مشرقی صوبہ کے فضل دہم سے مارچ ۱۹۴۸ تک ہی مرزا قادیانی کی وفات سے  
چالیس سال بعد تک زندہ رہے، ہیں وہ تنازع تھے جنہیں بنا پر مولیٰ دہ صوبہ نے ۱۹۷۶ میں قادیانیوں  
کو قتل کر دیا، اور مولیٰ دہ صوبہ لکھنؤ

پھر حال عقیدہ فخر نبوت بٹوارا عقائد میں سے ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق اس کا مندر مرتد اور واجب القتل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جن لوگوں نے بس دعویٰ نبوت کیا، صحابہ کرام نے ان سے عقیقہ کی کہیں اس عقیدہ فخر نبوت پر انہی نے ان کے درمیانی میرا کہ نہیں حضرت امیر کبریٰ حضرت علیؑ نے سلیحہ کذب دوسود عینیں جیسے مدعیان نبوت کو قتل کروایا اور ان کے قاتلے کہتے باقاعدہ شکر کس کی گئی، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قادیانی، اسلام صاحب اسلام اور اہل اسلام کے ہر اعتبار سے دشمن ہیں اور دشمنی کا کوئی موقع یا موقع نہیں جانے دیتے اس لئے ضروری ہے کہ ان سے معاشرتی اور تجارتی تعلقات کے شقیں صفات کر دی جائے جیسا کہ سرائے کے دوسرے حصے ایسے شقیں استفسار کیا گیا ہے۔

داعیہ ہے کہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے کے لئے مسلم توحید باری تعالیٰ کے ساتھ اس امر کا افراد کرنا ہیں و تشائی خود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفریں بنی ہیں اور آپ پر مسلم نبوت فخر پر جیسا ہے نیز آپ کے بعد کسی قسم کا شریعتیں، نیز شریعتیں، ظلی یا برزخی کوئی بنی نہیں آسکتا۔ اس کے علاوہ عقیدہ فخر نبوت ایمان کا ایک جزو ہے جسے انکار سے ایمان ہی قائم نہیں رہتا۔ سرزا عقلم احمد قادیانی، جس نے قرآن و حدیث کی طریقہ اور واقعہ لغویوں کے خلاف دعویٰ نبوت کیا، اس بناء پر مرزا قادیانی اور اس کے تمام ذریت دائرہ اسلام سے خارج ہے چونکہ یہ گور قطعی لغویوں کی مخالفت کرتے ہیں لہذا یہ کافر ہیں نہیں مگر مرتد اور واجب القتل ہیں۔ یہ ایسے مارا استہین ہیں جو مکہ کی آڑ میں لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ان کی حمایت کرنا بیٹ بڑا جرم ہے، ایسے لوگوں کے ساتھ اٹھنے بہنے کے شقیں اور دشمنی نے سنت و عید سنا کی ہے اور شاہ بارہ سال ہے

اور یقیناً اور دشمنی نے کتاب میں تم میری حکم نازل کیا ہے کہ جب تمہارے سامنے  
 اور کی آیات کے ساتھ مٹھائی کفر کیا جارے ہو اور انہیں قطعاً کا نشانہ بنایا  
 جارے ہو تو ایسے لوگوں کے ساتھ مت بٹھو تا آنکہ وہ کسی دوسری بات میں طرف  
 ہر جائیں، یہ خدمت میں دنت دن جیسے برے (النساء: ۱۵۰)

ایک دوسرے نکاح میرا کیا کہ یاد آئے یہ آپ حکم میں لوگوں کے پاس مت بٹھو (الانعام: 68)  
 اس بناء پر مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار جو آیات قرآن کے ساتھ استفسار و مذاق کرتے ہیں  
 ان کے ساتھ اٹھنا بٹھنا، کھانا پہنا اور ان سے تعلقات استوار کرنا حرام ہے، اور دشمنی نے اس کو مخالفت  
 کر دی ہے ان سے کسی قسم کا معاشرتی یا تجارتی تعلقی رکھنا اور اسلام بیزاری کے خلاف ہے ایک مسلمان  
 کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے،

ان مرتدین کے ساتھ آرزوی جہاد و نادانی کی وجہ سے تعلقات رکھنا ہے، اگرچہ اس قسم کا فہم تو کسے کفر نہیں تاہم خطرہ ہے کہ ان کے تعلقات استوار کرتے کرتے ان کے ساتھ مسائل نہ برجائے لہذا ایسے آدمی کو بس اپنے شوق نغمہ مانی کرنا چاہئے۔ نیز یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ کفار کے ساتھ تعلقات کی تسنن و تمام ہیں جنکی دہمات حسب ذیل ہے

مردات: یعنی ان سے دوسری مذہب کی تعلقات رکھنا، یہ تو کس حالت میں درست نہیں ہے قرآن کریم نے دوسرا قسم کے تعلقات رکھنے سے صحت کے ساتھ منع کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

مؤمنو! کسی غیر کو اپنا راز دان نہ بناؤ (آل عمران: ۱۱۸)

ولا و اور بڑا، ایک اسلامی عقیدہ ہے جسکی بنیاد پر ایک مسلمان کا دلی تعلق ایک مسلمان سے ہی ہونا چاہیے مردات؛ ظاہر میں ظہور خندہ پیشانی اور فرسوں اخلاقی سے پرہیز آنا، دفع ضرر اور مصلحت دین کے بہتر فکر و سیر کرنا جائز ہے، ذاتی فساد اور دنیوی منفعت کیلئے مرزائیوں کے ساتھ مردات جائز نہیں ہے مواہبات: ضرورت مند پر احسان و دفع رسانی کا اہتمام، یہ عرف ایسے کفار کے ساتھ کیا جاسکتا ہے جو ہر حربہ پر مبین و مسلم مدد دہو اسلام کو نبھا دکانے میں معروف نہ ہوں، اگر مخالفت کرتے ہوئے یہ ان میں اثر آئیگی مدد دہو اسلام کو تکلیف دینے کیلئے مضمون سازوں میں سرگرم عمل ہوں تو ایسے کفار کے ساتھ مواہبات بھی جائز نہیں ہے، سورۃ صفحہ کے ملاحظہ سے پتہ چلتا ہے کہ کافر دشمن مدد کا فرزند نہیں ہو کر دیک ہی وجہ میں رکھنا درست نہیں ہے تبہ دن میں فرق رکھنا چاہئے، قادیانی گروہ، ہندو اسلام کا چہرہ دشمن رہا ہے لہذا ان کے ساتھ کس قسم کی مواہبات جائز نہیں ہے

مرزا قادیانی نے اپنی خود ساختہ نبوت کو سہارا دینے کیلئے قرآن و حدیث میں تحریف کی ہے اور بے سرو پا قادیلات کا دروازہ کھولا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گواہ ہے کہ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو شکمیاہات کے پیچھے گئے رہتے ہیں تو ان میں گورہیں جن سے اللہ نے اجتناب کرنے کی تلقین فرمائی ہے (صحیح بخاری، التفسیر: ۱۶۵۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ سے مستحق کی جگہ بنا کر پیر ہی سے رہ جانے والوں کا باشندگاہ بنا کر قرآن مجید میں حدیث کعب بن ماکہ مدنی کے ساتھ قبول ما واقعہ بنا کر لیا ہے، جو بدعت و کفر کی حمایت میں ترک جہاد کا فتویٰ ہے تو ایسے جگہ سے مستحق کے ساتھ باشندگاہ انتہائی گھروں سے اور اسکی حمایت کرنے والوں سے ترک مردات کرنا جزو ایمان ہے۔ خدا کا بندوں کو اللہ کے رسول کے ساتھ

ابو محمد ہادی علیہ السلام

مدیر مرکز الدراسات اسلامیہ  
نواب کالونی، میان، جنوں، خانیوال، پاکستان  
شعبہ: الجامعة الاسلامیة بالمدينة المنورة  
محکم دلائل وقرائن واثبات الاسلامیة والدعوة والاخوان  
المسلکة العربیة السعودیة

## ابن ادریس محمد نعمان فاروقی صاحب حفظہ اللہ مدیر ماہنامہ ضیاء حدیث

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الوهاب :

مرزاؤں کے ارتداد میں ذرہ بھر میں شک نہیں اور ایسے مرتد کی سزا قتل ہے۔ ان دو باتوں کی دلیل عہد نبوی کا یہ واقعہ ہے۔

مسئلہ کذاب نے اپنے دو واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمت میں بھیجے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تم مسلمانوں کے بارے میں کہہ کیسے ہو؟ وہ بولے: ہم وہی کہتے ہیں جو وہ کہتا ہے۔ فرمایا: «أَمَا وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا أَنْتَ الرَّسُولَ لَا نَقْتُلُ لَضْرِبَتْ أَعْنَاقَنَا كُلًّا» اگر یہ دستور نہ ہوتا کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔ (سنن ابی داؤد: 2761)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اپنے مبارک ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنے دیکھے تو ناگواری محسوس کی کہونکہ اس کی تعبیر دو جھوٹے مدعیان نبوت مسئلہ کذاب اور اسود غلسی تھے۔ (صحیح بخاری: 3621) یہی وجہ ہے کہ مدعیان نبوت اور ان کے پیروں کا مشابہہ مجلس شوریٰ ہی میں نہیں بلکہ جہاد کے محاذوں پر ہوا۔ مگر مرزاؤں کے حوالے سے بروقت صحیح فیصلہ نہ ہو سکا اور مرزائی مسلمانوں کے ساتھ قتل مل کر رہے لگے اور مسلمانوں نے اسے رواداری اختیار کیا اور نبوت بیان تک پہنچی ہے کہ مسلم خواتین مرزائی بچوں کو جنم دے رہی ہیں۔ اور ان سے تعلقات کے باعث بہت سے مسلمان ارتداد کا شکار ہو چکے ہیں۔ حالانکہ شریعت اسلام میں کافر کے برعکس مرتد کی سزا قتل اسی ہے جو بچہ کی گھنٹی ہے کہ اگر ایک مرتد شخص مسلم معاشرے کا حصہ بنا رہے گا تو وہ دوسرے مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کا باعث بنے گا کیونکہ ہر ایک کا ایمان مستحکم نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزائی امت مسلمہ میں نقب لگائے بیٹھے ہیں۔

ایک فقہی قاعدہ ہے کہ حرام تک لے جانے کا ذریعہ بھی حرام ہوتا ہے۔ اس اصول کے تحت اگر لوگ حرام کہا بلکہ مرزائی نبوت سے میل جول کے باعث ارتداد کا شکار ہو رہے ہیں تو ان سے تعلقات بالاولیٰ حرام سمجھے۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: «إِنَّ بَيْنَ بَيْتِي السَّاعَةِ كَذَا بَيْنَ نَاحِدٍ وَهُمْ» یعنی مناسبت سے پہلے جوئے ترین لوگوں کا ظہور ہوگا، جتنا بچہ تم ان سے بچ کر رہنا۔ (السلطة العمومية: 252/4) اس حدیث مبارکہ پر عمل کی صورت اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایسے جوئے ترین لوگ اور ان کے چیلے معاشرے میں شنگے ہوں اور تمام مسلمان ان سے بچ کر رہیں اور ہر اس وقت ممکن نہیں جب تک مرزائیوں سے سوشل بائیکاٹ نہیں لگ جاتا۔ ایک اور حدیث ہے: «لَا يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَخَالُونَ كَذَّابُونَ بِأَنَّهُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنَّهُمْ وَلَا آبَاءُكُمْ فَيَأْتِيَهُمْ كَلَامٌ يَبْضُلُونَ نَفْسَهُمْ وَلَا يَفْقَهُونَ كَلِمَةً» آخری زمانے میں جوئے ترین دجل و فریب کرنے والے لوگ ہوں گے وہ تمہارے پاس ایسی نئی نئی باتیں لائیں گے کہ انہیں نہ تم نے نہ تمہارے آباء و اجداد نے سنا ہوگا، لہذا تم ان سے دور رہنا اور انہیں اپنے آپ سے دور رکھنا۔ وہ تمہیں گمراہ نہ کر پائیں اور نہ کسی نقصان پہنچائیں۔ (صحیح مسلم، حدیث: 7) گو باکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے کہ مرزائیوں سے دور رہا جائے اور انہیں کبھی اپنے آپ سے دور رکھا جائے۔ سابقہ حدیث میں "خذر" اور اس حدیث میں "آبائکم" کے الفاظ سے زیادہ بلیغ الفاظ کسی خطبے سے کہنے کے لیے نہیں ہیں حتیٰ کہ شہر سے تحفظ کے لیے "آبَائِكُمْ وَالْأَسَدُ" بولا جاتا ہے۔ دراصل ایسے لوگ ہماری شیعہ ایمان کے انتہائی خطرناک دشمن ہیں۔



## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله والصلوة والسلام على خاتم الانبياء و آله فاجبه دابا عه الى يوم الدين  
 اما بعد : مسئله ختم نبوت ههرا اسلام و مسيحا و افخ مسله هه  
 جيسا اوز روشن ، ادر به سنله اختلافى نهى بلكه به بهيات ادر ضروريات مي  
 سه بهى اسله به گمان نكرنا كه شا به اس مي اختلاف كه كهى گنجا شه به  
 محمد الرسول صلى الله عليه وسلم پر ايمان لانے كى كى پهلو به  
 ۱- آپ صلي الله عليه وسلم كو رسول الله ماننا رآى آپ صلي الله عليه وسلم كو بشر ماننا (۳)  
 عربى هاشمى ماننا رآى ادر معوث الى الاثنى والجن - الى الا سود والاحمر ماننا  
 يعنى عالمى رسول قيات تلكه انسانيت ليلد رسول ماننا جيسا قرآن مي به  
 قل يا بها الناس انى سون الله اليكم جميعا وفى الهدى و بسنت الى الناس كافة  
 دره البخارى و غيره .

۲- ادر آپ صلي الله عليه وسلم كو اخرى رسول اور نبى ماننا خاتم النبى ماننا .  
 آن سه بعد كوئى نبى نهى صرف مسى عليه السلام كى نزول سه به ختم نبوت  
 كى منانى نهى جيسا ههرا شيخ عليه السلام كى نه اپنى كتاب فخره ادر حديث  
 سه لكر زكار قرآن تلكه ، كتاب مي داخل لكها به .

ختم نبوت پر ههرا اهل حديث علماء نه كتابي لكها به  
 ههرا حد كور شيخ كى كتاب ختم نبوت كى نام سه شور به  
 اسه مي دليل ذكر كيا گيا به اهر ههرا مختصر فتوى لكها مسعود به  
 ادره قاديانيون كى معاملات سه برس مي به

كناز ادر قسم برس به (اصلى) ان كى حكم به به كه دل مي بنفص ركنا ادر لكها  
 معاملات مي ان كى سانه شريك هونا عمل متصل و شرط .

۳- دوسرا قسم برس به ان كى حكم و صب التعل به جيسا صحه حديث صالح  
 من يدك دينه فاقطوع درله البخارى مي ربه فباك اضره غنه .  
 لكن قتل كرنا به اهل اقدار كى كام به ادر به مشروط بالذمة به هم عوام كوكون  
 برس ان مرتبين سه هر قسم اجتناب لازم به  
 قرآن سوره صمتح (۴) مي جار فرانس (الله تهن نه هم كوكون برعانه لكيا به  
 ۱- به ايت كرنا (۲) ان كوكون برس به - سه اكلار كرنا سكرنا بكم (۳) عهده ادر وسى

ظاہرنا رجم اور دل میں بغض رکھنا ۔۔۔ قیادیانوں کے فساد کو یہی شک نہیں اور یہ لوگ بھور اور نہاری کی آلہ کار ہے یورپی ممالک میں ان کی دعوت شہزی سے چلتے ہیں ۱۰ ان کی ٹی وی - کی چینل ہیں ہے - (سادہ لوگوں - ارٹھی سلمانوں - لیلہ بہت بڑا درجائی فتنہ ہے

اس فتنہ کے ختم کرنے کے لیے یہ حکام اور علماء اور اہم بھاد سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کی متاثرہ کہیں جائی اور صفحہ ہستی سے صفحہ نیستی پر تبدیل کرنا ضروری ہے اور بیکل ممکن ان کی معاہدہ کرنا ضروری ہے اور عوام ان کے سے درخواست اور یہ بات شرعاً ان پر لازم ہے کہ قادیانیوں کے ساتھ کوئی معاہدہ نہ کرنا ۔ ان سے مکمل بائیکاٹ لازم ہے اگر کسی شخص میں ایمان باللہ <sup>کلمہ</sup> و بار رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو اپنی ایمان کے تقاضا کو پوری کریں ۔

قادیانیوں سے قطع تعلق - اور ان کے ارتداد اذکار - اور جوہر قتل کے بار میں علماء نے دلائل الحکمہ اللہ اعلم سے اس پر اتنا کرتا ہوں

اللہ تعالیٰ ان علماء کرام کو جزا فرمادے کہ انہوں نے غیرت ایمانی ظاہر کیا اور مرکز سراجیہ کے ہیں شکر کرتا ہوں اس جوہر محدود پر فخر ہم اللہ فرما

آخر یہ دعا کرتا ہوں کہ قادیانیوں کے فتنہ اللہ ختم کریں اور حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنت اور شریعت کے جھنڈا بلند کریں ، مسلمان اس پر اٹھیں کریں و ماخذت علیہ السلام بجز و صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و الرسل ، و علیہ الصلوٰۃ و السلام

دکترہ ابو محمد امین اللہ ابی درسی



جماعتِ اسلامی کا مُتفقہ فیصلہ

شیخ الحدیث والقرآن حضرت مولانا عبدالملک صاحب  
جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - قاریوں کا سوشل بائبلات استسما کا متفق علیہ مسئلہ ہے  
میں اس فتنہ کی ہر طرح لہریں و تائیدیں اور ایسے ہی ہونے کی وجہ سے وہ فتنہ کی  
مکمل دنیا کی قوم تیار نہیں ہو سکتی۔ لیکن اسے ذریعہ سے حل ہے۔ اور اللہ

عناصرت  
مہینان العظم ۱۴۲۹ھ  
۷ آگست ۲۰۰۸ء

مذہب رشیدیہ استفسارات  
جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ لاہور

مولانا عبدالملک شیخ الحدیث والقرآن و صدر اتحاد العلماء پاکستان  
جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ۔ ملتان روڈ لاہور  
مدیر شعبہ استفسارات

حافظ محمد ادریس صاحب (امیر جماعت اسلامی پنجاب)

عناحق کے اس متفقہ فتوے سے ہر صاحب ایمان  
کا مکمل اتفاق ہے۔ میں خالصتاً سید سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
فداہ نفسی و اہل و عیال کے ساتھ اسے گمراہی، خوں، خیم نبوت  
پر حملہ اور منکرین صحیح نبوت اور آیت کی لائی ہوئی  
شریعتِ طہرہ سے منحرف ہونے والوں کے گمراہی  
تعلقِ حجت و روابطِ مولدات، ایمان کے منافق سمجھنا  
نہا قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی القرآن المجید (سورہ المجادلہ  
آیت ۲۲) لا تجد قوماً یؤمنون باللہ - الخ -  
ہذا ما عنہم و العلم عند اللہ۔

فطوح ادریس  
Secretary/Director  
DARA MAARAF-E-ISLAMI  
MANSOORAH LAHORE.  
۱۴۲۹ھ



## قاضی حسین احمد صاحب سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَحْمِداً وَتَقْوٰی وَتَسْتَعِیْنَةً وَتَسْتَعِیْزَةً وَتَسْتَعِیْذَةً وَتَسْتَعِیْذَةً وَتَسْتَعِیْذَةً وَتَسْتَعِیْذَةً  
 انا بید - کوڑھیا شخفوں یا گروہ جو رسد مکی آؤ ہیں کفر پیدائش اصطلاح میں زندگی  
 اور ماکہ کھینچ لے۔ قادیانی دائرہ رسد سے خارج ہیں لیکن وہ رسد کا ببادہ  
 دوڑ کو مسلمانوں کو کافر بنانے، مسلمانوں کے خلاف گفتار کی سزائوں کو عملی جامہ پہنانا کا کوشش  
 کرتے اور جاسوسی کرتے ہیں۔ دنیا بھر کے نظاموں اور انسانوں کا سلسلہ ضابطہ ہے کہ تخریب کاوشیں  
 خوفناک کیے تو گے اپنا مقصد اور منہ سب انتظام کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اسی ضابطہ کے تحت  
 فقہانے قرآن و سنت کی روشنی میں مختلف قسم کے مکہ میں کے بائیکاٹ کا فتویٰ دیا ہے۔ تاکہ  
 دست سہ نہ انکی تخریب کاروں اور دستبرد سے بچا یا جاسکے۔ قادیانی جو مرزوفیہ احمد قادیانی  
 کہ بنیا اور مذہبی پیشوا مانتے ہیں دست سہ کیے انکی حیثیت تخریب کار اور دھتکتار  
 کا ہے۔ انکے شر سے بچنے کیلئے مومنون فرسین خلیفہ ہیں اور انہیں مسلمانوں کے شہروں، ممالک اور  
 آبادیوں سے دور رکھا جائے، انہیں تسمیہ کی طرف ایک ٹھکانہ اور پوزیشن پر لاکر  
 کوزہ کر دیا جائے کہ وہ خود پکارا مقیم کریم دائرہ رسد میں صدقہ دل سے داپسی  
 آتے ہیں، صدقہ پاداشی تو بہ قبول کر کے مسلمانوں میں داپسی کار راستہ جمال کیا جائے  
 اور قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ہوتے اسکا نتیجہ انکی بددیت کی شکل میں ظاہر ہوگا اور  
 اسکی نتیجہ میں دونوں فائدے۔ (انکے شر سے بچنے اور انکی بددیت کا راستہ پورا کرنے کے فائدے)  
 بدرجہ اتم حاصل ہوں گے۔ مبنی ولی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ ناطعہ یا بائیکاٹ  
 ظلم نہیں بلکہ رسد کی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ  
 مسلمانوں کو انکی عاریت اور ایذا و سبائی سے محفوظ کیا جائے اور انکی اچھا عیشت  
 کو دستبرد و نفاقی کی دستبرد سے بچا یا جائے۔ اسکی سبب سے مسلمانوں کو انکی عاریت  
 کے بھی رسد میں چکے مضمون ہے کہ وہ اس سزا یا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح  
 پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر رسد قبول کریں۔ رسد طرح آخرت کے عذاب  
 اور ابدی جہنم سے انکو نجات مل جائے۔ عذر نہ اگر مسلمانوں کی حیثیت اچھا عیبت  
 انکے خلاف کوئی مادہ نہیں اقدام نہ کرے قزوہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھکر  
 اس پر مصر رہیں گے اور رسد طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

اس نے بائیکاٹ کی مہم جبراً پہانے پر شروع کرنا مناسب ہے تاکہ قادیانی تائب ہونے یا  
 مسلمانوں سے نکل جانے پر مجبور ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان بولے مسلمانوں کو تمام تائب ہونے  
 کیلئے اور تمام مذہبی، سماجی اور سیاسی تفریقوں کو مٹو دے تاکہ اس مہم کو کامیاب دور یا تکمیل  
 تک پہنچانا جاوے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قاضی حسین احمد امیر  
 پاکستان  
 لاہور

Qazi Hussain Ahmed  
 Amir Jamaat-e-Islami  
 Pakistan

## سید منور حسن صاحب سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان

حوالہ نمبر: 3331  
تاریخ: ۱۰-۵-۹۰



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### جماعت اسلامی پاکستان

مرزا غلام احمد قادیانی دعوائے نبوت میں جھوٹا ہے۔ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے پیروکار بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو نبی اور اپنے پیروکاروں کو مسلمان قرار دیتا ہے اور مسلمانوں کو کافر کہتا ہے اور اپنے ایک گروہ گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت کے لئے لکھڑا کیا ہے۔ وہ خود بھی اپنے گروہ کو مسلمانوں سے الگ قرار دیتا ہے اور مسلمان بھی اسے الگ سمجھتے ہیں۔ اس کے وجود پر ایک صدی گزر چکی ہے۔ پاکستان نے حکومتی اور عوامی سطح پر قادیانیوں کے تمام گروہوں کو ملت اسلامیہ سے خارج اور کافر قرار دیا ہے۔ ان کے لئے اسلامی اصطلاحات اور شعائر اسلامی کے استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اس کے لئے امتناع قادیانیت کا قانون نافذ العمل ہے۔ لیکن یہ ایلیسی گروہ تبلیغ سے کام لیتا ہے۔ آئین پاکستان اور امتناع قادیانیت قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کا لہادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے اندر اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ کرتا ہے، طاغوتی طاقتوں کے لئے جاسوسی کرتا ہے، مغربی استعمار کے خلاف اسلام منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خفیہ طور پر سرگرم عمل رہتا ہے۔ اس وقت مسلمان مختلف ممالک میں جس بدامنی اور مصیبت کا شکار ہیں۔

اس میں اس قادیانی گروہ کا بڑا حصہ ہے۔ ایسے گروہ کے لئے شریعت کا پہلا حکم یہ ہے کہ اسے کافر اور زندیق سمجھا جائے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ اسے اپنی صفوں سے عملاً نکال باہر کیا جائے۔ اس کا سوشل، معاشرتی، معاشی اور سیاسی بائیکاٹ کیا جائے۔ ان کے ساتھ کوئی بھی معاملہ نہ کیا جائے تاکہ یہ مسلمانوں کی آبادیوں، شہروں اور دیہات اور بازاروں میں رہائش نہ رکھ سکے آمد و رفت اور خرید و فروخت نہ کر سکے۔ قرآن پاک اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں واضح اور صریح ہیں۔ امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کا منفقہ فتویٰ ہے کہ اس شیطانی گروہ کا کھلم بائیکاٹ کیا جائے۔ میں مفتی ولی حسن اور اس کی تائید میں جاری کردہ فتاویٰ کی تائید کرتا ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا خود کاشٹہ پودا ہے۔ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو نکالنے کے لیے اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ پھر اس کی سرپرستی کی۔ اس کی یہ سرپرستی پہلے دن سے لے کر آج تک قائم ہے بلکہ اب تمام طاغوتی قوتیں اس کی پشت پر ہیں اور اپنے اسلام اور مسلم دشمن منصوبوں کو اس کے ذریعہ عملی جامہ پہناتی ہیں۔ الحمد للہ علمائے امت نے ایک صدی پر محیط تحریک کے ذریعہ اس شیطانی گروہ کو پارلیمنٹ سے غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں کامیابی حاصل کر لی۔ اب آئین پاکستان کی رو سے قادیانی غیر مسلم ہیں اور ان کے لئے اسلامی شعائر کا استعمال ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ اس فیصلہ سے اس گروہ اور اس کی سرپرست طاقتوں کو بڑا دکھ پہنچا ہے۔ یہ مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ یہ فیصلہ کالعدم قرار دے دیا جائے۔ دوسری طرف دینی جماعتیں اور علماء ملت اس کوشش میں اس گروہ کو اپنے منطقی انجام تک پہنچایا جائے۔ اس کے لئے پہلے مرحلے میں اس کا سوشل، معاشرتی، معاشی اور سیاسی بائیکاٹ ہے۔ ہمہ پہلو بائیکاٹ کے ذریعہ اسے ملت اسلامیہ کی صفوں سے نکال باہر کرنا ہے۔ اس سے لین دین اور تعلقات کا خاتمہ ہے تاکہ یہ مسلمان آبادیوں، شہروں اور دیہات میں قیام نہ کر سکے۔ اسے ملازمتیں نہ دی جائیں۔ ایسی اقتصادی ناکہ بندی کی جائے کہ یہ یا تو تائب ہو کر دائرہ اسلام میں آجائیں یا پھر اپنے آقاؤں کے پاس چلے جائیں اور مسلمان آبادیاں اور ممالک ان سے پاک ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی تائید میں جاری کردہ فتاویٰ کی تائید کرتا ہوں۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ ان فتاویٰ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مسلسل جدوجہد کی جائے۔

منور حسن  
(سید منور حسن)

امیر جماعت اسلامی پاکستان

تنظیم اسلامی کا مُتفقہ فیصلہ



## تاریخ 9 جولائی 2010ء قادیانیوں کے بارے میں تنظیم اسلامی کا موقف

نبوت کا جھوٹا دعویٰ اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار قادیانی / مرزائی کافر ہیں اور ان کے کفر پر ملت اسلامیہ کے جمیع مکاتب فکر کا اتفاق ہے۔ ان کی تکفیر کے دلائل پر اہل علم کی سینکڑوں کتب موجود ہیں اور اب تو ریاستی سطح پر بھی ان کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے لہذا ان کا کفر قطعی ہے۔ اب صرف یہ بات وضاحت طلب رہ جاتی ہے کہ ان کا کفر کس قسم کا ہے؟ یعنی یہ اہل کتاب کی طرح کے کافر ہیں کہ جن کے ساتھ کسی قدر معاملات کی شریعت اسلامیہ میں اجازت موجود ہے یا ان کا کفر مشرکین زنادقہ اور مرتدین کا سا ہے کہ جن کے ساتھ خصوصی نوعیت کا معاشرتی بائیکاٹ ہونا چاہیے؟

قادیانیوں اور مرزائیوں کا شرعی حکم سمجھنے کے لیے آسانی کی خاطر ہم ان کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

پہلی قسم کے قادیانی تو وہ ہیں جو مسلمان سے قادیانی ہوتے ہیں۔ ان کا حکم مرتدین کا ہے اور مرتد کی سزا سنت اور اجماع امت کی روشنی میں قتل ہے۔ قتل کی یہ سزا ریاست جاری کرے گی اور اس سزا کے اجراء سے پہلے علماء کی طرف سے مرتدین پر اتمام حجت کیا جائے گا تاکہ وہ دین اسلام کی طرف واپس لوٹ آئیں اور اپنے ارتداد سے توبہ کر لیں۔ اس اتمام حجت کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اپنے ارتداد پر اڑا رہے تو پھر اس کی سزا قتل ہے۔ پس جس کی سزا شریعت اسلامیہ نے قتل مقرر کی ہو اس کے ساتھ معاشرتی تعلقات کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے؟ پس مرتد قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کے خاندانی، کاروباری، معاشی، معاشرتی، سیاسی اور دوستانہ تعلقات روا رکھنا جائز نہیں ہیں اور اس کی وجہ ان کا ارتداد ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

”من بدل دینہ فانیقوہ۔“ (صحیح بخاری) کتاب استنابة المرتدین والمعانیدین وقتالہم، باب حکم المرتد والمرتدة واستنباتہم  
”جس نے اپنے دین (یعنی دین اسلام) کو تبدیل کر دیا اس کو قتل کر دو۔“

دوسری قسم کے قادیانی وہ ہیں جو نسلی (By Birth) قادیانی ہیں۔ ان کے بارے میں سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ان کا حکم اہل کتاب کا ہے یا

نہیں؟ ان قادیانیوں کا حکم جاننے سے قبل علماء کرام کی بیان کردہ اقسام کفر کا اجمالاً ذکر مناسب ہوگا:

- 1- مشرکین یعنی بت پرست اور آتش پرست وغیرہ
- 2- اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ
- 3- منافقین یعنی اعتقادی
- 4- مرتدین یعنی اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین قبول کرنے والے مثلاً قادیانیت، عیسائیت وغیرہ
- 5- زندیق جو بظاہر اسلام کا دعویٰ کرے لیکن خفیہ طور پر کفر یہ عقائد و اعمال کا حامل اور داعی ہو
- 6- وہ مسلمان جنہیں اصول دین میں سے کسی اصول کا انکار کرنے کی وجہ سے بالاتفاق کافر قرار دیا گیا ہو جیسا کہ منکرین حدیث وغیرہ

دوسری قسم کے قادیانی درحقیقت پانچویں قسم میں شامل ہیں یعنی یہ زنادقہ ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں۔ مسلمانوں کے شعائر یعنی قرآن، نماز، مسجد، زکوٰۃ وغیرہ کو اپناتے ہیں حالانکہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ قانون اور شرع کی روشنی میں ان کا خود کو مسلمان کہلوانا جائز بھی نہیں ہے۔ یہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسے زنادقہ کے ساتھ عام معاشرتی تعلقات اور روابط عوام الناس کے ایمان کے لیے خطرہ کا موجب ہیں۔ چنانچہ زنادقہ کے بارے میں اہل علم کا یہ موقف بالکل درست ہے کہ ان کے ساتھ ہر قسم کا بائیکاٹ ہوگا جیسا کہ بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث علماء کے فتاویٰ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہمیں ان جمیع مکاتب فکر کے اس موقف سے اتفاق ہے کہ قادیانیوں یا مرزائیوں کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات رکھنا ناجائز ہیں۔ ہاں اگر کوئی مسلمان اپنے عقیدے اور علم میں پختہ ہو اور وہ ان میں دعوت کا کام کرے تاکہ یہ اپنے تکفیر یہ عقائد اور نظریات سے توبہ تائب ہو جائیں تو ہمارے نزدیک اس قسم کے داعی و مدعو کے تعلق کی رخصت بعض اہم علم کے لیے موجود ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

احقر عارف محمد

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدح نبوت اور اس کے ماننے والے

تحریر: حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

## حَصْرَتْ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ سَفْرَا زَخَانَ صَفْدَر رَحْمَةً اللّٰهِ عَلَيْهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نصوص قطعیہ، احادیث صحیحہ متواترہ اور اجماع امت سے مسئلہ ختم نبوت کا اتنا اور ایسا قطعی ثبوت ہے کہ اس میں تامل کرنے والا بھی کافر ہے بلکہ صحیح اور صریح احادیث کی رو سے مدعی نبوت اور اس کو نبی ماننے والے واجب القتل ہیں مگر یہ قتل صرف اسلامی حکومت کا کام ہے نہ کہ رعایا اور افراد کا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ (المتوفی ۳۲ھ) سے روایت ہے:

قال قد جاء ابن النواحة وابن اثال رسولین وہ فرماتے ہیں کہ مسیلہ کذاب کے دو سفیر عبداللہ بن نواحہ اور اسامہ للمسیلمة الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ بن اثال اخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وسلم فقال لهما رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں اس کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشهد ان انی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ انہوں نے کہا کہ ہم یہ رسول اللہ؟ فقال نشهد ان مسیلمة رسول گواہی دیتے ہیں کہ مسیلہ اللہ کا رسول ہے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں آمنت باللہ ورسله لو كنت قاتلاً رسولاً پر ایمان لایا اگر میں کسی قاصد کو قتل کرتا تو تمہیں قتل کر دیتا۔ حضرت لقتلتکم قال عبد اللہ فمصت السنة بان ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بین الاقوامی دستور اور سنت الرسل لا تقتل فاما ابن اثال فكفاناہ اللہ یوں جاری ہے کہ سفیروں کو قتل نہیں کیا جاتا رہا۔ ابن اثال کا معاملہ واما بن النواحة فلم یزل فی نفسی حتی تو اللہ نے خود ہی اس کی کفایت کر دی۔ (اسمہ بن اثال بعد کو امکننی اللہ تعالیٰ منہ۔ مسلمان ہو گئے تھے۔ البدایة والنہایة، ج ۶ ص ۵۲) اور ابن نواحہ کا معاملہ میرے دل میں کھٹکتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی قدرت دی اور میں نے اسے قتل کروایا۔

(ابو داؤد الطیالسی ص ۳۴۲ والفظ لہ، و مستدرک ج ۳ ص ۵۲، قال الحاكم والذہبی صحیح و مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۴۷ و مسند احمد ج ۱ ص ۳۹۰ و نحوہ فی الدرر می ص ۳۳۲ طبع ہند)

اس صحیح روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی تسلیم کرنے والا واجب القتل ہے۔ رکاوٹ صرف یہ پیش آئی کہ اس وقت اسامہ بن اثال اور عبداللہ بن نواحہ سفیر تھے اور سنت اور اس وقت کے بین الاقوامی دستور کے مطابق سفراء قتل نہیں کیا جاتا تھا تا کہ پیغام رسانی میں کسی قسم کی کوئی کمی اور کوتاہی باقی نہ رہ جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کوفہ کے گورنر تھے تو عبداللہ بن نواحہ ان کے قابو آ گیا اور وہ اپنے باطل عقائد سے باز نہ آیا اور توبہ کرنے پر آمادہ نہ ہوا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت قرظہ بن کعب کو حکم دیا کہ ابن نواحہ کی گردن اڑا دے چنانچہ ایسا ہی کیا۔

(مستدرک ج ۲ ص ۵۳ قال الحاکم والذہبی صحیح)

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر ابن نواحہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

فانت اليوم لست برسول فامر قرظة بن كعب فضرب آج کے دن تو قاصد نہیں ہے پھر انہوں نے عنقه في السوق ثم قال من اراد ان ينظر الى ابن حضرت قرظہ بن کعب کو حکم دیا اور انہوں نے کوفہ النواحة قتيلاً بالسوق . کے بازار میں ابن نواحہ کی گردن اڑا دی۔ پھر فرمایا

(ابوداؤد ج ۲ ص ۲۴) کہ جو شخص ابن نواحہ کو بازار میں مقتول دیکھنا چاہتا

ہے تو دیکھ لے۔

## من وعن اتفاق

قادیا نیت (منکرین ختم نبوت) کے بارہ میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہ نے جو فتویٰ دیا ہے ہم اس سے من وعن اتفاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کو مسلمانوں کے لئے نافع و مفید بنائیں اور فتنہ مرزائیت کی سرکوبی کا منوثر ذریعہ بنائے۔ (آمین)

دبر السراہر محمد زبیر  
بنا الفیض